روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۲۱

براہین احمدیہ حصّہ پنجم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہمیں "روحانی خزائن" کی اکیسویں (۲۱) جلد قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم پر مشتمل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ سے قبل اسلام کی حقانیت، قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے اور نبوتِ محمدیہ کی صداقت کے اثبات میں پچاس حصّوں پر مشتمل ایک کتاب لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ چنانچہ اس کے پہلے چار حصّے ۱۸۸۰ء، ۱۸۸۲ء اور ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئے۔ اور مسلمانانِ ہند کے عوام و خواص نے اسلام کے دفاع میں اسے ایک بے نظیر تصنیف قرار دیا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے یہاں تک لکھا:-

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔" (اشاعۃ السنہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا تھا کہ اگر دشمنانِ اسلام براہین احمدیہ میں مذکور صداقتِ اسلام کے دلائل کے ½ یا ⅓ بلکہ ⅕ کا جواب بھی دے دیں تو انہیں مبلغ دس ہزار روپے انعام دیا جائیگا۔ لیکن کسی کو مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور اگر کوئی مقابل پر آیا بھی تو وہ حضور کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالےٰ کی قہری تجلّیوں کا نشانہ بن گیا۔

اِن چار حصوں کی اشاعت کے بعد اللہ تعالیٰ کی حکمت، مصلحت اور مشیّتِ خاص سے اس کتاب کے بقیّہ حصوں کی اشاعت لمبے عرصہ تک ملتوی رہی۔ البتہ اسلام کی صداقت اور نبوتِ محمدیہ کی حقانیت پر حضور کی اسّی کے قریب تصانیف منظرِ عام پر آئیں۔

آخر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ لکھنا شروع کیا۔ تیئیس برس کے بعد اس طویل التواء کا باعث اللہ تعالیٰ کی حکمتیں اور مصلحتیں تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :—

① "براہین احمدیہ کے ہر چہار حصے کہ جو شائع ہو چکے تھے وہ ایسے امور پر مشتمل تھے کہ جب تک وہ امور ظہور میں نہ آ جاتے تب تک براہین احمدیہ کے ہر چہار حصہ کے دلائل مخفی اور مستور رہتے۔ اور ضرور تھا کہ براہین احمدیہ کا لکھنا اس وقت تک ملتوی رہے جب تک کہ امتداد زمانہ سے وہ سربستہ امور کھل جائیں اور جو دلائل اُن حصّوں میں درج ہیں ظاہر ہو جائیں۔

کیونکہ براہین احمدیہ کے ہر چہار حصّوں میں جو خدا کا کلام یعنی اس کا الہام جابجا مستور ہے جو اس عاجز پر ہوا اس بات کا محتاج تھا جو اس کی تشریح کی جائے اور نیز اس بات کا محتاج تھا کہ جو پیشگوئیاں اس میں درج ہیں اُن کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے پس اس لئے خدائے حکیم و علیم نے اس وقت تک براہین احمدیہ کا چھپنا ملتوی رکھا کہ جب تک وہ تمام پیشگوئیاں ظہور میں آگئیں۔" (روحانی خزائن جلد ۲۱ صٓ۳)

② پھر فرماتے ہیں :—

"دوسرا سبب اس التواء کا جو تیئیس برس تک حصّہ پنجم نہ لکھا گیا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان لوگوں کے دلی خیالات ظاہر کرے جن کے دل مرض بدگمانی میں مبتلا تھے اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔" (صٓ۹ جلد ہذا)

③ اور پھر فرماتے ہیں :—

"اس دیر کا ایک یہ بھی سبب تھا کہ تا خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر ظاہر کرے کہ یہ کاروبار اُس کی مرضی کے مطابق ہے اور یہ تمام الہام جو براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں لکھے گئے ہیں یہ اُسی کی طرف سے ہیں نہ کہ انسان کی طرف سے۔ کیونکہ اگر یہ کتاب خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق نہ ہوتی اور یہ تمام الہام اُس کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ امر خدائے عادل اور قدوس کی عادت کے برخلاف تھا کہ جو شخص اُس کے نزدیک مفتری ہے اور

اس نے یہ گناہ کیا ہے کہ اپنی طرف سے باتیں بنا کر اس کا نام وحی اللہ اور خدا کا الہام رکھا ہے اُس کو تیئیس برس تک مہلت دے۔" (صفحہ ۱۰۹)

(۴) نیز حصہ پنجم کے خاتمہ میں فرماتے ہیں:—

"پس یہ حصہ پنجم درحقیقت پہلے حصوں کے لئے بطور شرح کے ہے اور ایسی شرح کرنا میرے اختیار سے باہر تھا جب تک خدا تعالیٰ نے تمام سامان اپنے ہاتھ سے میسّر نہ کرتا ....."

(صفحہ ۴۱۱ جلد ہذا)

موضوع

کتاب کی ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچے اور زندہ مذہب کی مابہ الامتیاز خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ اور تحریر فرمایا ہے کہ سچے مذہب میں اللہ تعالیٰ کی قولی اور فعلی تجلیات کا وجود ضروری ہے۔ کیونکہ ان کے بغیر اللہ تعالیٰ کی ذات کی معرفت کامل طور پر نہیں ہوتی۔ اور کامل معرفت کے بغیر گناہ سے نجات حاصل کرنا ناممکن ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معجزہ کی اصل حقیقت اور ضرورت کے بیان میں علیحدہ باب رقم فرمایا ہے (صفحہ ۵۹) اور تحریر فرمایا ہے کہ سچے اور جھوٹے مذاہب کا مابہ الامتیاز زندہ معجزات ہی ہیں۔ اور باب دوم میں ان نشانات کی کسی قدر تفصیل بیان فرمائی ہے جو پچیس ۲۵ برس قبل براہین احمدیہ میں مندرج پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آئے۔ اس سلسلہ میں حضور نے اپنے سینکڑوں الہامات کی واقعاتی شواہد اور تائیدات الٰہیہ سے تشریح فرمائی ہے۔ یہ تمام واقعات اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے من جانب اللہ ہونے کا بھی ثبوت ہیں۔ اسی لئے حضور نے کتاب کے اس حصے کا نام نصرت الحق بھی تحریر فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب کے خاتمہ میں بیان فرمایا ہے کہ

"اسماء الانبیاء کا راز جو پہلے چار حصوں میں سربستہ تھا یعنی وہ نبیوں کے اسماء جو میری طرف منسوب کئے گئے تھے اُن کی حقیقت بھی کما حقہٗ منکشف ہوگئی۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باب دوم میں اسماء الانبیاء کی ذیل میں سورۃ الکہف کی ان آیات کی نادر اور لطیف تشریح بیان فرمائی ہے جو ذوالقرنین کے تعلق میں مذکور ہیں۔ (صفحہ ۱۱۸ تا صفحہ ۱۲۶)

ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم بعض معترضین کے اعتراضات کے جواب پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے حضور نے ایک صاحب محمد اکرام اللہ شاہجہانپوری کے ان اعتراضات کو لیا ہے جو انہوں نے حضور کے الہام عفت الدیار محلہا و مقامہا پر صرفی و نحوی، لغوی اور واقعاتی اعتبار سے کئے ہیں۔ (صفحہ ۱۵۳)

اس کے بعد اسی الہام پہ ایک اور صاحب کے اعتراضات کا جواب ہے (صفحہ ۱۸۳)

اس سلسلہ میں حضور نے ضمناً سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات کی انتہائی پُرمعارف تفسیر بیان فرماکر انسانی پیدائش روحانی و جسمانی کے مراتب ستّہ کو بیان فرمایا ہے۔ اور اسے قرآن کریم کا علمی معجزہ قرار دیا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

" یہ جو اللہ تعالےٰ نے مومن کے وجود روحانی کے مراتب ستّہ بیان کرکے اُن کے مقابل پر وجود جسمانی کے مراتب ستّہ دکھلائے ہیں یہ ایک علمی معجزہ ہے۔" (صفحہ ۲۲۸)

" مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس قسم کا علمی معجزہ مَیں نے بجز قرآن کریم کے کسی کتاب میں نہ پایا۔" (صفحہ ۲۲۹)

تیسرے نمبر پر مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے بعض اُن شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زلزلوں سے متعلق پیشگوئیوں کے بارے میں شائع کئے تھے۔

مولوی محمد حسین کے سوالات کے جوابات میں حضور نے وفاتِ مسیح کے مسئلہ پر بھی معقولی اور منقولی رنگ میں بحث فرمائی ہے۔ اور پھر مولوی صاحب کو مخاطب کرکے ایک طویل عربی نظم رقم فرمائی ہے جس میں حضور نے اپنی صداقت کے دلائل تفصیل سے بیان فرمائے ہیں اور مولوی صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا ہے:۔

وانت الذی قد قال فی تقریظہ ٭ کمثل المؤلف لیس فینا غضنفر

عرفت مقامی ثم انکرت مدبرًا ٭ فما الجهل بعد العلم ان کنت تشعر

قطعت وداد اقد غرسناہ فی الصبا ٭ ولیس فؤادی فی الوداد یقصّر

ترجمہ:۔ اور تو وہی ہے جس نے اپنے ریویو میں لکھا تھا کہ اس مؤلف کی طرح ہم میں کوئی بھی دین کی راہ میں شیر نہیں

تُو نے میرے مقام کو شناخت کیا پھر منکر ہو گیا۔ پس یہ کیسا جہل ہے جو علم کے بعد
دیدہ و دانستہ وقوع میں آگیا۔
تُو نے اس دوستی کو کاٹ دیا جس کا درخت ہم نے ایام کودکی میں لگایا تھا مگر میرے
دل نے دوستی میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔
چوتھے نمبر پر حضور نے مولوی سید محمد عبد الواحد صاحب مدرس قاضی برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان)
کے بعض شبہات کا ازالہ فرمایا ہے (ص۳۳۶)
اور آخر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کے رسالہ الخطاب الملیح فی تحقیق المھدی والمسیح
کا جواب حضور نے تحریر فرمایا ہے۔ اور تفصیل کے ساتھ حضرت عیسٰی بن مریم کی وفات کو قرآن کریم
کی متعدد آیات سے ثابت کیا ہے۔

خاتمہ

ضمیمہ کے بعد اس خاتمہ کی ابتداء ہے جو حضور علیہ السلام تحریر فرمانے کا ارادہ
رکھتے تھے۔ کتاب کے آخر میں یادداشتوں کے مطالعہ سے اجمالی رنگ میں اس مضمون کی ایک
جھلک نظر آتی ہے۔
حضور نے بیان فرمایا ہے کہ وہ خاتمہ کو مندرجہ ذیل چار فصلوں پر تقسیم فرمانا چاہتے ہیں :۔
فصل اوّل :۔ اسلام کی حقیقت کے بیان میں۔
فصل دوم :۔ قرآن شریف کی اعلیٰ اور کامل تعلیم کے بیان میں۔
فصل سوم :۔ اُن نشانوں کے بیان میں جن کے ظہور کا براہین احمدیہ میں وعدہ تھا اور
خدا نے میرے ہاتھ پر وہ ظاہر فرمائے۔
فصل چہارم :۔ اُن الہامات کی تشریح میں جن میں میرا نام عیسٰی رکھا گیا ہے۔ یا
دوسرے نبیوں کے نام سے مجھے موسوم کیا ہے۔ یا ایسا ہی اور بعض
الہامی فقرے جو تشریح کے لائق ہیں۔
کتاب کے آخر میں وہ متفرق یادداشتیں بھی درج ہیں جو حضرت اقدس علیہ السلام نے

اِس مضمون کے متعلق لکھی تھیں - اور آپ کے مسودات سے دستیاب ہوئیں - یہ یادداشتیں اگرچہ محض اشارات ہیں تاہم ان کا مطالعہ بھی خالی از فائدہ نہیں -

اِنڈیکس مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

انڈکس بصورت خلاصہ مضامین

مرتبہ سید عبد الحی صاحب فاضل ایم۔ اے

الف

اللہ تعالیٰ

آ

آخری زمانہ

آدم علیہ السلام

آیت انی متوفیك کی نسبت یہ روایت لکھی ہے کہ انی ممیتك ۔ ص ۳۷۸ حاشیہ

ابن ماجہ

یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھی ہے کہ لا مھدی الا عیسیٰ ص ۳۵۶

ابوبکر رضی اللہ عنہ

۱ ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اس اُمت پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اس کا شکر نہیں ہو سکتا اگر وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسجد نبویؐ میں اکٹھے کرکے یہ آیت نہ سُناتے کہ تمام گذشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں تو یہ اُمت ہلاک ہو جاتی ص ۲۸۵ حاشیہ

۲ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آیت وما محمد الا رسول پڑھنا ۔ ص ۲۸۴

۳ ۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے موقعہ پر آیت وما محمد الا رسول الآیۃ کی تلاوت کرنا ۔ ص ۳۷۵ حاشیہ

۴ ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت میں تمام صحابہؓ کا اجماع ہو چکا ہے کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں ۔ ص ۵۵

۵ ۔ ایک صحابی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھایا کرتے تھے ۔ اُن کی اس خطا (حضرت عائشہؓ پر تہمت کے تذکرہ میں سادگی سے شریک ہوئے تھے) پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ پھر ان کو کبھی روٹی نہ دونگا ۔ مگر آپ نے آیت فلیعفوا ولیصفحوا الآیۃ کے نازل ہونے پر اپنے عہد کو توڑ دیا ۔ ص ۱۸۱

۶ ۔ (جنگ بدر کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری سے دعاؤں کو سُنکر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ ! آپ اسقدر بے قرار کیوں ہوتے ہیں خدا تعالیٰ نے تو آپ کو پختہ وعدہ دے رکھا ہے کہ میں فتح دونگا ۔ ص ۲۵۶

۷ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضورؐ کے مُنہ سے چادر ہٹا کر فرمایا انت طیبٌ حیًّا و میتًا لن یجمع اللّٰہ علیك الموتتین الا موتتك الاولیٰ ص ۳۷۵ حاشیہ

ابوجہل

ابوجہل کے لئے خوشۂ انگور دینے کی تعبیر عکرمہ کے اسلام لانے کے رنگ میں پوری ہوئی ص ۲۴۹

ابولہب

اس جگہ (الہام میں) ابی لھب کے معنے ہیں آگ بھڑکتی کا باپ ۔ یعنی اس ملک میں جو تکفیر کی آگ بھڑکے گی دراصل باپ اس کا وہ ہو گا جس نے استفتاء لکھا ۔ ص ۸۴

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱ ۔ کئی مقام میں محدثین نے ثابت کیا ہے کہ جو امور فہم و درایت سے متعلق ہیں اکثر میں ابوہریرہؓ ان کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتا ہے اور غلطی کرتا ہے ۔ ص ۴۱۰

۲ ۔ حضرت ابوہریرہؓ کے نزدیک آیت ان من اھل الکتٰب الآیۃ کی تفسیر (بحوالہ تفسیر ثنائی) ص ۴۱۰

اجتہاد

اجماع

احمد علیہ السلام

احمد بیگ

اور پوری استقامت اختیار کرے۔ ص ۱۲۳

۲۔ انسان کو چاہیئے کہ لوہے کی طرح اپنی استقامت اور ایمانی مضبوطی میں بن جائے۔ ص ۱۲۴

۳۔ انسان شیطانی حملے سے تب محفوظ ہوتا ہے کہ اول استقامت میں لوہے کی طرح ہو ص ۱۲۵

اسریٰ

ایک ہی رات میں سیر کرانے سے مقصد یہ ہے کہ اس کی تمام تکمیل ایک ہی رات میں کر دی اور صرف چار پہر میں اس کے سلوک کو کمال تک پہنچایا۔ ص ۱۱۲

اسلام

۱۔ اسلام کے معنے۔ اسلام کے دو ٹکڑے ہیں ایک یہ کہ خدا کی رضا میں ایسا محو ہو جانا کہ اپنی رضا چھوڑ کر اس کی رضا جوئی کے لئے اس کے آستانہ پر سر رکھ دینا۔ دوسرے عام طور پر تمام بنی نوع سے نیکی کرنا۔ ص ۲۹

۲۔ ۔ اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضئ خدا ص ۱۸

۳۔ درحقیقت تمام آیات قرآنی کے لئے "اسلام" کا مفہوم بطور مرکز کے ہے اور تمام آیاتِ قرآنی اسی کے گرد گھوم رہی ہیں۔ ص ۳۱۳

۴۔ محبت الٰہیہ کی حقیقت یہی ہے کہ انسان اس رنگ سے رنگین ہو جائے اور اگر اسلام اس حقیقت تک نہ پہنچ سکتا تو وہ کچھ چیز نہ تھا ص ۱۲۴

۵۔ ہزار ہزار شکر اس خداوند کریم کا ہے جس نے ایسا مذہب ہمیں عطا فرمایا جو خدا دانی اور خدا ترسی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی نظیر کبھی اور کسی زمانہ میں نہیں پائی گئی۔ ص ۲۵

۶۔ منجانب اللہ ہونے کے ثبوت

اوّل:۔ عقائد و تعلیم کا اکمل اور جامع ہونا جیسا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم میں دعویٰ ہے۔ ص ۲

دوم:۔ زندہ معجزات و برکات جو صرف اسلام میں موجود ہیں۔ ص ۵

یہ دو قسم کے دلائل ہزارہا انسانوں کے قائم مقام ہیں ص ۹

۷۔ (اسلام) تعلیم کی رو سے ہر ایک مذہب کو فتح کرنے والا ہے۔ ص ۵

۸۔ اسلام کا مابہ الامتیاز۔ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ص ۳۱۲

۹۔ دنیا میں صرف اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرطیکہ سچی اور کامل اتباع ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکالمات الٰہیہ سے مشرف کرتا ہے ص ۳۵۲

۱۰۔ اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جائے جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ سکتا ہے۔ ص ۲۵

۱۱۔ ۔ کیا یہی اسلام کا ہے دوسرے دینوں پہ فخر
کر دیا قصوں پہ سارا ختم دیں کا کاروبار ص ۱۴۲

۱۲۔ اس زمانہ میں اسلام کی شکل کو تفریط اور افراط کے سیلاب نے بگاڑ دیا تھا۔ ص ۱۰۷

۱۳۔ جب اسلام کا شعار صرف پگڑی اور داڑھی اور ختنہ اور زبان سے چند اقرار اور رسمی نماز روزہ رہ گیا تو خدا تعالیٰ نے ان کے

دلوں کو مسخ کر دیا ۔ ص ۳۱۱

۱۴ ۔ اسلام میں سب سے پہلا اجماع یہی تھا کہ تمام نبی فوت ہو گئے ہیں ۔ ص ۲۸۴

۱۵ ۔ اگر اسلام میں کسی نبی کا دنیا میں واپس آنا تسلیم کیا جاتا ...... تو اس صورت میں حضرت ابوبکرؓ کا اس آیت (وما محمد الا رسول) کو پڑھنا ہی بے محل تھا ص ۳۹۱

۱۶ ۔ حیاتِ مسیح کے عقیدہ نے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے ..... خدا جلد یہ داغ اسلام کے چہرہ سے دُور کرے ۔ آمین ص ۲۹۲

۱۷ ۔ عیسٰی کی موت میں اسلام کی زندگی ہے اور عیسٰی کی زندگی میں اسلام کی موت ہے ۔ ص ۴۰۶

۱۸ ۔ افسوس کہ اسلام بت پرستی سے دُور تھا ۔ لیکن آخرکار اسلام میں بھی بُت پرستی کے رنگ میں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا کہ حضرت عیسٰی کو ایسی خصوصیتیں دی گئیں جو دوسرے نبیوں میں نہیں پائی جاتیں خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس قسم کی بُت پرستی سے رہائی بخشے ۔ ص ۴۰۶

۱۹ ۔ اس زمانہ میں ایمانی مال کے بچانے کے لئے محفوظ جگہ یہ ہے کہ اسلام کی خوبیوں کا علم ہو ۔ اسلام کی قوتِ روحانی کا علم ہو ۔ اسلام کے زندہ معجزات کا علم ہو اور اس شخص کا علم ہو جو اسلامی بھیڑوں کیلئے بطور نگہبان مقرر کیا جائے ص ۴۲۸

۲۰ ۔ اسلام کا آخری خلیفہ مسیح موعود ہے ص ۴۰۵

۲۱ ۔ (لیکھرام کے قتل ہونیکا نشان) ایک امتیازی نشان ہے جو مذہب اسلام کی سچائی پر گواہی دیتا ہے ۔ ص ۴۷

۲۲ ۔ اسلام کی ترقی کیلئے دُعا ؎

۱ ۔ فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار

۲ ۔ دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

۳ ۔ یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سُن لے پکار
ص ۱۲۹

۲۳ ۔ آسمان کا خدا مسیح موعود کو مبعوث فرما کر ایک تیسری قوم پیدا کر دیگا اور ان کی مدد کے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے گا ۔ یہاں تک کہ تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب یعنی اسلام پر جمع کر دیگا .... تب ایک چوپان اور ایک ہی گلّہ ہو گا ص ۱۲۶

۲۴ ۔ ایسے وقت میں جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخرکار اسلام کو غلبہ ہے ۔ ص ۴۲۷

۲۵ ۔ (عیسٰی سے) جو تھا وعدہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا ...... اسلام کے غلبہ اور شوکت سے پورا ہو گیا ۔ ص ۳۴۸

۲۶ ۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہونگے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں ..... آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخرکار اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کریگا ۔ ص ۴۲۷

اسماء الانبیاء

اسماء الانبیاء کا راز بھی جو (براہین احمدیہ کے) پہلے چار حصّوں میں سربستہ تھا یعنی وہ نبیوں کے اسماء جو میری طرف منسوب کئے گئے تھے ان کی حقیقت بھی کما حقہٗ منکشف ہوگئی۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے عنوان "مسیح موعود") ص ۴۱۲

اسماعیل

اسماعیلی سلسلہ کی عمارت بالکل اسرائیلی سلسلہ کے مطابق ہے۔ یہی حکمت ہے کہ اس سلسلہ کا عیسٰی بھی خاندان بنی اسماعیل میں سے نہیں کیونکہ مسیح بھی بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا۔ ص ۳۰۳

۲۔ بنی اسماعیل میں خدا تعالیٰ نے بمقابل بنی اسرائیل کے ایک سلسلہ قائم کرکے یہ چاہا کہ ہر ایک طور سے اس سلسلہ کو اسرائیلی سلسلہ سے مشابہ و مماثل کرے پس اس نے اسی ارادہ سے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ بنایا۔ ص ۳۰۲

اشاعۃ السنّہ

مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی کا رسالہ جس میں انہوں نے براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے اقرار کیا ہے کہ اس زمانہ میں مؤلف براہین احمدیہ دین کی حمایت میں متفرد ہے اور دین اسلام کی راہ میں فدا ہے اور ساتھ ہی یہ اقرار بھی کیا ہے کہ مجھ سے زیادہ اس شخص کے اندرونی حالات کا کوئی واقف نہیں۔ ص ۳۳۵ حاشیہ

اصحاب الصفّہ

۱۔ خدا فرماتا ہے کہ بہت سے لوگ اپنے اپنے وطنوں سے تیرے پاس قادیان میں ہجرت کرکے آئینگے اور تمہارے گھروں کے کسی حصّہ میں رہیں گے۔ وہ اصحاب الصفّہ کہلائیں گے۔ ص ۴۳

۲۔ ایسے لوگ بھی ہونگے جو اپنے وطنوں سے ہجرت کرکے تیرے حجروں میں آکر آباد ہونگے وہی ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصفّہ کہلاتے ہیں ص ۴۲

اصحاب کہف

میرا نام آسمان پر عیسٰی وغیرہ ہونا وہ راز تھا جس کو اسی طرح خدا تعالیٰ نے صدہا سال تک مخفی رکھا جیسا کہ اصحاب کہف کو مخفی رکھا تھا۔ ص ۴۱۲

اِعراض (قرآن کریم سے)

(امتِ محمدیہ میں اسلام کے حقیقی مفہوم سے دوری کی) تباہی اس وقت پیدا ہوئی جب قرآن شریف کی تعلیم سے عمدًا یا غلطی سے اعراض کیا گیا۔ کیونکہ اعراض خواہ صوری ہو یا معنوی فیض الٰہی سے محروم کر دیتا ہے۔

اعراض صوری :۔ ایک شخص خدا تعالیٰ کے کلام سے بالکل منکر ہو۔

اعراض معنوی :۔ بظاہر منکر تو نہ ہو لیکن رسم اور عادت اور نفسانی اغراض اور اقوال غیر کے نیچے دب کر ایسا ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی کچھ پروا نہ کرے۔ ص ۳۰

افتراء

۱۔ یہ امر خدائے عادل اور قدوس کی عادت کے برخلاف تھا کہ جو شخص اس کے نزدیک مفتری ہے اور اس نے یہ گناہ کیا ہے کہ اپنی طرف سے باتیں بنا کر اس کا نام

وحی اللہ اور خدا کا الہام رکھا ہے اُس کو تئیس [۲۳] برس تک مہلت دے۔ صـ ۱۰

۲- یہ بات عقل سلیم قبول نہیں کر سکتی کہ ایک مفتری کو ایک ایسی لمبی مہلت دی جائے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت سے بھی زیادہ ہو۔ کیونکہ اس طرح پر امان اٹھ جاتا ہے۔ اور کوئی مابہ الامتیاز صادق اور کاذب میں قائم نہیں رہتا۔ صـ ۲۹۳

۳- اللہ تعالیٰ مفتری کی نصرت نہیں کرتا۔ صـ ۱۳۰

۴- صـ لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اُس کی جناب میں
کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افترا
ہوگا وہ قتل ہے یہی اس جرم کی سزا صـ ۲۱

۵- صـ افترا کی ایسی دم لمبی نہیں ہوتی کبھی
جو ہو مثل مدت فخر الرسل فخر الخیار صـ ۱۴۳

۶- صـ یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار صـ ۱۳۴

افضل الخصائل

حقیقی خدا ترسی اور نوع انسان کی سچی ہمدردی صـ ۲۸

افغانستان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بچ کر پوشیدہ طور پر ایران اور افغانستان کی سیر کرتے ہوئے کشمیر پہنچے۔ صـ ۲۶۲ حاشیہ

افلاح

(قد افلح المومنون الذین هم فی صلوتهم خاشعون)

افلاح یعنی افلح کا لفظ ہر ایک مرتبہ ایمان پر ایک خاص معنی رکھتا ہے اور ایک خاص تعلق کا وعدہ دیتا ہے صـ ۲۰۰ حاشیہ

القاء

القاء کے متعلق شیطانی ہونے کا شبہ ایمان کے لئے خطرہ ہے۔ صـ ۱۲۴

الہام نیز دیکھئے "وحی" اور "مکالمہ مخاطبہ"

۱- خدا تعالیٰ نے میرے دل پر یہ الہام کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک حضرت آدم سے اسی قدر مدت بحساب قمری گذری تھی جو اس سورۃ (والعصر) کے حروف کی تعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتی ہے صـ ۱۴۷ حاشیہ

۲- مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کے متعلق الہام (۷۴ اور ۸۶ برس کے درمیان) صـ ۲۵۸

۳- اس سوال کا جواب کہ کیا کسی انسان کا کلام بطور الہام الٰہی کے ہونا ممکن ہے؟ صـ ۱۸۳

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس جلد میں درج ہیں حروف تہجی کی ترتیب سے:-

ا- اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتهی امر الزمان الینا ...... ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان۔ آمنوا (براہین احمدیہ صـ ۲۴۰ تا ۲۴۲) صـ ۷۰-۷۱

- اردت ان استخلف فخلقت آدم (براہین صـ ۴۹۳) صـ ۱۱۲

اناکنّاخاطئین - لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین ص۱۰۳

- یعصمک اللہ من عندہٖ وان لم یعصمک الناس (براہین ص۵۱۰) ص۹۹

- تمام حوادث اور عجائباتِ قدرت دکھلانے کے بعد تیرا حادثہ ہوگا - حاشیہ ص۹

- پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی - ص۲۵۸ حاشیہ

- دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا - ص۲۶۷ ، ص۳۰۱

- زلزلہ کا دھکا ص۱۶۱ ، ص۲۴۹ و ص۲۲۷

- زلزلہ کا دھکا عفت الدیار محلھا و مقامھا .
(الحکم ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۲ء) ص۱۶۶

- عشق الٰہی مُنہ پر وَسّے ولیاں ایہہ نشانی ص۲۲۴

- موتا موتی لگ رہی ہے (مندرجہ الوصیۃ) ص۱۵۷

- مَیں اپنی چمکار دکھلاؤنگا ..... دنیا میں ایک نذیر آیا ..... الی الاخر ص۱۷۵

- مَیں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے . ص۱۱۴

- میں تیرے لئے زمین پر اترونگا تا اپنے نشان دکھلاؤں ...... الی الآخر ص۱۶۶

- وہ تو تجھے ردّ کرتے ہیں مگر مَیں تجھے خاتم الخلفاء بناؤنگا - ص۲۶۷ حاشیہ

الیاس

۱ - الیاس یعنی ایلیاہ جس کے متعلق صحیفہ ملاکی میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور سے قبل وہ آسمان سے نازل ہوگا - حضرت عیسٰی نے الیاس کے دوبارہ آنے سے یحیٰی کا آنا مراد لیا - ص۲۸۶

۲ - الیاس نبی کے آسمان سے آنے سے مراد یحیٰی نبی کی بعثت تھی - ص۲۵۴ حاشیہ

۳ - الیاس نبی کے دوبارہ آنے کا قصہ جس کی وجہ سے کئی لاکھ یہودی حضرت عیسٰی کو ردّ کرکے داخل جہنم ہوگئے عقلمندوں کیلئے عبرت کا مقام ہے ص۲۸۸

امِّ موسیٰ

موسیٰؑ کی والدہ کو الہام ص۱۲۵

امانت

۱ - مومن حتّی الوسع خدا اور اس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر ایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں - ص۲۰۷

۲ - امانتوں کا رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک در باریک تقویٰ کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قویٰ اور جسم اور اس کے تمام قویٰ اور جوارح کو لگایا جائے اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اس کی نہیں بلکہ خدا کی ہو جائیں - ص۲۴۰

۳ - خدا تعالیٰ کی امانتیں جیسے تمام قویٰ - اعضاء اور مال و جان و عزت ان کو حتّی الوسع بپابندیٔ تقویٰ اپنے اپنے محل پر استعمال کرنا - ص۲۰۸

(۲) جو عہد ایمان لاتے وقت خدا سے ہوتے ہیں -

اُمتِ محمدیہ

اُمتی

امریکہ

امین

انجیل

انسان

۹ - انسانی نفس کچھ ایسا واقع ہے کہ ایسے طریق کو زیادہ پسند کرتا ہے جس میں کوئی محنت اور مشقت نہیں مگر سچی پاکیزگی بہت سے دکھ اور مجاہدات کو چاہتی ہے۔ ص ۳۵

۱۰ - طبعی تحقیقات کی رو سے انسان کا بدن تین برس تک بالکل بدل جاتا ہے اور پہلے اجزا تحلیل ہو کر دوسرے اجزا ان کے قائم مقام پیدا ہو جاتے ہیں۔ ص ۳۹۲

انعامی چیلنج

توفّی کے معنوں کے متعلق دو سو روپے کا انعامی چیلنج۔ ص ۳۸۳

انفاق فی سبیل اللہ

۱ - جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اس مالِ عزیز کو ترک کرتا ہے جس پر اس کی زندگی کا مدار اور معیشت کا انحصار ہے اور جو محنت اور تکلیف اور عرقریزی سے کمایا گیا ہے تب بخل کی پلیدی اس کے اندر سے نکل جاتی ہے اور اس کے ساتھ ایمان میں بھی ایک نضارت اور صلابت پیدا ہو جاتی ہے۔ ص ۲۰۴

۲ - جو شخص صرف اپنے مال میں سے زکوٰۃ دیتا ہے وہ مال کو اپنا مال سمجھتا ہے۔ مگر جو شخص مال کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھتا ہے وہ اپنے تمام مال کو خدا کا مال جانتا ہے اور ہر ایک وقت خدا کی راہ میں دیتا ہے۔ گو کوئی زکوٰۃ اس پر واجب نہ ہو۔ ص ۲۳۲ حاشیہ

۳ - اپنا محنت سے کمایا ہوا مال محض خدا کے خوف سے نکالنا بجز نفس کی پاکیزگی کے ممکن نہیں۔ ص ۲۳۱

انکسار

۱ - وہ شیطان ہے جو خدا کے سامنے انکسار اختیار نہ کرے۔ ص ۲۶۹ حاشیہ

۲ ع کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار ص ۱۴۴

اہل اللہ

۱ - خدا برحق ہے لیکن اس کا چہرہ دیکھنے کا آئینہ وہ منہ ہیں جن پر اس کے عشق کی بارشیں ہوئیں ص ۶۴

۲ - ع نباشد ہیم از غیرے پرستارانِ حضرت را ص ۷۶

۳ - اہل اصطفاء خدا تعالیٰ کے بہت پیارے ہوتے ہیں ...... ان کی عیب جوئی اور نکتہ چینی میں خیر نہیں ہے۔ ص ۹۱

ایران

۱ - حضرت عیسیٰ صلیب سے بچکر پوشیدہ طور پر ایران اور افغانستان کی سیر کرتے ہوئے کشمیر میں پہنچے۔ ص ۲۶۲ حاشیہ

۲ - خدا تعالیٰ مجھے باپ کے لحاظ سے فارسی الاصل قرار دیتا ہے اور ماں کے لحاظ سے مجھے فاطمی ٹھہراتا ہے اور وہی حق ہے جو وہ کہتا ہے۔ ص ۳۶۴

الیف۔ ایل۔ اینڈرسن

۲۰۲ - ۲۰۰ ورتھ سٹریٹ۔ نیویارک امریکہ کے احمدی۔ آپ کا اسلامی نام حسن رکھا گیا۔ ص ۱۰۶

ڈاکٹر اے۔ جارج بیکر

فلاڈلفیا امریکہ کے رہنے والے۔ آپ نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں حضور کا تذکرہ پڑھ کر اپنے خط میں لکھا "مجھے آپ کے امام کے خیالات کے ساتھ بالکل اتفاق ہے۔ انہوں نے اسلام کو ٹھیک اس شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جس شکل میں حضرت نبی محمد صلعم نے پیش کیا تھا۔" ص ۱۰۶

ایلیز متھ

انگلستان کی رہنے والی خاتون جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں احمدی ہو گئی تھیں۔ ص ۱۰۶

ایمان

ایمان کا قوی ہونا یا اعمال صالحہ کا بجا لانا اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق قدم اٹھانا یہ تمام باتیں معرفت کاملہ کا نتیجہ ہیں۔ ص ۳۰۷

۲ - وہ خدا جو آج بھی ایسا ہی قادر ہے جیسا کہ آج سے دس ہزار برس پہلے قادر تھا۔ اس پر اسی صورت سے ایمان حاصل ہو سکتا ہے کہ اس کی تازہ برکات اور تازہ معجزات اور قدرت کے تازہ کاموں پر علم حاصل ہو۔ ص ۸

۳ - زندہ ایمان لانا ہرگز ممکن نہیں جب تک انسان زندہ خدا کی تجلیات اور آیاتِ عظیمہ سے فیض یاب نہ ہو۔ ص ۳۰

۴ - اللہ تعالیٰ پر زندہ ایمان کے لئے اس کی قولی و فعلی تجلیات کی ضرورت ہے۔ ص ۳۲

۵ - ان لوگوں کا ایمان کچھ بھی چیز نہیں جو خدا کے تازہ برکات اور تازہ معجزات کے دیکھنے سے محروم ہیں۔ ص ۸

۶ - ایمان اس حد تک ایمان کہلاتا ہے کہ ایک بات من وجہ ظاہر ہو اور من وجہ پوشیدہ بھی ہو۔ ص ۴۲

۷ - ایمان اسی حد تک ایمان کہلاتا ہے جبکہ کسی مخفی بات کو ماننا پڑے۔ لیکن جب پردہ ہی کھل گیا تو پھر کسی بات کو ماننا محض تحصیل حاصل ہو گا۔ ص ۴۴

۸ - قیامت کے دن ایمان لانا بے کار ہو گا۔ ص ۴۴

۹ - اس زمانہ میں ایمانی مال کے بچانے کے لئے محفوظ جگہ یہ ہے کہ اسلام کی خوبیوں کا علم ہو۔ اسلام کی قوت روحانی کا علم ہو۔ اسلام کے زندہ معجزات کا علم ہو۔ اور اس شخص کا علم ہو جو اسلامی بھیڑوں کے لئے بطور گلہ بان مقرر کیا جائے۔ ص ۴۲۸

۱۰ - ایمان کے نتیجہ میں لغویات سے کنارہ کشی آسان ہو جاتی ہے۔ ص ۱۹۸

۱۱ - ایمان بیج ہے۔ نیکی کا مینہ ہے۔ مجاہدات ہل ہیں جو جسمانی اور ظاہری طور پر کئے جاتے ہیں۔ نفس مرتاض بیل ہے جو نفس لوّامہ ہے شریعت اس کے چلانے کے لئے ڈنڈا ہے اور وہ اناج جو اس سے پیدا ہوتا ہے وہ دائمی زندگی ہے۔ ص ۴۲۵

۱۲ - اس کی پاک وحی جس پر میں ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں پر۔ ص ۷۷

ب

براہین احمدیہ حصہ پنجم

۵ تحریک نظر کنند دریں نسخۂ کتاب
ہست ایں یقیں کہ ترک عناد و ابا کنند

ص ٹائیٹل

بُت پرستی

بحث

(صحیح) بخاری

بخل

بچہ

(غزوہ) بدر

بدظنی

انبیاء کے متعلق ان کے مخالفین کی بدظنیاں ص ۳۶۸

س

۱- جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جا پڑتے ہیں
تم دیکھ کر بھی بد کو۔ بچو بدگمانی سے
ڈرتے رہو عقاب خدائے جہان سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شاید وہ آزمائش رب غفور ہو۔
ص ۱۸ - ۱۹

۲- گر نہ ہوتی بدگمانی کفر بھی ہوتا فنا
اس کا ہووے ستیاناس اس سے بگڑے ہوشیار
ص ۱۲۹

بدھ مذہب

۱- زمین کے لوگ خیال کرتے ہونگے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔۔۔۔۔۔ آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر کار اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔ ص ۴۲۷

۲- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ نوٹس جو حضور نے بدھ مذہب کی کسی کتاب کو پڑھ کر لئے تھے۔
ص ۴۲۳ تا ۴۲۵

۳- جب حضرت عیسیٰ کشمیر میں آئے تو اس زمانہ کے بدھ مذہب والوں نے اپنی پستکوں میں انکا کچھ ذکر کیا ہے۔ ص ۴۰۴

براہین احمدیہ (پہلے چار حصے)

۱- امرتسر کے پادری رجب علی کے پریس میں چھپی حضور خود اکیلے پروف پڑھنے اور طباعت کے لئے امرتسر تشریف لے جاتے۔ اس کی کتابت بھی اسی پریس کا ایک کاتب کیا کرتا تھا۔ ص ۸۰

۲- میں نے پہلے ارادہ کیا تھا کہ اثبات حقیقت اسلام کیلئے تین سو دلائل براہین احمدیہ میں لکھوں لیکن جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ دو قسم کے دلائل (اسلام کی تعلیم کا کامل اور جامع ہونا اور اسلام میں زندہ برکات و معجزات کا پایا جانا) ہزارہا نشانوں کے قائم مقام ہیں۔ پس خدا نے میرے دل کو اس ارادہ سے پھیر دیا اور مذکورہ بالا دلائل لکھنے کے لئے مجھے شرح صدر عنایت کیا۔ ص ۹

۳- ترجمہ الہامات کے متعلق ہدایت
یاد رہے کہ براہین احمدیہ میں جو کلمات الٰہیہ کا ترجمہ ہے وہ بباعث قبل از وقت ہونے کے کسی جگہ مجمل ہے اور کسی جگہ معقولی رنگ کے لحاظ سے کوئی لفظ حقیقت سے پھیرا گیا ہے۔۔۔۔۔۔ اسلئے پڑھنے والوں کو چاہیئے کہ کسی ایسی تاویل کی پروا نہ کریں جو پیشگوئی کے ظہور سے پہلے کی گئی ہو۔ حاشیہ ص ۹۳

براہین احمدیہ حصہ پنجم

زمانہ تصنیف:- پہلے حصوں کی اشاعت سے تخمیناً

۲۳ برس مکمل ہونے پر — ص ۳

۲ - موضوع :- البراھین علیٰ حقیقۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ محمدیۃ - ٹائیٹل ص ۱

۳ - اس میں دو قسم کے دلائل اسلام کی حقانیت کے لکھے جائیں گے (تعلیم کا اکمل و جامع ہونا اور زندہ برکات و معجزات کا وجود) — ص ۷

۴ - نصرۃ الحق نام رکھنے کی وجہ تسمیہ :-

"تا وہ نام ہمیشہ کے لئے اس بات کا نشان ہو کہ باوجود صدہا عوائق و موانع کے محض خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد نے اس حصہ کو خلعت وجود بخشا۔ — ص ۸

۵ - التواء کی حکمت :-

۱ - براہین احمدیہ کے بقیہ حصے کے چھاپنے میں تیئیس[۲۳] برس کا التواء بے معنے اور فضول نہ تھا بلکہ اس میں یہ حکمت تھی کہ اُس وقت تک پنجم حصہ دنیا میں شائع نہ ہو جب تک وہ تمام امور ظاہر نہ ہو جائیں جن کی نسبت براہین احمدیہ کے پہلے حصوں میں پیشگوئیاں ہیں۔ — ص ۸

۲ - دوسرا سبب اس التواء کا جو تیئیس برس تک حصہ پنجم لکھا نہ گیا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان لوگوں کے دلی خیالات ظاہر کرے جن کے دل مرض بدگمانی میں مبتلا تھے — ص ۹

۳ - اس دیر کا ایک یہ بھی سبب تھا کہ تا خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر ظاہر کرے کہ یہ کاروبار اسی کی مرضی کے مطابق ہے اور یہ تمام الہام جو براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں لکھے گئے ہیں یہ اسی کی طرف سے ہیں نہ انسان کی طرف سے۔ — ص ۹

۴ - ضرور تھا کہ براہین احمدیہ پنجم کا لکھنا اس وقت تک ملتوی رہے جبتک کہ امتداد زمانہ سے وہ سربستہ امور کھل جائیں اور جو دلائل ان حصوں میں درج ہیں وہ ظاہر ہو جائیں۔ — ص ۳

۵ - تاخیر سے لکھنے میں حکمت یہ تھی کہ پہلے حصوں میں مذکور پیشگوئیاں جو اسلام کی سچائی پر قوی دلیل ہیں پوری ہو جائیں۔ — ص ۶

۶ حصہ پنجم کے تاخیر سے شائع ہونے کی حکمت و مصلحت ص ۲

۶ - ہر ایک انسان جو اس پنجم حصہ کو پڑھے گا وہ اس بات کے لئے مجبور ہوگا کہ یہ اقرار کرے کہ اگر ان پیشگوئیوں اور دوسرے اسرار کے کھلنے سے پہلے پنجم حصہ لکھا جاتا تو وہ گذشتہ حصوں کی حقیقت دکھلانے کے لئے ہرگز آئینہ نہ ٹھہرتا۔ — ص ۴۱۲

۷ تاخیر کی وجہ :- یہ کیونکر ممکن تھا کہ بغیر ظہور ان امور کے جو حصص سابقہ کے لئے بطور شرح کے تھے پنجم حصہ لکھا جاتا کیونکہ وہی امور تو پنجم حصہ کے لئے نفس مضمون تھے۔ — ص ۴۱۱

۸ - تیری اجل مقدر قریب ہے اور ہم تیری نسبت ایک بات بھی ایسی نہیں چھوڑیں گے جو موجب رسوائی اور طعن و تشنیع ہو۔ اسی بناء پر اس نے مجھے توفیق دی کہ پنجم حصہ براہین احمدیہ شائع کیا جائے ص ۹ حاشیہ

۹ - پچاس سے پانچ پر اکتفاء — ص ۹

برہمن بڑیہ ضلع ٹپیرا (مشرقی پاکستان) جہاں کے قاضی

اور مدرس مولوی محمد عبدالواحد نے مسئلہ وفات مسیح اور
حضور کی صداقت کے متعلق بعض شبہات پیش کئے اور
حضور نے ان شبہات کا ازالہ فرمایا۔ ص ۳۳۶-۳۷۰

برہمو سماج

برہمو سماج والے بھی خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک
کہتے ہیں اور تناسخ کے بھی قائل نہیں اور کوئی شرک نہیں
کرتے اور روز جزاء سزا کو بھی مانتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الّا
اللہ کے بھی اقراری ہیں۔ ص ۳۱۱

برکت

۱۔ اے احمد! تجھے برکت دی گئی اور یہ برکت تیرا ہی حق تھا۔
ص ۷۸

۲۔ اے احمد! خدا تیری عمر اور کام میں برکت دیگا
ص ۷۷

بروز

۱۔ صوفیوں کا یہ مقرر شدہ مسئلہ ہے کہ بعض کاملین
اس طرح پر دوبارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ ان کی
روحانیت کسی اور پر تجلی کرتی ہے اور اس وجہ
سے وہ دوسرا شخص گویا پہلا شخص ہی ہو جاتا ہے
ص ۲۹۱

۲۔ حضرت محی الدین ابن عربی بھی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں
کہ عیسیٰ تو آئیگا مگر بروزی طور پر یعنی کوئی اور
شخص اس امت کا عیسیٰ کی صفت پر آئیگا۔ ص ۲۹۱

۳۔ عیسائیوں میں بعض فرقے اس بات کے قائل ہیں کہ
مسیح کی آمد ثانی الیاس نبی کی طرح بروزی طور
پر ہے...... اس آمد ثانی سے مراد ایک
ایسے آدمی کا آنا ہے جو عیسیٰ مسیح کی خو اور خلق پر
ہوگا نہ یہ کہ عیسیٰ خود آئیگا۔ ص ۳۴۲

۴۔ ہندوؤں میں ایسا ہی اصول ہے اور ایسے
آدمی کا نام وہ اوتار رکھتے ہیں۔ ص ۲۹۱

بشر

بشر کے لئے ممتنع ہے کہ اس کا جسم خاکی آسمان
پر جائے۔ ص ۴۰۰

بکری

دو بکریوں کے ذبح ہونے سے مراد میاں عبدالرحمٰن اور
مولوی عبداللطیف جو کابل میں سنگسار کئے گئے ص ۸۵

بنی اسرائیل

۱۔ بنی اسرائیل میں عورتوں کو بھی خدا تعالیٰ کے
مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف حاصل ہوا ہے جیسے
حضرت موسیٰ کی ماں اور مریم صدیقہ کو۔ ص ۳۵۴

۲۔ بنی اسرائیل کے پاس مدت تک انبیاء کی تصویریں
رہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر
تھی۔ ص ۳۶۶

بوستان

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے مجموعہ بوستان سے ایک
منظوم مثال کہ زبان بعض دفعہ پوشیدہ نادانی پر
سب کو مطلع کر دیتی ہے۔ ص ۱۸۲

بیعت

بیعت سے مراد وہ بیعت نہیں جو صرف زبان
سے ہوتی ہے اور دل اس سے غافل بلکہ روگردان ہے
بیعت کے معنے بیچ دینے کے ہیں۔ پس جو شخص

درحقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں بچاتا نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں۔ ص ۱۱۴

بین السدین

(سورہ کہف میں ذوالقرنین کے ذکر میں)

ایسا زمانہ جبکہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑے ہونگے اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ ملکر خوفناک نظارہ دکھائے گی۔ ص ۱۲۳

پ

پیشگوئی

پیشگوئی متعلق مرزا احمد بیگ شرطی تھی۔ احمد بیگ میعاد کے اندر مرنے کی وجہ سے اس کے لواحقین کے اندر تضرع اور خوف پیدا ہوا جس کی وجہ سے پیشگوئی کے بقیہ حصے کے ظہور میں تاخیر پڑ گئی۔ ص ۳۶۹

پادری

اکثر پادری صاحبان ام الخبائث یعنی شراب خوری میں مبتلا ہیں۔ ص ۳۶

پاکیزگی نفس

۱۔ میں یہ عادت نہیں رکھتا اور طبعاً اس سے کراہت کرتا ہوں کہ لوگوں کے سامنے اپنی دلی پاکیزگی ظاہر کروں۔ ص ۱۰۰

۲۔ سچی پاکیزگی بہت سے دکھ اور مجاہدات کو چاہتی ہے اور وہ پاک زندگی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک انسان موت کا پیالہ نہ پی لے۔ ص ۳۵

۳۔ انسان کو سچی پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ اس زندہ خدا کا اس کو پتہ لگ جائے جو نافرمان کو ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ ص ۶۱

۴۔ پاک و صاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ وزاری بھی ضروری ہے۔ ص ۳۳

۵۔ عمدہ چال چلن اگر ہو بھی تاہم حقیقی پاکیزگی پر کامل ثبوت نہیں ہو سکتا۔ ص ۶۲

۶۔ ؎ جسم کو مل مل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزد کردگار
ص ۱۳۵

پرکرتی

یعنی اجزائے مادہ۔ آریوں کے نزدیک مادہ کے اجزاء مع اپنی تمام صفات کے ازلی اور قدیم ہیں ص ۳۷

پطرس

یسوع مسیح کا شاگرد جس کا عبرانی میں لکھا ہوا خط انیسویں صدی کے آخر میں یروشلم سے دریافت ہوا۔ اس میں یہ تصریح ہے کہ یہ خط پطرس نے نوّے سال کی عمر میں یسوع مسیح کی وفات سے صرف تین سال بعد لکھا ہے۔ ص ۳۴۴

پنجاب

۱۔ پنجاب کی تاریخ کی شہادت کہ مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق آنے والا زلزلہ فوق العادت تھا۔ ص ۱۵۴

۲۔ سوا سو برس تک بھی پنجاب میں اس زلزلہ کی نظیر نہیں ص ۱۵۶ تا ۱۶۱

۳۔ (پنجاب میں) سولہ سو برس قدیم عمارتیں محفوظ چلی آتی تھیں۔ ص ۱۵۴

پولوس

توریت کے دو ہی بڑے اور بھاری اور ابدی حکم تھے اوّل یہ کہ انسان کو خدا نہ بنانا۔ دوسرے یہ کہ سور مت کھانا۔ سو دونوں حکم پولوس مقدس کی تعلیم سے توڑ دیئے گئے۔ ص ۵۸

پیدائش

۱۔ انسان کی جسمانی پیدائش کے چھ مراتب

۱۔ نطفہ ۔ ۲۔ علقہ ۔ ۳۔ مضغہ
۴۔ ہڈیاں ۔ ۵۔ کھال ۔ ۶۔ رُوح

ص ۱۸۶

۲۔ انسان کی روحانی اور جسمانی پیدائش کے مراتب ستہ ص ۱۸۵

پیسہ اخبار (روزنامہ)

۱ لاہور سے نکلنے والا روزنامہ اس کے ۲۲ رمئی ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں ایک شخص محمد اکرام اللہ نے حضور کی زلزلوں سے متعلق پیشگوئیوں پر کچھ اعتراضات کئے تھے جن کا جواب حضور نے دیا ہے۔ ص ۱۵۳

۲۔ زلزلہ پنجاب کی پیشگوئی اسی اخبار میں پانچ ماہ پہلے شائع ہوئی تھی۔ ص ۱۹۴ حاشیہ

۳۔ ۱۸ر جون ۱۹۰۵ء میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں پر اعتراضات۔ ص ۲۶۴

پیشگوئی (نیز دیکھئے "الہام" "وحی" اور مکالمہ ومخاطبہ" کے عنوانات)

۱۔ (قرآن شریف) زبردست پیشگوئیوں کے لحاظ سے ایک ایسا لاجواب معجزہ ہے جو باوجود گذرنے تیرہ سو برس کے اب تک کوئی مخالف اس کا مقابلہ نہ کر سکا۔ ص ۵۹

۲۔ پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے جائز کوشش کرنی (صفت) ص ۳۷۰

۳۔ پیشگوئیوں کی اشاعت کے لئے ملہم مامور نہیں بلکہ اختیار رکھتا ہے کہ چاہے اُن کو شائع کرے یا نہ کرے۔ ص ۲۷۹

۴۔ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں کبھی ظاہر پر پوری ہوتی ہیں اور کبھی استعارہ کے رنگ میں۔ ص ۲۵۳

۵۔ مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

ان تمام پیشگوئیوں کو تم نکھ لو کہ وقت پر واقع ہونگی۔ ص ۷۲

۶۔ خدا نے گمنامی اور تنہائی کے زمانہ میں یہ خبریں دیں۔ تا وہ ایک دانشمند اور طالب حق کی نظر میں عظیم الشان نشان ہوں۔ ص ۷

۷۔ اگر خدا کی تائیدیں اور نصرتیں بغیر سبقت پیشگوئیوں کے یونہی ظہور میں آجاتیں تو بخت و اتفاق پر حمل کی جاتیں لیکن اب وہ ایسے خارق عادت نشان ہیں کہ ان سے وہی انکار کرے گا جو شیطانی خصلت اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ ص ۶۹

۸۔ وہ وقت آتا جاتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ان مذکورہ ممالک (عرب۔ شام۔ مصر۔ روم۔ فارس۔ امریکہ۔ یورپ وغیرہ) کے لوگ بھی اس نور آسمانی سے پورا حصہ لیں گے۔ ص ۹۶

۹۔ ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا ص ۳۶۹

۱۰ ـــ ۵ اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد (۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء)
جس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر اور مرغزار ص ۱۵۱

۱۱۔ ۱۹۰۵ء میں آنے والے زلزلہ کے متعلق ۳۱ رمئی ۱۹۰۴ء کو خبر دی گئی تھی۔ کسی نجومی نے اس زلزلہ کی خبر نہیں دی تھی۔ ص ۱۰۰

۱۲۔ مسیح موعود کی پیشگوئیوں پر اعتراضات

۱۔ میری کسی پیشگوئی پر کوئی ایسا اعتراض نہیں ہو سکتا جو پہلے نبیوں کی پیشگوئیوں پر جاہل اور بے ایمان لوگ کر نہیں چکے۔ ص ۲۹۶

۲۔ پیشگوئی متعلق احمد بیگ۔ محمدی بیگم پر اعتراضات کے جوابات۔ ص ۱۷۹ تا ص ۱۸۱ و ۳۶۹

۳ عفت الدیار محلھا و مقامھا والی پیشگوئی پر اعتراضات

i۔ زلزلہ کی پیشگوئی قابل وقعت چیز نہیں۔ ص ۱۵۳

ii۔ عفت الدیار محلھا و مقامھا لبید بن ربیع کا مصرعہ ہے۔ ص ۱۵۷

iii۔ عفت کا لفظ ماضی کا صیغہ ہے اس کا ترجمہ مضارع کے معنوں میں کیا گیا ہے ص ۱۵۹

iv۔ مذکورہ پیشگوئی میں زلزلہ کا لفظ نہیں۔ ص ۱۶۰

v۔ اس پیشگوئی کو الحکم ۳۱ رمئی ۱۹۰۴ء میں طاعون پر لگایا گیا ہے۔ ص ۱۶۷

vi۔ اس سوال کا جواب کہ جب عفت الدیار محلھا و مقامھا کا الہام شائع ہوا تب اس کے متعلق لکھا گیا تھا کہ متعلق طاعون۔ اب بتایا جاتا ہے کہ زلزلہ کے متعلق ہے۔ ص ۲۴۶

۱۳۔ **پیشگوئیوں میں اجتہاد**:۔ دنیا میں کوئی ایسا نبی یا رسول نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی میں اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ ص ۱۹۸

۱۴۔ پیش از وقت کسی پیشگوئی کی پوری حقیقت نہیں کھلتی اور ممکن ہے کہ انسان سے تشریح میں غلطی بھی ہو جائے اس لئے کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں کبھی غلطی نہ کھائی ہو۔ ص ۲۴۷

۱۵۔ پیشگوئیوں میں اجتہادی خطاء کی مثالیں:۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۴۹

۲۔ عیسیٰ بن مریم ص ۲۵۰

۱۶۔ یہود کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کی جو پیشگوئیاں پوری نہ ہوئیں۔ ص ۴۲-۴۳

۱۷۔ وعیدی پیشگوئیاں ٹل سکتی ہیں

۱۔ ایسی پیشگوئیاں جو خدا کے رسول کرتے ہیں جن میں کسی کی موت اور بلا کی خبر ہوتی ہے وہ وعید کی پیشگوئیاں کہلاتی ہیں اور سنت اللہ ہے کہ خواہ ان میں کوئی شرط ہو یا نہ ہو وہ توبہ اور استغفار سے ٹل سکتی ہیں۔ ص ۸۰

پیلاطوس

ت

تاج العروس

تانبا

کھینچے۔ اور اس کو بُت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ مَیں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بُت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔ ص ۳۶۵

۲۔ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میری جماعت کے لوگ بغیر ایسی ضرورت کے جو کہ مضطر کرتی ہے وہ میرے فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنالیں۔ ص ۳۶۷

۳۔ میرا یہ مذہب نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جن حضرت سلیمان کے لئے تصویریں بناتے تھے۔ ص ۳۶۶

۴۔ فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔ ص ۳۶۶

۵۔ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کے محض تصویر دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب ...... پس اس غرض سے اور اس حد تک مَیں نے اس طریق (فوٹو کھچوانے) کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ ص ۳۶۶

تعبیر رؤیا

۱۔ آنحضرت صلعم کی تین رؤیا اور ان کی تعبیر۔
۱۔ دو کڑوں کی تعبیر دو جھوٹے نبی
۲۔ گائے ذبح ہونے سے مراد صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت
۳۔ حضرت عمرؓ کا پیراہن تعبیر تقویٰ ص ۳۷۲

۲۔ معبّرین نے لکھا ہے کہ جو شخص خواب میں یہ دیکھے کہ وہ زندہ مع جسم عنصری آسمان پر چلا گیا ہے اس کی یہی تعبیر ہوگی کہ وہ اپنی طبعی موت سے مریگا۔ ص ۳۷۱ حاشیہ

۳۔ تمام معبرین کے اتفاق سے تعبیر کی رُو سے زرد رنگ کی چادر سے مراد بیماری ہوتی ہے۔ ص ۳۷۳

۴۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ میرا تجربہ بھی یہی ہے ...... کہ مجھے رؤیا میں اپنی نسبت یا کسی دوسرے کی نسبت جب کبھی معلوم ہوا کہ زرد چادر بدن پر ہے تو اس سے بیمار ہونا ہی ظہور میں آیا ہے۔ ص ۳۷۴

تعلق باللہ

۱۔ انسان کی رُوح کو خدا تعالیٰ سے ایک تعلق ازلی ہے ص ۲۰

۲۔ بسا اوقات شریر لوگوں کو بھی کوئی نمونہ قہر الٰہی دیکھکر خشوع پیدا ہو جاتا ہے اور خدا تعالےٰ سے انکو کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔ ص ۲۱

۳۔ کسی شخص میں نماز اور یاد الٰہی کی حالت میں خشوع اور سوز و گداز اور گریہ و زاری کا پیدا ہونا لازمی طور پر اس بات کو مستلزم نہیں کہ اس شخص کو خدا سے تعلق بھی ہے۔ ص ۱۹۳

۴۔ ہیبت اور عظمت الٰہی سے متاثر ہو کر ہمیشہ کے لئے لغو باتوں اور لغو کاموں کو چھوڑ دینا یہی وہ حالت ہے جس کو دوسرے لفظوں میں تعلق باللہ کہتے ہیں۔ ص ۲۰۲

۵۔ مجرد خشوع اور گریہ وزاری کہ جو بغیر ترک لغویات ہو کچھ فخر کرنے کی جگہ نہیں اور نہ یہ قرب الٰہی اور تعلق باللہ کی کوئی علامت ہے۔ ص ۱۹۴

۶۔ لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق کا موجب ہے۔ ص ۱۹۹

۷۔ یہ تعلق جو صرف لغویات کے ترک کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے یہ ایک خفیف تعلق ہے ..... ۔ ایسے لوگ پورے طور پر خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ ص ۲۰۲

تفسیر

۱۔ تفسیر ثنائی :۔ تفسیر ثنائی میں آیت ان من اھل الکتاب کی تفسیر میں مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی تصدیق۔ اور ابوہریرہؓ کی رائے کا رد۔ ص ۲۱۰

۲۔ تفسیر فتح البیان :۔ نواب صدیق حسن خاں کی تفسیر جس میں وہ آیت ورفعناہ مکاناً علیاً کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسجگہ رفع سے مراد رفع روحانی ہے جو موت کے بعد ہوتا ہے۔ ص ۳۸۵ حاشیہ

۳۔ الفوز الکبیر :۔ شاہ ولی اللہ صاحب بھی فوز الکبیر میں متوفیک کے معنے ممیتک لکھتے ہیں۔ ص ۲۹۶ حاشیہ

۴۔ تفسیر کبیر :۔ صاحب تفسیر کبیر کی طرف سے اس سوال کا جواب کہ انسان اور الٰہی کلام کے توارد کے امکان سے قرآن شریف کے اعجاز ہونے پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ ص ۱۹۳

۔۔ تفسیر کبیر جزو سادس سے عبداللہ بن ابی سرح کے ارتداد کا واقعہ۔ خدائی کلام سے توارد اس کے لئے ٹھوکر کا باعث بنا۔ ص ۱۹۲-۱۹۳

۵۔ تفسیر الکشاف :۔ تفسیر کشاف میں علامہ زمخشری نے متوفیک کے معنے ممیتک حتف انفک لکھے ہیں۔ یعنی تجھے طبعی موت کے ساتھ ماروں گا۔ ص ۳۷۷ حاشیہ ص ۳۴۷ و ص ۳۶۲

تقویٰ

۱۔ ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے ۔۔۔ رنگ تقویٰ سے کوئی رنگت نہیں ہے خوب تر
ہے یہی ایماں کا زیور ہے یہی دیں کا سنگار
ص ۱۴۰

۲۔ تعریف :۔ تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔ ص ۲۱۰

۳۔ طاقت کے موافق اپنے تمام معاملات میں توجہ سے غور کرنا کہ ایسا نہ ہو کہ اندرونی طور پر کوئی نقص اور خرابی ہو۔ اس رعایت کا نام دوسرے لفظوں میں تقویٰ ہے۔ ص ۲۰۸

۴۔ مومن حتی الوسع اپنی طاقت کے موافق تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارتے ہیں۔ ص ۲۰۸

۵۔ ۔۔ تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو ص ۱۷

۶۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ ص ۲۰۹

تکبّر

تکذیب

توارد

توام

توبہ

توحید

توریت

۱۰ - توریت کی رُو سے یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والا مقتول ہو جائے تو وہ مفتری ہوتا ہے - اور اگر صلیب دیا جائے تو وہ لعنتی ہوتا ہے - اور اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع نہیں ہوتا ص ۳۴۵

توفّی

نیز دیکھئے زیر عنوان "حل اللغات"

۱ - توفّی کے معنوں کے متعلق انعامی اشتہار ص ۳۸۳

۲ - مَیں نے جہاں تک ممکن تھا صحاح ستہ اور دوسری احادیث نبویہ پر نظر ڈالی تو معلوم ہُوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام اور صحابہ کے کلام اور تابعین کے کلام اور تبع تابعین کے کلام میں کوئی ایک نظیر بھی ایسی نہیں پائی جاتی جس سے یہ ثابت ہو کہ کسی عَلَم پر توفّی کا لفظ آیا ہو اور خدا فاعل اور وہ شخص مفعول بہٖ ٹھہرایا گیا ہو - ایسی صورت میں اس فقرہ کے معنے بجز وفات دینے کے کوئی اور کئے گئے ہوں - ص ۳۷۹

۳ - مَیں نے عرب کے دیوانوں کی محض اسی غرض سے سیر کی اور جاہلیت اور اسلامی زمانہ کے اشعار بڑے غور سے دیکھے مگر مَیں نے ان میں بھی ایک نظیر ایسی نہ پائی کہ جب خدا توفّی کے لفظ کا فاعل ہو اور ایک عَلَم مفعول بہٖ ہو ...... تو ایسی صورت میں بجز مار دینے کے کوئی اور معنے ہوں ص ۳۸۰

۴ - قرآن کریم میں توفّی کا استعمال ص ۳۷۹

۵ - ۱ - توفّی کے معنے صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس کی روایت سے موت - ص ۳۷۷ حاشیہ

۲ - حضرت امام بخاری کا مذہب ص ۳۷۷ حاشیہ

تولیدوت یشوع

عبرانی زبان میں علماء یہودی کی اٹھیں سو سال قبل کی ایک تصنیف جس میں یہ ذکر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے سنگسار کر کے مار ڈالا گیا - اور بعد میں کاٹھ پر لٹکایا گیا تاکہ مُردہ کی ذلت ہو - اس کی تائید اعمال باب ۵ آیت ۳۰ سے بھی ہوتی ہے - ص ۳۳۸

ث

قاضی ثناء اللہ پانی پتی

جو اپنے رسالہ تذکرۃ المعاد میں امام مہدی موعود کے حال میں لکھتے ہیں کہ ابدال از شام وعصائب از عراق آمدہ باوے بیعت کنند ص ۳۵۶

مولوی ثناء اللہ امرتسری

آپ کی تفسیر ثنائی میں آیت ان من اہل الکتٰب کے ذکر میں ابوہریرہؓ کی رائے کا ردّ اور مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی تصدیق ہے - ص ۴۱۰

ج

جاہ و دولت

اگر خواہی کہ یابی در دو عالم جاہ و دولت را
خدا را باش و از دل پیشۂ خود گیر طاعت را
ص ۷۹

جذع النخلۃ

(الہام حضرت مسیح موعود میں) جذع النخلۃ سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کی اولاد مگر صرف نام کے مسلمان ہیں - ص ۶۹ حاشیہ

جماعت احمدیہ

ہر ایک مامور کے لئے سنّت اللہ کے موافق جماعت

کا ہونا ضروری ہے تا وہ اس کا ہاتھ بٹائیں اور اس کے مددگار ہوں۔ ص ۹۷

۲۔ آسمان کا خدا مسیح موعود کو مبعوث فرما کر ایک غیر قوم پیدا کر دیگا اور ان کی مدد کے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے گا۔ یہاں تک کہ تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب یعنی اسلام پر جمع کر دیگا ص ۱۲۶

۳۔ آسمان سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائیگی۔ اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لئے ایک قرنا بجائے گا۔ ص ۱۰۸

۴۔ (الہام بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید) محمدیوں سے مراد اس سلسلہ کے مسلمان ہیں۔ ص ۹۴

۵۔ ایک روحانی عقوب پیدا ہوگا اور بہت سے لوگ اس سلسلہ میں داخل ہونگے۔ ص ۸۳

۶۔ (مسلمانوں میں سے) اب تک تین لاکھ کے قریب اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ص ۱۰۸

۷۔ مقدر یوں ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہوتے جائیں گے اور تمام فرقے مسلمانوں کے جو اس سلسلہ سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائیں گے ص ۹۵

۸۔ ملک عرب اور شام اور مصر اور روم اور فارس اور امریکہ اور یورپ وغیرہ ممالک میں یہ تخم بویا گیا۔ اور کئی لوگ ان ممالک سے اس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے اور امید کی جاتی ہے کہ وہ وقت آتا جاتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ان مذکورہ ممالک کے لوگ بھی اس آسمانی نور سے پورا حصہ لیں گے۔ ص ۹۶

۹۔ وہ قوم جن کے لئے دیوار بنائی گئی (ذوالقرنین کے ذکر میں) وہ میری جماعت ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہی ہیں جن کا دین دشمنوں کی دست برد سے بچے گا ... ... اس جماعت کی عمر بڑی ہوگی اور شیطان اُن پر غالب نہیں آئے گا۔ ص ۳۱۴

۱۰۔ وہ قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہیں گے۔ ص ۳۱۴

۱۱۔ اس جماعت کے لوگ اپنی تعداد اور قوت مذہب کی رُو سے سب پر غالب ہو جائیں گے۔ ص ۹۵

۱۲۔ نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائیگی اور یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا۔ مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔ ص ۲۹۵

۱۳۔ ہر ایک مخالف کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کو نابود کرنے کے لئے کوشش کرے۔ اور ناخنوں تک زور لگائے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا۔ ص ۲۹۵

۱۴۔ جماعت کو مخالفین کے سخت رویہ پر صبر اور دعا کی تلقین۔ ص ۱۴۴

۱۵۔ میری جماعت میں اکثر لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس سلسلہ کے لئے بہت دکھ اٹھائے اور بہت ذلتیں اٹھائی ہیں اور جان دینے تک فرق نہیں کیا کیا وہ ابدال نہیں؟ ص ۳۵۷

جنّت

حق الیقین

راستباز کی معجزانہ زندگی کا نشان حق کے طالب کو حق الیقین تک پہنچاتا ہے۔ ص ۴۰

حقوق العباد

بنی نوع انسان کے حقوق کی بجا آوری میں کوتاہی کرنا دایسا خبیث مرض ہے جس سے بچنے کے لئے سچے مذہب کی پیروی کی ضرورت ہے۔ ص ۳۰

حَکَم

۱ جَ دانی من الرحمٰن حَکَمٌ مُغَذِّ بِرٌ ص ۳۲۸

۲۔ (مسیح موعود) کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حَکَم رکھا ہے وہ کس بات کا حکم ہے اگر کوئی اصلاح اس کے ہاتھ سے نہ ہو۔ ص ۵۶

۳۔ (مسیح موعود) دین کو از سر نو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ یعنی بعض غلطیاں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں اور ناحق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان غلطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے ان سب غلطیوں کو ایک حَکَم کے منصب پر ہو کر دور کرے گا۔ ص ۸۱

حواری

۱۔ عیسائی اس بات کے خود قائل ہیں کہ بعض حواری ان دنوں (واقعہ صلیب کے بعد) ملک ہند میں ضرور آئے تھے۔ ص ۳۵۰

۲۔ تاریخ کی رو سے ثابت ہے کہ حواری بھی کچھ تو حضرت عیسیٰ کے ساتھ اور کچھ بعد میں آپ کے (کشمیر میں) آملے تھے ص ۴۰۱

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری مختلف راہوں سے مختلف وقتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جا پہنچے تھے۔ ص ۴۰۲

۴۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد وہ تمام لوگ پھر اپنے وطن کی طرف چلے آئے۔ ص ۴۰۲

حیاء

بے حیا انسان کی زبان کو قابو میں لانا تو کسی نبی کے لئے ممکن نہیں ہوا۔ ص ۷۵

حیاتِ مسیح

نیز دیکھیے "عیسیٰ" اور "وفات مسیح" کے عنوانات

خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت سے ہی ایک غلط عقیدہ ان (مسلمانوں) میں شائع ہو گیا۔ ص ۲۹۰

خ

خاتم الانبیاء

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ کے بعد دروازہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا بند ہے ..... بلکہ یہ معنی ہیں کہ براہ راست خدا تعالیٰ سے فیض وحی پانا بند ہے۔ اور یہ نعمت بغیر اتباع آنحضرت صلعم کے کسی کو ملنا محال اور ممتنع ہے۔ ص ۳۵۳

۲۔ ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے جو بتوسط فیض و اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہو

۲۔ صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلعم

کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے ص ۳۵۲

۳ ۔ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی نبیوں کا خاتم الانبیاء ہوا ۔ ص ۲۶۷ حاشیہ

خاتم الولایت

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت ہیں ویسا ہی یہ عاجز خاتم ولایت ہے ۔ ص ۱۱۶

خاتم الخلفاء

۱ ۔ وہ تو تجھے ردّ کرتے ہیں مگر میں تجھے خاتم الخلفاء بناؤنگا ۔ ص ۲۶۷ حاشیہ

۲ ۔ خاتم الخلفاء (مسیح موعود) کی آدم سے مشابہت ص ۲۶۰ حاشیہ

خاتم الولد

مَیں اپنے والد کے لئے خاتم الولد تھا ۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا ۔ ص ۱۱۳

خاکساری (نیز دیکھئے عنوان "انکسار")

۱ ۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مسیح موعود علیہ السلام کا اظہار خاکساری ۔ ص ۱۲۷

۲ ۔ ؎ تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو شرطِ دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
ص ۱۸

۳ ۔ ؎ جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما ص ۱۷

خالق

خدا تعالیٰ عقلی طور پر اپنی خالقیت سے شناخت کیا جاتا ہے ۔ ص ۳۸

خاموشی

خاموشی بھی ایک سعادت ہے ۔ ص ۲۶۴

خاندان (مسیح موعود)

۱ ۔ خاندان کی عمارت کا پہلا پتھر تُو ہوگا ۔ ص ۷۹

۲ ۔ دنیا میں تیری نسل پھیلے گی ۔ ص ۷۸

۳ ۔ میری یہ روحانی نسل اور نیز ظاہری نسل بھی تمام دنیا میں پھیلے گی ۔ ص ۱۱۲

۴ ۔ ان پیشگوئیوں میں بہت سی نسل کا وعدہ دیا ۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم کو دیا تھا ۔ چنانچہ اس وعدہ کی بناء پر مجھے یہ چار بیٹے دیئے جو اب موجود ہیں ۔ ص ۷۹

خزائن (مسیح موعود)

؎ وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار
ص ۱۴۷

خسوف قمر

بعض علماء کہتے ہیں کہ معجزہ شق القمر بھی ایک قسم کا خسوف ہی تھا ۔ حاشیہ ص ۸۲

خشوع و رقت

۱ ۔ اول مرتبہ مومن کے روحانی وجود کا وہ خشوع اور رقت اور سوز و گداز کی حالت ہے جو نماز اور یاد الٰہی میں مومن کو میسر آتی ہے ۔ ص ۱۸۸

۲ ۔ خشوع پہلا تخم ہے جو عبودیت کی زمین میں بویا جاتا ہے ۔ ص ۱۸۸

۳ ۔ خشوع پہلا مرتبہ رجوع الی اللہ کا ہے جو عظمت

خضر

کے امر اور اذن سے اس عالم کا ذرّہ ذرّہ اس کی
طرف کھنچا جاتا ہے۔ پس ایسے اسباب جمع
ہوجاتے ہیں جو اس کی کامیابی کے لئے کافی ہوں۔
ص ۲۲

۳۔ قبولیت دُعا کی تین شرائط:۔
۱۔ دعا کرنے والا کامل درجہ پر متقی ہو۔
۲۔ عقدِ ہمت اور توجہ اس قدر ہو کہ گویا ایک
شخص کے زندہ کرنے کیلئے ہلاک ہو جائے۔
۳۔ دُعا کرانے والا نہایت صدق اور کامل اعتقاد
اور کامل یقین اور کامل ارادت اور کامل غلامی
کے ساتھ دُعا کا خواہاں ہو۔ ص ۲۲۷
۴۔ باوجود فتوحات کی مسلسل بشارتوں کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر کے موقعہ پر گریہ وزاری
سے دُعا کرنا۔ ص ۲۵۵
۵۔ دُعا میں گریہ و بکا اور صدق و صفا اور دردِ دل
ہونا چاہیئے۔ ص ۳۳
۶۔ بزرگوں اور مقربین سے دعا کرانے والوں کو کن امور
کا خیال رکھنا چاہیئے ص ۲۸۸
۷۔ شرطِ قبولیت دُعا یہ ہے کہ جس کے حق میں دُعا
کی جاتی ہے سخت متعصب اور لاپروا اور گندی
فطرت کا انسان نہ ہو ورنہ دُعا قبول نہ ہوگی۔
ص ۲۲۶
۸۔ کیوں کامل لوگوں کی بعض دُعائیں منظور نہیں ہوتیں۔
ص ۲۲۱
۹۔ محبوبانِ الٰہی کی ہر دُعا نہیں سُنی جاتی۔ ص ۲۲۶
۱۰۔ نومید مت ہو اور یہ مت خیال کرو کہ ہمارا نفس گناہ
سے بہت آلودہ ہے ہماری دُعائیں کیا چیز ہیں۔

اور کیا اثر رکھتی ہیں؟ ص ۳۴
۱۲۔ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے
اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ ص ۷۹
۱۳۔ بلا خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق توبہ و استغفار و
صدقہ خیرات اور دعا و تضرع سے دفع ہوسکتی ہے
یا تاخیر میں پڑسکتی ہے۔ ص ۱۸۰
۱۴۔ صدقہ و خیرات اور دُعا سے ردّ بلا ممکن ہے خواہ
اس بلا کو کسی نبی پر ظاہر کرکے پیشگوئی کے رنگ میں
ظاہر بھی کیا گیا ہو۔ ص ۱۸۰
۱۵۔ مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دُعا:۔
(۱) الحمد للہ اوّلاً و آخراً و ظاهراً و باطناً هو ولیّ
فی الدنیا والآخرة وهو نعم المولیٰ ونعم النصیر
ص ۲۹۴

(۲) ربنا انطقنا بالحق واکشف علینا الحق و
اهدنا الی حق مبین۔ ص ۴۱۴
۱۶۔ مخالفوں کیلئے دُعا:۔
اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے
ص ۷۹
۱۷۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادہ عبداللطیف
رضی اللہ عنہ کے لئے دُعا:۔ رحمه الله وادخله
فی جنانه۔ ص ۳۳۰ حاشیہ
۱۸۔ گالیاں سُن کر دُعا دو پاکے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
ص ۱۴۴

دلیل

۱۔ خدا ہلاک کرتا ہے اس شخص کو جو دلیل کے ساتھ ہلاک ہو چکا
اور زندہ رکھتا ہے اس شخص کو جو دلیل کے ساتھ زندہ ہے ص ۲۲۱

۲ - محض عقلی دلائل سے تو خدا تعالیٰ کا وجود بھی یقینی طور پر ثابت نہیں ہو سکتا ۔ ص ۹۱

۳ - محض عقلی دلائل مذہب کی سچائی کے لئے شہادت نہیں رکھتے ۔ ص ۹۰

دنیا کی عمر

۱ - کتب سابقہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ عمر دنیا کی حضرت آدم علیہ السلام سے سات ہزار برس تک ہے ۔ ص ۱۴۶ حاشیہ

۲ - دنیا کی عمر حضرت آدم سے لیکر سات ہزار سال ہے ۔ ص ۲۵۹

۳ - میں دنیا کے سلسلہ کے خاتمہ پر آیا ہوں چنانچہ چھٹے ہزار کے آخر میں میری پیدائش ہے ص ۱۱۳

۴ - دنیا کا مستقبل :- جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا وہ چاہتا ہے کہ زمین کو گناہ سے صاف کرے اور پھر ان دنوں کو دوبارہ لاوے جو صدق اور راستبازی اور توحید کے دن ہیں ۔ ص ۱۴۸

۵ - دنیا کی بے ثباتی ؎

اے حبِّ جاہ والو! یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں
دیکھو تو جا کے ان کے مقابر کو اک نظر
سوچو کہ اب سلف ہیں تمہارے گئے کدھر

ص ۱۴

دھرم سالہ

دھرم سالہ اور کانگڑہ کے مندر جو الہام عفت الدیار محلّھا و مقامھا کے مطابق زلزلہ سے تباہ ہوئے ۔ ص ۱۵۷ حاشیہ

~~~

دہریت

۱ - ہر ایک بنیاد جو سست ہے اس کو شرک اور دہریت کھاتی جائے گی (سوائے مسیح موعود کی جماعت کے) ص ۳۱۴

۲ - ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے موقعہ پر بعض دہریئے بھی خدا کے قائل ہو گئے تھے ۔ ص ۲۰۱

دھوما (تھوما) حواری

۱ - (مسیح کے صلیب سے اترنے کے بعد) جب دھوما حواری نے شک کیا کہ کیونکر صلیب سے رہائی پا کر آ گیا ۔ تو حضرت عیسٰی نے ثبوت دینے کے لئے اپنے زخم اس کو دکھلائے اور دھوما نے ان زخموں میں انگلی ڈالی ۔ ص ۳۹۰ حاشیہ

۲ - حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنی رفاقت کے لئے صرف ایک ہی شخص کو اختیار کیا تھا یعنی دھوما کو ۔ ص ۴۰۲

۳ - تھوما حواری کا مدراس میں آنا ۔ ص ۳۵۱

الدیار (عفت الدیار محلّھا و مقامھا)

۱ - الدیار پر جو الف لام ہے وہ دلالت کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کے علم میں اس ملک میں سے وہ خاص خاص جگہ ہیں جن پر یہ تباہی آئیگی اور وہ خاص حصہ ملک کے مکانات ہیں ۔ ص ۱۵۶

۲ - الدیار کے الف لام کو ذہن میں رکھ کر ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ الدیار سے ایک حصہ اس ملک کا مراد ہے ۔ ص ۱۵۷

دین

نیز دیکھئے "مذہب" ۔ "اسلام" کے عنوانات

۱ - دین وہ ہے ... جو انسان کی خدا شناسی کو
~~~

۳ ۔ مسیح موعود اس امت کے لئے ذوالقرنین ہے۔ ص ۱۱۸

۴ ۔ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں۔ جس نے ہر ایک قوم کی ھدی کو پایا۔ ص ۳۱۴

۵ ۔ خدا نے مثال کے طور پر قرآن شریف میں خوب فرمایا ہے کہ ذوالقرنین نے ایک قوم کو دھوپ میں جلتے ہوئے پایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس قوم نے ذوالقرنین سے کوئی مدد نہ چاہی۔ ص ۳۱۴

ر

راستباز

۱ ۔ خدا کی خاص تجلی سے راستبازوں میں وہ برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو خدا میں ہیں۔ ص ۴۵

۲ ۔ خدا راستباز کے اقبال کی عمارت کو اپنے ہاتھ سے بناتا ہے۔ ص ۴۰

۳ ۔ راستباز کی معجزانہ زندگی خدا تعالیٰ کے وجود پر دلالت کرتی ہے۔ ص ۳۹

۴ ۔ راستباز کی معجزانہ زندگی آسمان و زمین سے زیادہ خدا تعالیٰ کے وجود پر دلالت کرتی ہے ص ۴۰

۵ ۔ ایک ظاہری راستباز کے لئے صرف یہ دعویٰ کافی نہیں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام پر چلتا ہے بلکہ اس کے لئے ایک امتیازی نشان چاہیئے جو اس کی راستبازی پر گواہ ہو۔ ص ۴۱

۶ ۔ سچا راستباز ضرور اس بات کا حاجت مند ہے کہ کچھ ایسی معجزانہ تائیدات الہیہ اس کے شامل حال ہوں کہ جن کی نظیر غیروں میں ہرگز نہ مل سکے ص ۴۴

رجام

نجد کا ایک شہر جس کا ذکر لبید رضی اللہ عنہ کے قصیدہ میں ہے۔ ص ۲۴۵

(پادری) رجب علی

ان کا پریس امرتسر میں تھا۔ حضور اپنی کتاب براہین احمدیہ کی کتابت بھی اسی پریس کے ایک کاتب سے کرواتے تھے اور کتاب بھی یہیں چھپ رہی تھی۔ اس زمانہ میں حضور علیہ السلام غیر معروف تھے۔ پادری رجب علی حضور کی پیشگوئیاں پڑھ کر حیران ہوتا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ایسے معمولی انسان کی طرف ایک دنیا کا رجوع ہو جائے گا۔ ص ۸۰

رجوع

اگر عیسیٰ بن مریم کا دوبارہ آنا مقصود ہوتا تو نزول کی بجائے رجوع کا لفظ استعمال ہوتا۔ ص ۵۲

رحمانیت

جب خدا تعالیٰ کا فیضان بغیر توسط کسی عمل کے ہو۔ تو وہ رحمانیت کی صفت سے ہوتا ہے جیسا کہ جو کچھ خدا نے زمین و آسمان وغیرہ انسان کے لئے بنائے۔ ص ۱۸۹

رحیمیت

۱ ۔ جب کوئی فیض کسی عمل اور عبادت اور مجاہدہ اور ریاضت کے عوض میں ہو وہ رحیمیت کا فیض کہلاتا ہے۔ ص ۱۸۹

۲ ۔ وہ تعلق جو انسان کو رحیمیت کے پرتوہ کے نیچے آکر یعنی عبادات کے ذریعے خدا تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے۔ جس تعلق کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ خدا پر ایمان

وکر ایک لغویات اور لغو کام ..... سے کنارہ کشی کی جائے وہ اس فنائی تعلق کو کمس قوت سے عیز فعل میں لاتا ہے۔ ص ۲۰۰

ردّ بلا

۱۔ توبہ و استغفار۔ صدقہ و خیرات اور دعا و تضرع سے ہوتی ہے۔ ص ۱۸۰

۲۔ صدقہ و خیرات و دعا سے ردّ بلا ہو سکتی ہے خواہ وہ بلا کسی نبی پر ظاہر کر کے اس کے متعلق پیشگوئی بھی کی گئی ہو۔ ص ۸۶

رسالہ آمین

مطبوعہ ۱۹۰۲ء جس میں زلزلہ کی پیشگوئی بھی ہے ص ۱۶۵ - ۱۶۶

(مولوی) رشید احمد گنگوہی

انہوں نے ایک رسالہ الخطاب للیہو فی تحقیق المہدی والمسیح کے نام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب میں لکھا تھا حضور نے ان کے شبہات کا ازالہ فرمایا ہے۔ ص ۳۷۱ — ۴۱۰

رفع

(نیز دیکھئے قتل اور عیسیٰ اور مسیح موعود کے عنوانات)

۱۔ رفع الی اللہ بجز موت کی حالت کے کسی حالت کی نسبت بولا نہیں جاتا۔ ص ۳۸۴

۲۔ رفع الی اللہ یہودیوں اور اسلام کے عقیدہ کے موافق اس موت کو کہتے ہیں جو ایمانداری کی حالت میں ہو اور روح خدا تعالیٰ کی طرف جائے ص ۳۴۶

۳۔ بل رفعہ اللہ الیہ ..... سے یہی ثابت ہے کہ آسمان کی طرف اس کا رفع نہیں ہوا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جو تجسم اور جہات اور احتیاج مکان سے پاک ہے۔ اس کی طرف رفع ہونا صاف بتلا رہا ہے کہ وہ جسمانی رفع نہیں۔ ص ۳۴۱ حاشیہ

۴۔ خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہمیشہ روحانی ہی ہوتا ہے ص ۵۵

۵۔ نواب صدیق حسن خان نے اپنی تفسیر فتح البیان میں زیر آیت و رفعناہ مکاناً علیاً لکھا ہے کہ اس جگہ رفع سے مراد رفع روحانی ہے جو موت کے بعد ہوتا ہے۔ ص ۳۸۵ حاشیہ

۶۔ قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہے کہ جب مومن فوت ہوتا ہے اس کی روح خدا کی طرف جاتی ہے۔ ص ۳۴۱ حاشیہ

مومن کی روح کا رفع خدا تعالیٰ کی طرف ہوتا ہے ص ۳۴۱ حاشیہ

۷۔ قرآن شریف اور تمام پہلی کتابیں اور تمام حدیثیں بیان کر رہی ہیں کہ موت کے بعد ہی رفع ہوتا ہے جس کو رفع روحانی کہتے ہیں۔ جو ہر ایک مومن کے لئے موت کے بعد ضروری ہے۔ ص ۳۴۷

۸۔ اگر بہ نصوص صریحہ بیّنہ قرآن شریف سے ثابت ہو جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام درحقیقت آسمان پر مع جسم عنصری اٹھائے گئے تھے تو پھر ان کے نازل ہونے کے بارے میں کسی بحث کی ضرورت نہیں۔ ص ۳۷۲

۹۔ بھلا کوئی ایسی حدیث تو پیش کریں جس میں انکو یہ اجازت دی گئی ہو کہ فقرہ رافعک الیّ پہلے پڑھ لیا کرو اور فقرہ متوفیک بعد میں۔ ص ۳۴۹

۱۰۔ یہودیوں کے عقیدہ کے موافق کسی نبی کا رفع روحانی طبعی موت پر موقوف ہے اور قتل اور صلیب رفع روحانی کا مانع ہے۔ ص ۳۸۲ حاشیہ

۱۱ - یہود کی شریعت کا یہ مسئلہ تھا کہ جو لوگ صلیب پر مرتے ہیں اُن کا رفع روحانی خدا تعالیٰ کی طرف نہیں ہوتا - ص۵۷

۱۲ - عیسیٰ کے متعلق یہود کا اصل اعتراض یہ تھا کہ جو صلیب پر مارا جائے اس کا رفع الی اللہ نہیں ہوتا قرآن نے اس کا جواب دے دیا - رفع جسمانی کا عقیدہ ان کے اعتراض کو ختم نہیں کرتا ص۳۳۹ حاشیہ

۱۳ - یہود کا عقیدہ تھا کہ مصلوب ملعون ہوتا ہے اور اس کا روحانی رفع نہیں ہوتا — خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فیصلہ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا روحانی رفع ہوا - ص۵۳

۱۴ - یہود کا یہ متنازع فیہ امر نہیں تھا کہ عیسیٰ بجسد عنصری آسمان پر گیا یا نہ گیا - ص۵۳

۱۵ - عیسائی بھی رفع کے بارہ میں غلطی میں پھنس گئے ص۵۴

۱۶ - ملعون کا لفظ مرفوع کے مقابل پر آتا ہے جبکہ مرفوع کے معنے روحانی طور پر مرفوع ہو ص۵۳

رُوح

۱ - رُوح بھی خدا کی پیدائش ہے مگر دنیا کے فہم سے بالاتر ہے - ص۲۱۷

۲ - رُوح مجہول الکنہ ہے جس کی نسبت تمام فلسفی اور اس مادی دنیا کے عقلاء حیران ہیں کہ وہ کیا چیز ہے؟ ص۲۱۷

۳ - رُوحوں کے قویٰ جن میں خدا تعالیٰ کا عشق پیدا ہوا ہے بزبان حال گواہی دے رہے ہیں جو وہ خدا کے ہاتھ سے نکلے ہیں - ص۴۲۰

رُوح القدس

۱ - ۱ - محبتِ ذاتیہ اور رُوح القدس کا باہم تلازم ہے -

۲ - جب مومن اپنی محبت ذاتیہ سے خدا کی راہ میں اپنی جان وقف کرتا ہے اس لئے خدا کی محبت ذاتیہ کی رُوح کو پاتا ہے جس کے ساتھ رُوح القدس شامل ہوتا ہے ص۲۳۳

۲ - خدا کی ذاتی محبت کا وہ افروختہ شعلہ جو مومن کے روحانی قالب کے مکمل ہونے پر اللہ تعالیٰ مومن کے دل پر نازل کرتا ہے اور اس سے تمام تاریکیوں اور آلائشوں اور کمزوریوں کو دُور کر دیتا ہے ص۲۱۵

۳ - رُوح القدس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دائمی رفاقت کا مفہوم - ص۳۹۶ حاشیہ

روحانیت کے مراتب ستّہ

۱ - اوّل مرتبہ مومن کے رُوحانی وجود کا خشوع اور رقّت اور سوز و گداز ہے جو نماز اور یادِ الٰہی میں مومن کو میسّر آتا ہے - ص۱۸۸

۲ - دوسرا مرتبہ رُوحانی وجود کا کہ مومن لغو باتوں، لغو کاموں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں اور لغو تعلقات سے کنارہ کش ہوتے ہیں - ص۱۹۷

۳ - رُوحانی وجود کا تیسرا درجہ وہ ہے جو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون - ..... کہ وہ صرف بے ہودہ اور لغو باتوں سے ہی کنارہ کش نہیں ہوتے بلکہ بخل کی پلیدی کو دُور کرنے کے لئے جو طبعاً ہر ایک انسان کے اندر ہوتی ہے زکوٰۃ بھی دیتا ہے - یعنی خدا کی راہ میں ایک حصہ اپنے مال کا خرچ کرتا ہے - ص۲۰۳

۸ - (زلزلہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء) اس زلزلہ سے بعض دہریئے بھی خدا کے قائل ہوگئے تھے۔ ص ۲۰۱

زمانہ

زمانہ اپنے اندر ایک گردش دوری رکھتا ہے اور نیک ہوں یا بد ہوں بار بار دنیا میں ان کے امثال پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ص ۱۱۷

(علامہ) زمخشری (صاحب تفسیر کشاف)

۱- زبان عرب کا بے مثل امام جس کے مقابل پر کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں یعنی علامہ زمخشری آیت انی متوفیک کے یہی معنے کرتا ہے کہ انی ممیتک حتف انفک۔ ص ۳۸۱

۲- واضح رہے کہ اسجگہ جو ہم نے زمخشری کو علامہ اور امام کے نام سے یاد کیا ہے وہ محض باعتبار تبحر فن لغت کے ہے کیونکہ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ شخص زبان عرب کی لغات اور ان کے استعمال کے محل اور مقام ..... میں خوب ماہر اور ان سب باتوں میں امام اور علامہ وقت تھا نہ کہ کسی اور بات میں۔ ص ۳۸۱ حاشیہ

۳- علامہ زمخشری لسان العرب کا مسلم علم ہے اور اس فن میں اس کے آگے تمام مابعد آنے والوں کا سر تسلیم خم ہے اور کتب لغت کے لکھنے والے اس کے قول کو سند میں لاتے ہیں جیسا کہ صاحب تاج العروس بھی جابجا اس کے قول کی سند پیش کرتا ہے۔ ص ۳۸۲

۴- امام زمخشری کی نظر عمیق نہایت قابل تعریف ہے۔ ص ۳۸۲

۵- اپنی تفسیر کشاف میں زیر آیت یا عیسیٰ انی متوفیک یہ تفسیر لکھتے ہیں۔ انی ممیتک حتف انفک یعنی میں تجھے طبعی موت مارونگا۔ ص ۳۹۲

۶- اس مقام میں تفسیر انی متوفیک میں لکھا ہے انی ممیتک حتف انفک۔ ص ۳۷۷ حاشیہ

زمین

۱- زمین انسان کے اجسام کو زندہ اور مردہ ہونے کی حالت میں اپنی طرف کھینچ رہی ہے کسی جسم کو نہیں چھوڑتی کہ آسمان پر جاوے۔ ص ۴۰۰

۲- ہر ایک انسان زمین پر ہی مرے گا اور زمین میں ہی دفن کیا جائیگا اور زمین سے ہی نکالا جائے گا۔ ص ۳۷۳

۳- i۔ تم زمین پر ہی زندگی بسر کروگے اور زمین پر ہی مروگے اور زمین ہی سے نکالے جاؤگے۔

ii۔ تمہاری قرار کی جگہ زمین ہی رہے گی۔

iii۔ زمین کو ہم نے ایسا بنایا ہے کہ ہر ایک کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے اور ہر ایک جسم کو اپنے قبضہ میں رکھتی ہے۔ ص ۴۰۰ حاشیہ

۴- کس طرح ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ زمین پر جو انسانوں کے رہنے کی جگہ ہے صرف تینتیس برس تک زندگی بسر کریں مگر آسمان پر جو انسانوں کے رہنے کی جگہ نہیں دو ہزار برس تک سکونت اختیار کر رکھیں۔ ص ۳۹۴

زنا

زنا۔ انسانی نسل کے حلال سلسلہ میں حرام کو ملا دیتا ہے اور تضییع نسل کا موجب ہوتا ہے۔

اسی وجہ سے شریعت نے اس کو ایسا بھاری گناہ قرار دیا ہے کہ اسی دنیا میں ایسے انسان کے لئے حد شرعی مقرر ہے۔ ص۲۰۹

س

ڈاکٹر سانڈی لینڈز

بھنڈارا اور ناگپور کے مشنری یتیم خانوں کے پرنسپل تھے۔ اخلاقی جرائم کے ارتکاب کرنے پر مستعفی ہوئے۔ بمبئی ہائی کورٹ میں ان پر مقدمہ چلا۔ (بحوالہ پائونیر ۸ فروری ۱۹۰۵ء و اخبار عام ۹ فروری ۱۹۰۵ء) ص۳۶

ساؤل

ساؤل نبی کا خدا تعالیٰ کے حضور اعترافِ گناہ (۱ سموئیل ۱۵ - ۲۵) ص۲۶۹ حاشیہ

سبعہ معلقہ

(ادب جاہلی کے سات ممتاز قصائد)

سبعہ معلقہ کا چوتھا قصیدہ لبید بن ربیعہ العامری کا ہے۔ اسی کا ایک مصرعہ عفت الدیار محلھا و مقامھا مسیح موعود علیہ السلام کو بطور الہام ہوا۔ ص۱۹۲

سعدیؒ

۱۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا ایک شعر حسنِ روحانی کے متعلق۔

ع صورت گر دیبائے چینی رو صورت زیبائش بین
یا صورتے برکش چنیں یا توبہ کن صورت گری
ص۲۲۵

۲۔ بوستان سے شیخ سعدیؒ کی ایک منظوم کہانی

ع یکے نیک خُلق و خلق پوش بود
کہ در مصر یک چند خاموش بود ص۱۸۲

سعید

مسیح موعود میں ایسی خاصیت رکھ دی گئی ہے کہ ہر ایک جو سعید ہو گا آپ سے محبت کرے گا اور آپ کی طرف کھینچا جائے گا۔ ص۸۸

سدّ

(تفصیل کیلئے دیکھئے عنوان "ذوالقرنین")

(ذوالقرنین کی دیوار سے مراد) یعنی ایسے طور پر ان پر حجت پوری کروں کہ وہ کوئی طعن و تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کر سکیں۔ ص۱۲۳

سدِّ سکندری

سلوک کے تمام ہونے کے لئے یہ تین ہی شرطیں ہیں جو شیطانی حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے سدِّ سکندری ہیں۔ اور شیطانی روح اس دیوار پر چڑھ نہیں سکتی اور نہ اس میں سوراخ کر سکتی ہے۔

۱۔ لوہے کی سی مضبوطی اور استقامت
۲۔ خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ میں جلنا
۳۔ اور دل کا تانبے کی طرح پگھلنا ص۱۲۶

سری نگر

سری نگر محلہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے یُسادُ و یتبرک بہ ص۲۴۲ حاشیہ

سلطنت

میں زمین کی سلطنت کے لئے نہیں آیا مگر میرے لئے آسمان پر سلطنت ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی ص۱۰۳

سلوک

۱۔ سالک کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں پگھلنا بھی ضروری ہے۔ (سالک کی تانبے سے مشابہت) ص۱۲۵

۲۔ منتہا سلوک کا پنجم درجہ ہے (یعنی مومن صرف ترکِ شہوات نفس ہی نہ کرے بلکہ خدا کی راہ میں خود نفس کو ہی ترک کر دے۔ ص ۲۳۳

۳۔ مومن کے لئے (نفس کو ترک کرنا) ایک آخری امتحان اور آخری جنگ ہے۔ جس پر اس کے تمام مراتب سلوک ختم ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا سلسلہ ترقیات جو کسب اور کوشش سے ہے انتہا تک پہنچ جاتا ہے۔ ص ۲۳۸

۴۔ سلوک کے تمام ہونے کے لئے یہ تین ہی شرطیں ہیں جو شیطانی حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے سدِّ سکندری ہیں۔ (۱) لوہے کی سی استقامت (۲) محبتِ الٰہی کی آگ میں آگ کی صورت پکڑنا (۳) تانبے کی طرح پگھلنا) ص ۱۲۶

سلیمان

۱۔ مسیح موعود کا نام بھی سلیمان رکھا گیا ص ۱۱۶

۲۔ سلیمان نبی کے نام سے ایک پہاڑ کشمیر میں موجود ہے۔ ص ۲۰۳

سنّتِ ابرار

ع نعرۂ انا ظلمنا سنّت ابرار ہے ص ۱۳۵

سنّت اللہ

نیز دیکھیے عنوان "اللہ تعالیٰ"

۱۔ سنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے اور یہی قانون قدرت ہے کہ تمام عمدہ اور خراب چیزوں میں ایک امتیازی نشان رکھا گیا ہے۔ ص ۹۲

۲۔ یہ سنّت اللہ ان لوگوں کی سنّت ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے امام اور رسول اور نبی ہو کر آتے ہیں

(کہ اللہ انہیں نا اہلوں کی نگاہ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ ص ۸۹

سورۃ

نیز دیکھیے عنوانات "آیت" "قرآن شریف"

۱۔ سورۃ الفاتحہ :۔ انعمت علیہم سے مراد انبیاء یہود ہیں اور مغضوب علیہم سے مراد وہ یہود ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کو قبول نہیں کیا تھا۔ ص ۳۰۳

۲۔ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ بعض گروہ اس امت کے انبیاء بنی اسرائیل کے نقش قدم پر چلیں گے اور بعض افراد اس امت کے ان یہودیوں کے قدم پر چلیں گے جنہوں نے حضرت عیسیٰ کو قبول نہیں کیا تھا۔ ص ۳۰۲

۳۔ سورۃ کہف :۔

۱۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی ان آیتوں کی نسبت جو سورۃ کہف میں ذوالقرنین کے قصے کے بارے میں ہیں میرے پیشگوئی کے رنگ میں معنے کھولے ہیں۔ ص ۱۲۵ تا ۱۲۶

۴۔ سورۃ المومنون میں انسانی پیدائش روحانی و جسمانی کے مراتب ستہ۔ ص ۱۸۵

۲۔ سورۃ المومنون کی آیات (مومن کے وجودِ روحانی کے چھ مراتب پر مشتمل) ایک علمی اعجاز ہے ص ۲۴۴

۵۔ سورۃ نور میں منکم کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہر ایک خلیفہ اسی امت میں سے ہوگا۔ ص ۱۰۹

۶۔ ۱۔ سورۃ تحریم میں اس امت کے بعض افراد کو مریم سے مشابہت دی گئی ہے۔ ص ۱۱۰

۶ - سورۃ تحریم میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رُوح پھونکی گئی۔ اور رُوح پھونکنے کے بعد اس مریم سے بیٹے پیدا ہو گیا۔ ص ۳۶۱

۷ - سورۃ والعصر کے حروف ابجد سے آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک دنیا کی عمر معلوم ہوتی ہے۔ ص ۱۴۷ حاشیہ

۲ - اعداد سورۃ والعصر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے زمانہ تک آدم سے لیکر چھ ہزار برس گذر چکے ہیں۔ ص ۲۵۹

۸ - سورۃ النصر - تفسیر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار کا مفہوم ص ۲۷۱

سول اینڈ ملٹری گزٹ

لاہور کا انگریزی اخبار جس میں زلزلہ کانگڑہ کے متعلق محققین طبقات الارض کے مضامین شائع ہوئے کہ گذشتہ ۱۶۰ سال میں پنجاب میں ایسا زلزلہ نہیں آیا۔ ص ۱۶۱ ۔ ص ۱۶۵ حاشیہ

سہارن پور

سہارنپور کے نواح میں مولوی رشید احمد گنگوہی کے مریدان کے رسالہ الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح سے بہت متاثر تھے۔ یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب میں لکھا گیا تھا حضور علیہ السلام نے اس میں پیش کردہ شبہات کے جوابات دیئے ہیں۔ ص ۲۱۰ - ۲۱۸

سید احمد بریلوی

سید احمد صاحب بریلوی کی نسبت بھی کچھ ایسے ہی خیالات (آسمان پر جانے اور دوبارہ آنے کے) ان کے گروہ کے لوگوں میں آج تک شائع ہیں۔ ص ۲۹۱

ش

شام

۱ - عبرانی زبان میں ملک شام کو اشیر کہتے ہیں ص ۴۰۲

۲ - اس ملک کی قدیم سے ایسی صورت ہے کہ ہمیشہ اس میں زلزلے آیا کرتے ہیں جیسا کہ کشمیر میں اور ہمیشہ طاعون بھی اس ملک کے لئے اعجوبہ نہیں۔ ص ۱۵۴

شرک

۱ - عیسیٰ علیہ السلام کی طرف مردوں کو زندہ کرنے کے معجزات کا انتساب قرآن شریف کے منشاء کے خلاف اور عیسیٰ پرستی کے شرک میں مُمد ہے ص ۵۰

۲ - دو خبیث مرضیں ہیں جن سے بچنے کے لئے سچے مذہب کی پیروی کی ضرورت ہے ...... اوّل یہ مرض کہ خدا کو واحد لاشریک اور متصف بہ تمام صفات کاملہ اور قدرت تامہ قبول نہ کرکے اس کے حقوق واجبہ سے منہ پھیر لینا ... دوم بنی نوع انسان کے حقوق کی بجا آوری میں کوتاہی کرنا۔ ص ۳۰

شریعت (والہ)

والہ شریعت کا براہین احمدیہ کی طباعت کے زمانہ میں بعض دفعہ حضور کے ساتھ امرتسر جانا ص ۸۰

شریعت

۱ - ورزشِ شریعت و بجا آوری احکام کتاب اللہ سے انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ خدا کی رحمت و نعمت اس کی طرف توجہ فرمائے۔ ص ۲۱۹

۲ - (مسیح موعود) شریعت کو قائم کر دیگا یعنی بعض غلطیاں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں اور ناحق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان غلطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے ان سب غلطیوں کو ایک حَکَم کے منصب پر ہو کر دُور کر دیگا۔ اور شریعت کو جیسا کہ ابتدا میں سیدھی تھی سیدھی کر کے دکھلا دیگا۔ ص ۸۱

شعر

۱ - اللہ تعالیٰ ہر ایک شخص کے قول کا وارث ہے لبیدؔ ہو یا کوئی اَور ہو - اُسی کی توفیق سے شعر بھی بنتا ہے۔ ص ۱۵۸

۲ - مختلف شعراء کے اشعار جو اس جلد میں مذکور ہیں۔

۱ - بحمد اللہ کہ آخر ایں کتابم
مکمل شد بفضل آں جنابم ص ۲

۲ - حضرتِ انسان کو حدِّ مشترک را جامع است
می تواند شد مسیحا می تواند خر شدن ص ۲۷

۳ - بمردی کہ تا زیستن مرد را
بہ از زندگانی بترکِ حیا ص ۱۷۳

جہنم گزد داد فرقاں خبر
بسوزد دروغ کاذب بدگہر ص ۱۷۳

۴ - ما بداں منزلِ عالی نتوانیم رسید
ہاں مگر لطفِ تو چوں پیش نہد گامے چند
(حافظ) ص ۲۱۴

۵ - تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد
ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد
ص ۲۲۳ حاشیہ

۶ - (سید عبد القادر جیلانی ؒ کے متعلق شعر)

آں ترکِ عجم چوں زمۓ عشق طرب کرد
غارتگرِ کوفہ و بغداد و حلب کرد
صد لالہ رُخے بود بصد حسن شگفتہ
نازاں ہمہ را زیرِ قدم کرد عجب کرد
ص ۲۲۴

۷ - صورتگرِ دیبائے چیں رو صورتِ زیبایش ہیں
یا صورتِ برکش چنیں یا توبہ کن صورتگری
(سعدی) ص ۲۲۵

۸ - لطفِ تو ترکِ طالباں نہ کند
کس بکارِ رہش زیاں نہ کند
ہرکہ آں راہ جست یافتہ است
تافت آں رو کہ سر نتافتہ است
ص ۲۳۲

۹ - واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت می روند آں کارِ دیگر می کنند
ص ۲۳۵

۱۰ - آسماں بارِ امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند
ص ۲۳۹

۱۱ - عفت الدیار محلّھا و مقامھا
بمنیً تأبّد غولھا و رجامھا
(لبید ؓ) ص ۲۴۵

شفاعت

شق القمر

شہوات نفسانیہ

شہید

شیطان

۲ - (مولوی محمد حسین بٹالوی سے مخاطب ہوکر) آپ کے وہ مجدد کہاں گئے جن کو آپ نے مجدد کا خطاب دیا تھا۔ اگر آسمان میں ان کا یہ خطاب ہوتا تو وہ اپنے قول کے موافق جن کو انہوں نے حجج الکرامہ میں شائع کیا ہے اس صدی سے پچیس برس تک زندہ رہتے مگر وہ تو صدی کے سر پر ہی فوت ہو گئے۔ ص ۲۹۵

صور

(آخری زمانہ میں) آسمان سے ایک صور پھونکی جائیگی خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیج کر اشاعت دین کے لئے ایک تجلّی فرمائیگا۔ ص ۳۵۹

صوفیاء

۱ - بعض فرقے صوفیوں کے کھلے طور پر حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ ص ۲۹۲

۲ - صوفیوں کا یہ مقرر شدہ مسئلہ ہے کہ بعض کاملین اس طرح پر دوبارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ ان کی روحانیت کسی اور پر تجلّی کرتی ہے اور اس وجہ سے وہ دوسرا شخص گویا پہلا شخص ہی ہوتا ہے۔ ص ۲۹۱

۳ - وہ جو کہلاتے تھے صوفی کیں ہیں سب سے بڑھ گئے
کیا یہی عادت تھی شیخ غزنوی کی یادگار
ص ۱۵۰

صلیب

۱ - صلیب کا نتیجہ توریت کی رو سے ایک روحانی امر تھا۔ یعنی لعنتی ہونا جس کو دوسرے لفظوں میں عدم رفع کہتے ہیں۔ ص ۵۴

۲ - یہود کی شریعت کا یہ مسئلہ تھا کہ جو لوگ صلیب پر مر جاتے ہیں وہ لعنتی اور کافر اور بے ایمان ہوتے ہیں ان کا رفع روحانی خدا تعالیٰ کی طرف نہیں ہوتا۔ ص ۵۷

۳ - قرآن کریم کا فیصلہ کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مارے گئے۔ ص ۵۳

۴ - صلیب (پر جان دیکر کفارہ بن جانے کا عقیدہ) صرف زبان کا اقرار ہے اور روح پر کسی مشقت کا اثر نہیں جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی محبت ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ ص ۳۵

۵ - پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار
ص ۱۳۳

ض

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

از ص ۱۵۳ تا ص ۴۱۰

ضد

ناحق کی ضد دو قسم کے آدمی ہی کیا کرتے ہیں۔ یا سخت احمق یا سخت بے ایمان اور متعصب۔ ص ۱۷۰

ط

طالمود

یہود کی حدیث کی کتاب جس میں یہ روایت درج ہے کہ یسوع کی لاش کو ایک باغبان یہودا اسکریوطی

۶ - جس پتھر کو معماروں نے رد کیا نہی کونے کا سرا ہوا - یعنی اسرائیلی نبیوں کا خاتم الانبیاء ہوا - ص ۲۶۷ حاشیہ

۷ - حضرت عیسیٰ کے کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں تُن کی ایک ہی ماں سے تھیں - ص ۲۶۲ حاشیہ

۸ - سلطنت روم حضرت عیسیٰ کو باغی قرار دے چکی تھی - ص ۴۰۲

۹ - جس کو عیسائیوں نے خدا بنا رکھا ہے کسی نے اس کو کہا اے نیک استاد! تو اس نے جواب دیا - کہ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک کوئی نہیں مگر خدا - ص ۲۷۱

۱۰ - عیسیٰ علیہ السلام اور یہود

قرآن شریف اور انجیل سے ثابت ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رد کر دیا تھا - ص ۴۸

۱۱ - عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے صرف اس وجہ سے قبول نہیں کیا تھا کہ ملاکی نبی کی کتاب میں یہ لکھا گیا تھا کہ جب تک الیاس نبی دوبارہ دنیا میں نہیں آئیگا تب تک وہ عیسیٰ ظاہر نہیں ہوگا ص ۴۰۷

۱۲ - واقعہ صلیب

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی لڑائی میں مجروح ہوئے تھے اس سے بہت کم حضرت عیسیٰ کو صلیب پر زخم آئے تھے ص ۲۶۲ حاشیہ

۱۳ - حضرت عیسیٰ کو ہلاک کرنے کے بارے میں یہودیوں کے مذہب قدیم سے دو ہیں -

۱ - تلوار سے قتل کر کے صلیب پر لٹکانا

۲ - صلیب دے کر ان کو قتل کیا جانا -

قرآن کریم میں دونوں کا رد موجود ہے ص ۳۳۷

۱۴ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بعض یہود کا خیال ہے کہ انہیں پہلے سنگسار کر کے مار ڈالا گیا - پھر کاٹھ پر لٹکایا گیا - اس کا ذکر عبرانی کتاب تولیدوت یشوع میں ہے - ص ۳۳۸

۱۵ - "یسوع جسے تم نے قتل کر کے کاٹھ پر لٹکایا -" (اعمال باب ۵ آیت ۳۰ نیا عہد نامہ) اس آیت سے یہود کے اس گروہ کے خیال کی تائید ہوتی ہے جو سمجھتے ہیں کہ مسیح کو پہلے قتل کیا گیا اور پھر صلیب پر لٹکایا گیا - ص ۳۳۸

۱۶ - صلیب سے زندہ اُترنے کے متعلق مغربی مفکرین کی آراء ۱ - ڈی - ایف سٹراس ص ۳۴۲

۲ - شیلر میخر ص ۳۴۳

۱۷ - ہجرت نیز دیکھئے عنوان "کشمیر"

حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر جانا محض گپ ہے بلکہ وہ صلیب سے بچکر پوشیدہ طور پر ایران و افغانستان کا سیر کرتے ہوئے کشمیر میں پہنچے اور ایک لمبی عمر وہاں بسر کی - آخر فوت ہو کر سری نگر محلہ خان یار میں مدفون ہوئے - ص ۲۶۲ حاشیہ

۱۸ - انجیل میں بھی مسیح کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے ص ۳۵۰ حاشیہ

۱۹ - جب حضرت عیسیٰ کشمیر میں آئے تو اس زمانہ کے بدھ مذہب والوں نے اپنی پستکوں میں ان کا کچھ ذکر کیا ہے ص ۴۰۱

۲۰۔ صلیب سے رہائی پانے کے بعد صرف خاکی جسم حضرت عیسٰی کا مشاہدہ کیا گیا ص ۳۸۹

۲۱۔ جلالی جسم نہ تھا جو کشمیر میں وفات پانے کے بعد ملا۔ ص ۳۹۰ حاشیہ

۲۲۔ یوز آسف یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ ص ۴۰۴

۲۳۔ اس سوال کا جواب کہ اگر حضرت عیسٰی کشمیر میں گئے تھے تو حواری ان کے پاس کیوں نہ پہنچے؟ ص ۳۵۰

۲۴۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے (ہجرت میں) اپنی رفاقت کے لئے صرف ایک ہی شخص کو اختیار کیا تھا یعنی (تھوما (تھوما) کو ص ۴۰۲

۲۵۔ آسمان پر جانا :- نیز دیکھئے عنوان "رفع" قرآن شریف میں کہیں نہیں لکھا کہ حضرت عیسٰے کو مع جسم عنصری زندہ سرے آسمان پر بٹھایا گیا۔ ص ۵۵

۲۶ قرآن کریم میں زمین کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان کی رُو سے عیسٰی علیہ السلام کا آسمان پر جانا ناممکن ہے۔ ص ۳۰ حاشیہ

۲۷۔ حضرت عیسٰی کے بجسم عنصری زندہ آسمان پر جانے اور دو ہزار برس زندہ رہنے کی خصوصیات کی غرض اور مصلحت الٰہی کوئی نہیں بتا سکتا ص ۳۴۲

۲۸۔ تبلیغ کے کام کو نا تمام چھوڑ کر حضرت عیسٰی کا آسمان پر چڑھ جانا سراسر خلاف مصلحت اور اپنے فرض منصبی سے پہلو تہی کرنا تھا۔ ص ۵۸

۲۹۔ خود حضرت مسیح علیہ السلام اس عقیدہ کے خلاف تھے کہ کوئی آسمان پر جا کر پھر اس دنیا میں آتا ہے۔ ص ۲۸۶

۳۰۔ (خواب میں زندہ مع جسم عنصری آسمان پر جانے کی تعبیر طبعی موت ہوتی ہے) کچھ تعجب نہیں کہ ایسی خواب حضرت عیسٰی نے بھی دیکھی ہو اور پھر نادان لوگوں نے خواب کی تعبیر پر نظر نہ رکھ کر سچ مچ آسمان پر مع جسم عنصری جانا سمجھ لیا ہو۔ ص ۳۷۱ حاشیہ

۳۱۔ نورانی جسم کے ساتھ حضرت مسیح کا آسمان پر جانا ہمیں بدل وجان منظور ہے۔ ص ۳۹۰

۳۲۔ عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں یہود کا اصل اعتراض یہ تھا کہ صلیب پر مارے جانے کی وجہ سے تورات کے مطابق ان کا رفع الی اللہ روحانی طور پر نہیں ہوا رفع جسمانی کے عقیدہ سے ان کا اعتراض دُور نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے اصل اعتراض کا جواب دیا ہے ص ۳۳۹ حاشیہ

۳۳ یہودیوں کا یہ کہنا کہ ہم نے عیسٰی کو قتل کر دیا اس قول سے یہودیوں کا مطلب یہ تھا کہ عیسٰی کا مومنوں کی طرح خدا تعالٰی کی طرف رفع نہیں ہوا۔ کیونکہ توریت میں لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاتا ہے۔ ص ۳۳۷ حاشیہ

۳۴۔ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح یعنی عیسٰی جسم عنصری کے ساتھ نہیں اٹھایا گیا بلکہ مرنے کے بعد اس کو ایک جلالی جسم ملا تھا ص ۳۸۸ حاشیہ

۳۵ - نزول :-
ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچیگا اور مرے گا مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا - یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے - ص ۳۶۹

۳۶ - عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے کا عقیدہ سے ان کی ہتک لازم آتی ہے - ص ۵۲

۳۷ - اس خیال کی تردید کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آکر شریعت موسوی کی پیروی کرینگے ص ۳۰۱

۳۸ - اگر کسی شخص کا دوبارہ دنیا میں آنا جائز ہے تو اس سے حضرت عیسیٰ سچے نبی نہیں ٹھہرتے اور ان کی نبوت باطل ہوتی ہے ص ۲۸۸

۳۹ - عیسائیوں میں سے بعض فرقے اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی الیاس نبی کی طرح بروزی طور پر ہے - ص ۳۴۲

۴۰ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فیصلہ کہ الیاس نبی کے دوبارہ آنے سے مراد یوحنا یعنی یحیٰی کی بعثت ہے - ص ۲۸۶

۴۱ - وفات نیز دیکھئے عنوان حل لغات کے تحت توفّی
جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اصحاب کہف کو مدت تک چھپایا تھا ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی چھپا رکھا اور اخیر میں ہم پر حقیقت کھول دی - ص ۳۵۱

۴۲ - مَیں بھی تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوگا ص ۱۱۱

۴۳ - میری آنکھیں اس وقت تک بند رہیں جب تک کہ خدا نے بار بار کھول کر مجھ کو نہ سمجھایا کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی تو فوت ہو چکا ہے اور وہ واپس نہیں آئیگا اس زمانہ اور اس امت کے لئے تو ہی عیسیٰ بن مریم ہے - ص ۱۱۱

۴۴ - وہ عقیدہ جس پر خدا تعالےٰ نے علیٰ وجہ البصیرت مجھ کو قائم کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام مثل دیگر انسانوں کے انسانی عمر پا کر فوت ہو گئے ہیں - ص ۳۷۲

۴۵ - جس وحی نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں ...... اس پر میں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ میں قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں - ص ۲۹۶

۴۶ - جماعت احمدیہ اور مسلمانوں کا بنیادی اختلاف ص ۳۲۱

۴۷ - جس فریق کے ہاتھ میں دلائل قویہ حیات یا موت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہیں وہی فریق سچ پر ہے ص ۳۷۴

۴۸ - خدا تعالیٰ صریح الفاظ میں قرآن شریف میں ان کی وفات ظاہر کرتا ہے - ص ۱۰۸

۴۹ - عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآن کریم کی رُو سے ص ۲۸۲

۵۰ - بموجب نص قرآن شریف کے گذشتہ ارواح میں داخل ہونا بجز مرنے کے ممتنع اور محال ہے تو پھر کیونکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر فوت ہونے کے حضرت یحیٰی کے پاس دوسرے آسمان پر جا بیٹھے - ص ۲۸۶

عیسائیت — نیز دیکھئے عنوان "مذہب"

۱۔ حضرت عیسٰی اپنی امت کا صراط مستقیم پر ہونا اپنی زندگی تک وابستہ کرتے ہیں۔ ص ۲۸۲

۲۔ مورخ لکھتے ہیں کہ تیسری صدی تک دین عیسائی اپنی اصلیت پر تھا۔ ص ۴۰۲

۳۔ ان لوگوں نے جن پر انسان پرستی کی سیرت غالب تھی عیسٰی کو خدا بنا دیا۔ ص ۵۷

۴۔ صلیبی اعتقاد ایک ایسا عقیدہ ہے جو ان لوگوں کو خوش کرتا ہے جو سچی پاکیزگی حاصل کرنا نہیں چاہتے اور کسی ایسے نسخہ کی تلاش میں رہتے ہیں کہ گندی زندگی بھی موجود ہو اور گناہ بھی معاف ہو جائیں۔ ص ۳۵

۵۔ جن پست خیالات کی وجہ سے دنیا میں بت پرستی نے رواج پایا ہے فی الحقیقت ایسے ہی نفسانی اغراض کے سبب سے یہ مذہب صلیب اور کفارہ کا عیسائیوں میں رواج پا گیا ہے۔ ص ۳۵

۶۔ ہائے افسوس کہ انہوں نے محض مصنوعی کفارہ پر بھروسہ کرکے اپنے تئیں ہلاک کیا ص ۵۰

۷۔ عیسائیوں نے غلطی سے عیسٰی کو تین دن کے لئے ملعون مان لیا۔ ص ۵۳

۸۔ عیسٰی کی تعریف میں غلو کرنے والے ان کے نادان دوست تھے۔ ص ۵۸

۹۔ جس افراط اور غلو کے ساتھ حضرت عیسٰی کے خدا بنانے کے لئے چالیس کروڑ انسان کوشش کر رہا ہے۔ اس کی نظیر کسی اور فرقہ میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ ص ۳۹۹

۱۰۔ روحانی حالت

صلیبی نسخہ کا غلط ہونا خود صلیب پرستوں کے حالات سے واضح ہو سکتا ہے کہ وہ کہاں تک دنیا پرستی اور ہوا و ہوس کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو گئے ہیں۔ ص ۳۶

۱۱۔ مغربی ممالک میں عیسائیت کی روحانی حالت بموجب پیشگوئی سورۃ کہف ص ۱۲۰

۱۲۔ عیسائی پادریوں کی حالت انکسار ان کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتی کیونکہ ان کے خشوع میں ذاتی نقص کی وجہ سے ان کا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا نہیں ہوتا۔ ص ۱۹۱

۱۳۔ کیچڑ کے چشمے اور تاریکی میں بیٹھنے والے (ذوالقرنین کے ذکر میں) عیسائی ہیں جنہوں نے آفتاب کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ ص ۳۱۴

۱۴۔ قرآن کریم کی پیشگوئی) کہ ہم نے قیامت تک یہود اور نصاریٰ میں دشمنی ڈال دی ہے ص ۴۰۹

۱۵۔ مستقبل

خدا فرماتا ہے ...... کیا ان منکروں نے یہ گمان کیا تھا کہ یہ امر سہل ہے کہ عاجز بندوں کو خدا بنا دیا جائے اور میں معطل ہو جاؤں اس لئے ہم ان کی ضیافت کے لئے اسی دنیا میں جہنم کو نمودار کر دینگے۔ ص ۱۲۹

۱۶۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہونگے کہ شاید انجام کار

۲۔ حیاتِ مسیح کا عقیدہ فیج اعوج کے زمانہ کی پیداوار ہے۔ ص ۵۶

فیض

جب خدا تعالیٰ کا فیضان بغیر توسط کسی عمل کے ہو تو یہ رحمانیت کی صفت سے ہوتا ہے...... لیکن جب کوئی فیض کسی عمل اور عبادت اور مجاہدہ اور ریاضت کے عوض میں ہو وہ رحیمیت کا فیض کہلاتا ہے ص ۱۸۹

ق

قادیان

۱۔ لوگ ارادت اور اعتقاد سے قادیان میں آئیں گے جن راہوں سے وہ آئیں گے وہ سڑکیں ٹوٹ جائیں گی۔ ص ۷۳

۲۔ خدا فرماتا ہے کہ بہت سے لوگ اپنے اپنے وطنوں سے تیرے پاس قادیان میں ہجرت کر کے آئیں گے اور تمہارے گھروں کے کسی حصہ میں رہیں گے وہ اصحاب الصفہ کہلائیں گے ص ۷۳

۳۔ کس کو معلوم تھا کہ جیسا کہ ان پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا گیا ہے سچ مچ کسی زمانہ میں ہزارہا انسان میرے پاس قادیان آئیں گے۔ ص ۷۰

۴۔ اب تک کئی لاکھ انسان قادیان میں آچکے ہیں۔ (قریباً ۱۹۰۵ء) ص ۷۵

۵۔ خدا نے اس ویرانہ کو یعنی قادیان کو مجمع الدیار بنایا کہ ہر ایک ملک کے لوگ یہاں آکر جمع ہوتے ہیں۔ ص ۹۵

۶۔ ؎ اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار ص ۱۳۶

؎ میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا ص ۲۰

قبرِ مسیح

نیز دیکھئے لفظ "کشمیر" اور "عیسیٰ"

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر محلہ خان یار میں ہے۔ یوز آسف وغیرہ دیکھئے۔ ص ۲۶۲ حاشیہ

۲۔ ہم لوگ جس قبر کو سری نگر کشمیر میں حضرت عیسیٰ کی قبر کہتے ہیں عیسائیوں کے بڑے بڑے پادری خیال کرتے ہیں کہ وہ کسی حواری کی قبر ہے۔ ص ۳۵۱

۳۔ کشمیر کی پرانی تاریخی کتابیں جو ہمارے ہاتھ آئیں ان میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی بنی اسرائیل میں سے تھا جو شہزادہ نبی کہلاتا تھا۔ ص ۳۵۱

۴۔ صاحبِ قبر (واقعہ خانیار سری نگر) نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں نبی ہوں اور شاہزادہ ہوں اور میرے پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ ص ۳۵۱

قرآن شریف

۱۔ درحقیقت تمام آیات قرآن کے لئے "اسلام" کا مفہوم بطور مرکز کے ہے۔ اور تمام آیات قرآن اسی کے گرد گھوم رہی ہیں۔ ص ۴۱۳

۲ <u>اعجازی خصائص</u>

۱۔ فصاحت و بلاغت
۲۔ حق و حکمت
۳۔ روشن دلائل
۴۔ زبردست پیشگوئیاں ص ۵۹

۳ - قرآن شریف کا معجزہ جو ملک عرب کے تمام باشندوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا پس وہ اگرچہ بہ نظر سرسری انسانی طاقتوں کے اندر معلوم ہوتا تھا - لیکن اس کی نظیر پیش کرنے سے عرب کے تمام باشندے عاجز آ گئے - ص ۵۹

۴ - منجانب اللہ ہونے کا ثبوت یہ بھی ہے کہ قرآن علمی معجزات سے بھرا ہوا ہے اور اس کے لانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی قوم کے امی فرد تھے جنہوں نے والدین کی تربیت کا زمانہ بھی نہیں پایا تھا - ص ۲۲۹

۵ - انسان کے جسمانی اور روحانی وجود کے مراتب ستہ کا بیان ایسا علمی معجزہ ہے جو بجز قرآن شریف کے کسی آسمانی کتاب میں نہیں - ص ۲۲۹

۶ - یہ بیان انسانی پیدائش کی دقیق فلاسفی کا جو قرآن شریف میں مندرج ہے یہ ایک ایسا بے مثل و مانند بیان ہے کہ اس کی نظیر پہلے اس سے کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی - ص ۲۴۴

۷ - اعجاز -

خدا کے کلمات علیحدہ علیحدہ تو وہی کلمات ہیں جو کفار کی زبان پر بھی جاری تھے مگر قرآنی عبارت اور نظم کلام اور دیگر لوازم کے لحاظ سے وہی کلمات بحیثیت مجموعی ایک معجزہ کے رنگ میں ہو گئے - ص ۱۸۵

۸ - معارضہ کا معیار

قرآنی اعجاز فصاحت و بلاغت کا معارضہ کرنے کے لئے کم از کم ایک سورۃ کے برابر کلام ہونا چاہیئے - ص ۱۸۵

۹ - قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کے اعجاز کا مقابلہ کرنے کے لئے کم از کم دس آیات معیار ہیں - ص ۱۶۳

۱۰ - قرآن کریم ان معنوں سے معجزہ ہے کہ کسی انسان کی عبارت کو قرآن شریف کی ایک لمبی عبارت کے ساتھ جو دس آیات سے کم نہ ہو توارد نہیں ہو سکتا - ص ۲۴۶

۱۱ - قرآن کریم کامل ہے -

کامل تعلیم ہونے کی پیشگوئی :-

۱ - میں تمہارے بھائیوں میں سے ایک نبی قائم کرونگا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالونگا اور جو شخص اس کے کلام کو نہ سنیگا میں اس سے مطالبہ کرونگا - (توریت) ص ۴

۲ - اور بہت سی باتیں قابل بیان تھیں مگر تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب فارقلیط آئیگا تو وہ سب کچھ بیان کرے گا (انجیل) ص ۵

۱۲ - صرف قرآن کریم نے ہی کامل تعلیم کے حامل ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ اسی کا حق تھا - ص ۴

۱۳ - قرآن شریف میں یہ خاص خوبی ہے کہ اس کی اخلاقی تعلیم تمام دنیا کے لئے ہے - مگر انجیل کی اخلاقی تعلیم صرف یہود کے لئے ہے - ص ۲۱۶

۱۴ - میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گذرا ہے مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزلی اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔ ص ۴۲۷

۱۵ - ہر ایک نیکی اور بھلائی قرآن میں ہے۔

..... ہدایت وہی ہے جو خدا تعالیٰ براہ راست آپ دیتا ہے ورنہ انسان اپنے غلط اجتہادات سے کتاب اللہ کے معنے بگاڑ دیتا ہے۔ ص ۸۷

۱۶ - ؎ قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے ص ۱۲

۱۷ - ؎ اس نے درخت دل کو معارف کا پھل دیا
ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دل بدل دیا
ص ۱۱

۱۸ - سچ ایک فرقان ہے جو شک اور ریب سے وہ پاک ہے ص ۱۴۷

۱۹ - قرآن کریم ایمان عطا کرتا ہے۔

قرآن کریم خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان عطا کرتا ہے۔ ص ۲۵ و ص ۲۶

۲۰ - وہ خدا جو دنیا کی نظر سے ہزاروں پردوں میں ہے اس کی شناخت کے لئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ قرآن شریف معقولی رنگ میں اور آسمانی نشانوں کے رنگ میں نہایت سہل اور آسان طریق سے خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس میں ایک برکت اور قوت جاذبہ ہے جو خدا کے طالب کو دمبدم خدا کی طرف کھینچتی اور روشنی اور سکینت اور اطمینان بخشتی ہے۔ ص ۲۵

۲۱ - قرآن شریف دوسری اُمتوں کے نیکوں کی بھی تعریف کرتا ہے۔ ص ۲۱۷

۲۲ - قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ہر ایک قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے ص ۱۱۹

۲۳ - قرآن شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن شریف کے لئے تین تجلیات ہیں:-

۱ - وہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے نازل ہوا۔

۲ - صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے اس نے زمین پر اشاعت پائی۔

۳ - مسیح موعود کے ذریعہ بہت سے اس کے پوشیدہ اسرار کھلے۔ ص ۶۶

۲۴ - قرآن کریم کی کشفی تجلیات نے حقیقت اسلام کی اور نیز بہت سے مشکل مقامات قرآن شریف کے میرے پر کھول دیئے ورنہ میری طاقت سے باہر تھا کہ میں ان دقائق عالیہ کو خود بخود معلوم کر سکتا ص ۲۱۳

۲۵ - یہ بھی وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس عاجز کو قرآن شریف کے حقائق اور معارف سکھلائیگا ص ۲۱۱

کرم دین آف بھیں

۱ - جس نے ناحق بے موجب مجھ پر فوجداری مقدمے کئے اس کا بھی یہی ارادہ تھا کہ مَیں کسی طرح سخت قید کی سزا پاؤں ۔۔۔۔۔ اس کے لئے چندے ہوتے تھے ۔ ص ۷۴

۲ - کرم دین کے فوجداری مقدمہ میں ایک ہندو مجسٹریٹ کا ارادہ تھا کہ مجھے قید کی سزا دے ۔ مگر خدا تعالیٰ نے کسی غیبی سامان سے اس کے دل کو اس ارادہ سے روک دیا ۔ ص ۹۹ ، ص ۸۴

۳ - کرم دین کے مقدمہ میں میرے مقابل پر مولویوں نے دروغ مصلحت آمیز کے جواز کا فتویٰ دیا تھا ص ۲۷۴

۴ ؎ اہلِ تقویٰ تھا کرم دین بھی تمہاری آنکھ میں
جس نے ناحق ظلم کی راہ سے کیا تھا مجھ پہ وار
؎ اب کہو کس کی ہوئی نصرت جناب پاک سے
کیوں تمہارا متقی پکڑا گیا ہو کر کے خوار
ص ۱۳۳

۵ ؎ دیکھو وہ بھیں کا شخص کرم دیں ہے جس کا نام
لڑنے میں جس نے چندہ بھی اپنے پہ کی حرام
؎ کذّاب نام اس کا دفاتر میں رہ گیا
چالاکیوں کا فخر جو رکھتا ہے بہ گیا ص ۲۳

کوریرڈ لا سیرا

جنوبی اٹلی کا مشہور اخبار جس میں پطرس کے ایک مکتوب کے دریافت ہونے کی خبر چھپی تھی ۔ یہ خط عبرانی میں تھا اور اس میں یہ صراحت ہے کہ یہ خط پطرس نے نوے سال کی عمر میں مسیح کی موت کے تین سال بعد لکھا ہے ۔ ص ۳۴۴

کسب خیر

اپنی محنت سے کمایا ہُوا مال محض خدا کی خوشنودی کے لئے دینا کسب خیر ہے جس سے وہ نفس کی ناپاکی جو سب ناپاکیوں سے بدتر ہے یعنی بخل دُور ہوتا ہے ۔ ص ۲۰۴

الکشاف

علامہ زمخشری کی مشہور تفسیر قرآن جس میں متوفیک کے معنے ممیتک حتف انفک لکھے ہیں ۔ ص ۳۴۷ و ص ۳۶۲ ، و ص ۳۷۷ حاشیہ

کشتیٔ نوح

۱ - میری آنکھوں کے روبرو یعنی میرے حکم سے کشتی بنا ص ۱۱۳

۲ - یہی بیعت کی کشتی ہے جو انسانوں کی جان اور ایمان بچانے کے لئے ہے ۔ ص ۱۱۳

۳ ؎ ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش پر
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار
ص ۱۲۵

کشف

۱ - یادِ الٰہی جو عشق اور محبت کے جوش سے ہوتی ہے مومن کی روحانی قوتوں کو ترقی دیتی ہے یعنی آنکھ میں قوتِ کشف نہایت صاف اور لطیف طور پر پیدا ہو جاتی ہے اور کان خدا تعالیٰ کا کلام سُنتے ہیں ۔ ص ۲۱۴

۲ - مسیح موعود علیہ السلام کے کشوف
ایک کشفی رنگ میں دکھلایا گیا تھا کہ مَیں نے ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنایا ۔ ص ۱۰۹

۳۔ مجھے ایک دفعہ عالم کشف میں پنجابی زبان میں اسی علامت کے بارہ میں یہ موزوں فقرہ سنایا گیا
عشق الٰہی منہ پر وسّے ولیاں ایہہ نشانی
ص ۲۲۴

۴۔ اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں بطور کشف میں نے دیکھا ہے کہ دردناک موتوں سے عجیب شور قیامت برپا ہے۔
ص ۱۵۷

(مندرجہ الوصیتہ)

کشمیر

۱۔ کشمیر کا نام کشیر

خدا تعالیٰ نے حضرت عیسٰی کو تسلی دینے کے لئے اس ملک کا نام کاشیر رکھ دیا جس کے معنے ہیں۔ اشیر (شام) کے ملک کی طرح۔ ص ۴۰۳

۲۔ کشمیر وہ لفظ ہے جسے کشمیری میں کشیر کہتے ہیں..... معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ لفظ عبرانی ہے جو کـ اور اشیر کے لفظ سے مرکب ہے اور اشیر عبرانی زبان میں شام کے ملک کو کہتے ہیں اور کـ مماثلت کے لئے آتا ہے...
..... یعنی شام کے ملک کی طرح ......
کثرت استعمال سے الف ساکت ہوگیا ص ۴۰۲

۳۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ کشمیری زبان میں اب تک کشیر ہی بولا جاتا ہے اور لکھا جاتا ہے۔ ص ۴۰۳

۴۔ کشمیر میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی آمد

کشمیر کی پرانی تاریخی کتابیں جو ہمارے ہاتھ آئی ہیں میں لکھا ہے کہ یہ (خان یار میں مدفون) ایک نبی بنی اسرائیل میں سے تھا جو شہزادہ نبی کہلاتا تھا۔
...... اس بات پر ہمارے زمانہ سے انیس سو برس گذر گئے۔ ص ۳۵۱

۵۔ (تواریخ کشمیر کے متعلق) کیونکر کوئی خیال کر سکتا ہے کہ کشمیریوں نے افتراء کے طور پر یہ کتابیں لکھی تھیں
ص ۴۰۳

۶۔ حضرت عیسٰی صلیب سے بچ کر ایران و افغانستان کا سیر کرتے ہوئے کشمیر میں پہنچے اور ایک لمبی عمر وہاں بسر کی۔ آخر فوت ہو کر سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے اور اب تک آپ کی وہیں قبر ہے
یزار ویتبرک بہ ص ۲۶۲ حاشیہ

۷۔ کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں اسرائیلی نبی کی قبر جو یوز آسف یا شہزادہ نبی کی قبر کے نام سے مشہور ہے ص ۴۰۳

۸۔ اس سوال کا جواب کہ عیسٰی علیہ السلام کے لئے اس زمانہ میں کشمیر پہنچنا مشکل تھا۔ نیز اگر حضرت عیسٰی علیہ السلام کشمیر میں گئے تھے تو حواری ان کے پاس کیوں نہ پہنچے؟
ص ۳۵۰

۹۔ تاریخ کی رو سے ثابت ہے کہ حواری بھی کچھ تو حضرت عیسٰی کے ساتھ اور کچھ بعد میں آپ سے آملے تھے۔ ص ۴۰۱

۱۰۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواری مختلف راہوں سے مختلف وقتوں میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی خدمت میں جا پہنچے تھے۔ ص ۴۰۲

۱۱۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰی کی وفات کے بعد

وہ تمام لوگ پھر اپنے وطن کی طرف چلے گئے کیونکہ ایسا اتفاق ہو گیا کہ قیصر روم عیسائی ہو گیا۔ ص ۴۰۲

۱۲۔ کشمیر کے ملک میں بہت سی چیزوں کے نام ابھی تک عبرانی میں پائے جاتے ہیں ..... جن سے سمجھا جاتا ہے کہ عبرانی قوم کسی زمانہ میں ضرور اس جگہ آباد رہ چکی ہے۔ ص ۴۰۳

۱۳۔ سلیمان نبی کے نام سے ایک پہاڑ کشمیر میں موجود ہے۔ ص ۴۰۳

۱۴۔ ملک شام کی قدیم سے ایسی صورت ہے کہ ہمیشہ اس میں زلزلے آیا کرتے ہیں جیسا کہ کشمیر میں۔ ص ۱۵۴

کفارہ

۱۔ (گناہ کو روکنے کیلئے) کوئی کفارہ مفید نہیں۔ ص ۷

۲۔ مسیح کے صلیب دیئے جانے پر ایمان لانا اور اس کو خدا سمجھنا .... انسان میں گناہ سے سچی نفرت پیدا نہیں کر سکتا۔ ص ۳۵

۳۔ وہی مزدوری لے گا جو اپنا کام آپ کرے گا۔ اور وہی نقصان سے بچیگا جو اپنا بوجھ آپ اٹھائیگا۔ ص ۵۰

۴۔ وقت آتا جاتا ہے بلکہ قریب ہے کہ لوگ اس غلط طریق پر خود متنبہ ہو جائیں گے۔ ص ۳۶

کور

یروشلم کا ایک راہب جس نے ۱۳ر جولائی ۱۸۶۹ء کو انتقال کیا۔ اس کی جائیداد میں سے ایک عبرانی خط بھی ملا۔ جو پطرس کا لکھا ہوا ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ یہ خط پطرس نے نوّے سال کی عمر میں مسیح کی وفات سے تین سال بعد لکھا۔ لنڈن بائبل سوسائٹی نے اس خط کو خریدنے کی پیشکش کی تھی۔ ص ۳۴۴

کیمرہ

کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہل فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ ص ۳۶۷

گ

گریہ وزاری   نیز دیکھئے عنوان "خشوع"

۱۔ خدا تعالیٰ کے سامنے ہر ایک طالب کو اپنی گریہ وزاری سے اپنی روحانی بھوک پیاس کا ثبوت دینا چاہیئے تا وہ روحانی دودھ اُترے اور اسے سیراب کرے۔ ص ۳۳

۲۔ پاک وصاف ہونے کے لئے معرفت کے علاوہ گریہ وزاری بھی ضروری ہے۔ ص ۳۴

گناہ

۱۔ گناہ کا سبب

گستاخانہ رنگ میں خُدا کے وجود کرنے کا سبب یہ ہے کہ انسان حقیقی منتقم وجود اور اس کی ہستی سے بالکل بے خبر ہے جو گناہ کی سزا دے سکتا ہے۔ ص ۳۴

گورنمنٹ انگریزی

ل

لباس التقویٰ

لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

کا الہام لبیدؓ کا مصرع ہے۔ ص ۱۵۸

۲۔ لبیدؓ کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور ۴۱ سنہ ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پاکر فوت ہوا۔ ص ۱۶۳

۳۔ عفت الدیار محلہا و مقامہا۔ یہ وہ کلام ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے خدا تعالیٰ نے لبید کے دل میں ڈالا تھا۔۔۔۔۔۔ لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا اور مشرف بہ اسلام ہو گیا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی۔ ص ۱۶۲

۴۔ اس سے کیوں تعجب کرنا چاہیئے کہ لبیدؓ جیسے صحابی بزرگوار کے کلام سے اس کے کلام کا توارد ہو جائے۔ ص ۱۶۲

لسان العرب

۱۔ عربی لغت کی مشہور کتاب جس سے حضور نے توفی کے معنے نقل فرمائے ہیں۔ ص ۳۷۷ حاشیہ

۲۔ توفی فلانٌ و توفّٰہ اللہ اذا قبض نفسہ و فی الصحاح اذا قبض روحہ۔ ص ۳۷۸

لعنت

ملعون کا لفظ مرفوع کے مقابل پر آتا ہے۔ جبکہ مرفوع کے معنے روحانی طور پر مرفوع ہو۔ ص ۵۳

حل اللغات

ا۔ آسف عبرانی زبان میں ایسے شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ ص ۴۰۴

۔ اوٰی عربی زبان میں اسجگہ بولا جاتا ہے جب ایک مصیبت کے بعد کسی شخص کو پناہ دیتے ہیں ایسی جگہ میں جو دار الامان ہوتا ہے۔ ص ۴۰۴

۔ اَفْلَجَ کے لغت میں معنی ہیں اصبحَ الی الفلاح یعنی فوز و مرام کی طرف پھیرا گیا۔ ص ۲۳۰

ب۔ بل رفعہ اللہ میں بل کی بحث ص ۳۴۵ تا ۳۴۷

۔ بَلْ کا لفظ اس جگہ اتصال زمانی کے لئے ہے نہ اتصال آنی کے لئے ص ۳۴۷

ت۔ تابّد کا لفظ اوابد سے لیا گیا ہے اور اوابد جنگلی جانوروں ہرن وغیرہ کو کہتے ہیں اور اوابد کا لفظ ابد سے لیا گیا ہے اس کے معنے ہیں ہمیشہ جینے والے چونکہ ہرن وغیرہ اکثر اپنی موت سے نہیں مرتے بلکہ شکار کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرے کے ذریعہ سے ان کی موت آتی ہے۔ اس لئے ان کا نام اوابد رکھا گیا۔ ص ۲۴۵

۔ توفی

۱۔ لسان العرب اور تاج العروس میں لکھا ہے:—

توفی المیت: استیفاء مدتہ التی وفیت لہ و عدد ایامہ و شہورہ واعوامہ فی الدنیا ص ۳۷۷ حاشیہ

۲۔ توفّی فلان و توفّٰہ اللہ اذا قبض نفسہ و فی الصحاح اذا قبض روحہ (لسان العرب) ص ۳۷۸

۳۔ توفی فلان اذا مات ۔ توفہ اللہ عزوجل اذا قبض نفسہ (تاج العروس) صـ ۳۷۹

۴۔ زبان عرب میں توفی صرف موت دینے کو نہیں کہتے بلکہ طبعی موت دینے کو کہتے ہیں جو بذریعہ قتل و صلیب یا دیگر خارجی عوارض سے نہ ہو۔ صـ ۳۷۷ حاشیہ

۵۔ توفی زبان عرب میں اس قسم کی موت دینے کو کہتے ہیں جو طبعی موت ہو بذریعہ قتل یا صلیب نہ ہو۔ جیسا کہ علامہ زمخشری نے لکھا ہے۔ صـ ۳۶۲

۶۔ متوفیک ۔ صاحب کشاف نے متوفیک کی تفسیر میں لکھا ہے انی ممیتک حتف انفک صـ ۳۴۷

ح ۷۔ حتف انف

حتف لغت عرب میں موت کو کہتے ہیں ۔ اور انف کہتے ہیں ناک کو ۔ عربوں میں قدیم سے یہ عقیدہ چلا آتا ہے کہ انسان کی جان ناک کی راہ سے نکلتی ہے اس لئے طبعی موت کا نام انہوں نے حتف انف رکھ دیا۔ صـ ۳۸۱

خ ۔ خلت ۔ جہاں جہاں قرآن شریف میں خلت کا لفظ آیا ہے وفات کے معنوں میں ہی آیا ہے ۔ صـ ۳۹۱

۲۔ اسجگہ اللہ تعالیٰ نے خلت کے معنے دوسرے فقرہ میں بتا دیئے ہیں کیونکہ فرمایا افائن مات او قتل پس خلت کے معنے دو صورتوں میں محدود

کر دیئے ایک یہ کہ طبعی موت مرنا دوسرے قتل کئے جانا ۔ صـ ۳۷۶ حاشیہ

س ۔ داعون : عرب محاورہ کے مطابق اس جگہ بولا جاتا ہے جہاں کوئی شخص اپنی قوت اور طاقت کے مطابق کسی امر کی بابت یک راہ پر چلنا اختیار کرتا ہے ۔ صـ ۲۰۷

۔ یرجفان : اضطراب شدید کو کہتے ہیں چنانچہ بولا جاتا ہے رجف الشیء یعنی اضطرب اضطراباً شدیداً ۔ صـ ۲۵۹

ک ۔ کشیر جسے کشمیر یا کشیر کہتے ہیں عبرانی لفظ ہے ۔ ک ۔ اشیر یعنی ملک شام کی مانند صـ ۴۰۲

م ۔ معروف : وہ امور جو خلاف عقل نہیں ہیں صـ ۴۲۰

منکر : وہ باتیں جن سے عقل بھی منع کرتی ہے صـ ۴۲۰

لغویات

۱ ۔ انسان کی زندگی کی راہ میں فطرتاً پہلے لغویات ہی آتے ہیں اور بغیر اس مرتبہ کے طے کرنے کے دوسرے مرتبہ تک وہ پہنچ نہیں سکتا۔ صـ ۱۹۳ حاشیہ

۲ ۔ مومن وہ ہیں جو لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں اور لغو تعلقات سے کنارہ کش ہوتے ہیں ۔ صـ ۱۹۷

۳ ۔ جب تک مومن یہ ادنیٰ قوت نہ حاصل کر لے کہ خدا کے لئے لغو باتوں اور لغو کاموں کو ترک کر سکے جو کچھ بھی مشکل نہیں اور صرف گناہ بے لذت ہے اسوقت یہ طمع خام ہے کہ مومن ایسے کاموں سے دستبردار

ہو سکے جن کے ارتکاب میں نفس کو کوئی خلش اور لذت ہے۔ ص ۲۳۱

۴۔ لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق کا موجب ہے۔ ص ۱۹۹

۵۔ رہائی یافتہ مومن لغویات سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ اور ایمان ان کا اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے کہ اس قدر کنارہ کشی ان پر سہل ہو جاتی ہے۔ ص ۱۹۸

۶۔ مومن طبعاً تمام لغویات سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور بے ہودہ باتوں اور بیہودہ کاموں سے ایک کراہت ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ ص ۲۰۲

۷۔ یہ تعلق جو صرف لغویات ترک کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے یہ ایک خفیف تعلق ہے۔ ص ۲۰۲

۸۔ محض لغویات سے منہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے جو بہت قابلِ تحسین ہو۔ بلکہ یہ مومن کی ایک ادنیٰ حالت ہے۔ ہاں خشوع کی حالت سے ایک درجہ ترقی پر ہے۔ ص ۲۰۳

لوہا

نیز دیکھئے "ذوالقرنین"

۱۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنی استقامت اور ایمانی مضبوطی میں لوہے کی طرح بن جائے۔ ص ۱۲۴

۲۔ لوہے کی سِلوں سے مراد نبی کی تعلیم و دلائل پر استقامت۔ ص ۱۲۳

لیکھرام

۱۔ لیکھرام کے قتل کا واقعہ اسلام اور آریہ مذہب میں ایک امتیازی نشان تھا۔ ص ۴۶

۲۔ لیکھرام نے پیشگوئی سُن کر بہت شوخی ظاہر کی اور بدگوئی میں حد سے زیادہ بڑھ گیا اس لئے وہ اصلی میعاد سے بھی پہلے اس جہان سے اٹھا لیا گیا۔ ص ۱۸۰

۳۔ لیکھرام کی مثال احمد بیگ سے۔ ص ۱۸۰

۴۔ لیکھرام کے قتل ہونے کے وقت بھی میرے پھنسانے کے لئے کوشش کی گئی تھی۔ ص ۸۴

م

ماڈرن تھاٹ اینڈ کرسچن بلیف

(Modern Thought and Christian Belief)

۱۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ شلیر میخر اور قدیم محققین کا یہ مذہب تھا کہ یسوع نے صلیب پر جان نہیں دی۔ ص ۳۴۳

(پادری ڈاکٹر) مارٹن کلارک

۱۔ مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مقدمہ اقدام قتل کا مستغیث جس نے یہ الزام لگایا کہ حضور نے عبدالحمید نام ایک شخص کو ڈاکٹر مذکور کے قتل کے لئے بھیجا تھا اس مقدمہ کی سماعت ضلع کے ڈپٹی کمشنر کپتان ڈگلس کی عدالت میں ہوئی اور اس نے حضور کو بَری قرار دیا۔ ص ۳۶۳

۲۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ میں یہ ارادہ کیا گیا تھا کہ میں پھانسی دیا جاؤں۔ ص ۴۷، ص ۸۴

ماضی کا استعمال مضارع کے معنوں میں

۱۔ خدا تعالیٰ نے جابجا قرآن شریف میں عظیم الشان

مال

مامور

مبارک

متوفیک

مثنوی رومی

مثیل موسیٰ

مجاہدات

مجدّد

محبت الٰہی

۳ - ع محبت می کشد با جذب روحانی محبت را ص ۷۹

۴ - نفرت کرنے سے نفرت رفع نہیں ہوتی بلکہ اور بھی بڑھتی ہے۔ محبت نفرت کو ٹھنڈا کرکے رفع کر دیتی ہے - ص ۴۲۴

۵ - انسانی نفس در اصل محبتِ الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے - ص ۳۴

۶ - انسان تعبد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے - اور طبعی طور پر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت موجود ہے - ص ۲۰۰

۷ - پرستش اور حضرت عزت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑے ہونا بجز محبت ذاتیہ کے ممکن نہیں اور محبت سے مراد یکطرفہ محبت نہیں بلکہ خالق اور مخلوق کی دونوں محبتیں مراد ہیں - ص ۲۱۸

۸ - محبتِ ذاتیہ الٰہیہ اور رُوح القدس کا باہم تلازم ہے ص ۲۳۳

۹ - خدا تعالیٰ سے کمال محبت کی یہی علامت ہے کہ محب میں ظلی طور پر الٰہی صفات پیدا ہو جائیں ص ۱۲۳

۱۰ - خدا تعالیٰ سے محبتِ ذاتی کے نتیجہ میں محبت مخلوق مومن میں طبعاً موجزن ہوتی ہے - ص ۲۱۸

۱۱ - صلیبی اعتقاد صرف زبان کا اقرار ہے - اور اس سے رُوح پر کسی مشقت کا اثر نہیں پڑتا - اسی لئے خدا تعالےٰ کی محبت ٹھنڈی ہو گئی ہے - ص ۳۵

محل و مقام

۱ - محل سے مراد عارضی اقامت گاہ اور مقام سے مستقل سکونت کی جگہ مراد ہے - ص ۱۶۹

۲ - عفت الدیار محلھا و مقامھا) محل سے مراد ہندوؤں کی قدیم زیارت گاہیں ہیں - یعنی وہ مندر جو قدیم زمانہ سے دھرم سالہ اور کانگڑہ میں موجود تھے جن کی بنیاد کا زمانہ کم از کم سولہ سو برس ثابت ہے - ص ۱۷۱ ، ص ۱۷۳

۳ - مقام سے مراد وہ عمارتیں ہیں جو دائمی سکونت کے لئے اس علاقہ میں بنائی گئی تھیں - ص ۱۷۱
دھرم سالہ اور کانگڑہ کا شہر - ص ۱۷۳

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱ - مقام - وہ نبی جناب الٰہی کے بہت نزدیک چلا گیا اور پھر مخلوق کی طرف جھکا اور اس طرح پر دونوں حقوق کو جو حق اللہ اور حق العباد ہے ادا کر دیا - اور دونوں قسم کا حسن روحانی ظاہر کیا اور دونوں قوسوں میں وتر کی طرح ہو گیا ص ۲۲۱

۲ - ہزارہا درود اس نبی معصوم پر جس کے وسیلہ سے ہم اس پاک مذہب میں داخل ہوئے - ص ۲۵

۳ - (مسیح موعود کا نام امتی نبی) رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ عیسائیوں پر ایک سرزنش کا تازیانہ لگے کہ تم تو عیسیٰ بن مریم کو خدا بناتے ہو مگر ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے - ص ۲۵۵

۲۱ - حضورؑ کی تین رؤیا اور ان کی تعبیرات۔ ص ۳۷۴

۲۲ - براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام احمد اور محمد رکھا۔ ص ۱۱۶

محمد اکرام اللہ

انہوں نے روزنامہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زلزلوں کے متعلق پیشگوئیوں پر اپنی ناسمجھی اور محدود واقفیت کی بنا پر کچھ اعتراضات کئے تھے۔ حضورؑ نے ان اعتراضات کے جوابات ضمیمہ براہین میں دیئے ہیں۔ ص ۱۵۳

(ابوسعید مولوی) محمد حسین بٹالوی

اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں جہاں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں اس زمانہ میں دین کی حمایت میں منفرد ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ساتھ ہی اپنی نسبت یہ بھی اقرار کیا ہے کہ مجھ سے زیادہ اس شخص کے اندرونی حالات کا کوئی بھی واقف نہیں۔ ص ۲۳۵ حاشیہ

۲ - وانت الذی قد قال فی تقریظہ
کمثل المؤلف لیس فینا غضنفرُ
ص ۳۳۵

۳ - قطعت ودادًا قد غرسناہ فی الصبا
ولیس فوادی فی الوداد یقصّرُ
ص ۳۳۵

۴ - مولوی محمد حسین کی مخالفت

تو اپنے مکر کے ساتھ میری مخالفت و ہلاکت چاہتا ہے۔ پس یہ وہ قصد ہے جس میں تو کامیاب نہیں ہو گا۔ ص ۳۲۴

۵ - (مولوی محمد حسین بٹالوی) جنہوں نے مولوی نذیر حسین سے حضورؑ کے خلاف فتویٰ تکفیر دلوایا اور اسے سارے ہندوستان میں شائع کیا۔ ص ۸۵

۶ - محمد حسین ابولہب ہے کیونکہ استفتاء لکھ کر اس نے دراصل آگ کو بھڑکایا۔ ص ۹۴ حاشیہ
وہ اپنے استفتاء کی غرض سے نامراد رہیگا ص ۹۶

۷ - حضورؑ کے خلاف پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مشہور مقدمہ قتل میں مستغیث کی طرف سے گواہ تھے۔ ص ۳۶۳

۸ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایک خود ساختہ عبارت کا منسوب کرنا۔ ص ۲۷۵

۹ - حضورؑ کی پیشگوئیوں پر مولوی محمد حسین کے اعتراضات کا جواب۔ ص ۲۶۵

۱۰ - تین خصائل جو مسیح موعود کی مخالفت کا باعث بنے۔ جہل۔ کبر اور قوم کا خوف ص ۳۱۶

۱۱ - عرفتَ مقامی ثم انکرتَ مدبرًا
فما الجہل بعد العلم ان کنت تشعرُ
ص ۳۳۵

۱۲ - حسینٌ دفاہ القوم فی دشت کربلا
وکلمنی ظلمًا حسینٌ آخرُ ص ۳۳۲

۱۳ - مولوی محمد حسین کو نصائح

مولوی محمد حسین صاحب کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک طویل عربی قصیدہ (مع ترجمہ) جس میں حضورؑ نے مخالفین کی کوششوں اور نصرت الٰہی کے ایمان افروز نشانات کا ذکر کر کے مولوی صاحب کو ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ ص ۳۱۵ — ۳۲۵

۱۴ - مولوی محمد حسین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح - ص ۲۹۲

۱۵ - سیھدیک ربی بعد عجی و شقوۃ و ذالک من وحی اتانی فاخبر ص ۳۱۷

سید محمد عبد الواحد

آپ برہمن بڑیہ ضلع ٹیپرا (مشرقی پاکستان) میں قاضی اور مدرس تھے مسئلہ وفات مسیح و صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر آپ کے بعض شبہات کا ازالہ حضور نے ضمیمہ براہین احمدیہ میں بیان فرمایا ہے -

ص ۳۳۶ تا ۳۴۷

محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

۱ - آپ اپنی آخری کتاب میں لکھتے ہیں کہ عیسیٰ تو آئیگا مگر بروزی طور پر یعنی کوئی اور شخص اس امت کا عیسیٰ کی صفت پر آئیگا - ص ۲۹۱

۲ - معلوم ہوتا ہے کہ ابن العربی صاحب نے آخر عمر میں اپنے پہلے قول (نزول عیسیٰ علیہ السلام بجسدہٖ) سے رجوع کر لیا تھا - اس لئے ان کا آخری بیان پہلے بیان سے متناقض ہے - ص ۲۹۲

مدراس

مدراس میں تھوما مولوی کا آنا - اور اُن کی قبر پر ہر سال عیسائیوں کا اجتماع ہونا - ص ۲۵۱

مذہب

نیز دیکھیئے عنوانات دین، اسلام، عیسائیت

۱ - اصل غرض - یہ معلوم کرنا کہ ہم دنیا میں کیوں آئے اور اصل مدعا بطور مقصود ہمارا اس مختصر زندگی سے کیا ہے ! ص ۲۸

۲ - دو خبیث مرضوں سے بچنے کے لئے سچے مذہب کی پیروی کی ضرورت ہے -

اوّل خدا کو واحد لاشریک اور متصف بہ تمام صفات کاملہ اور قدرت تامہ قبول نہ کرکے اسکے حقوق واجبہ سے منہ پھیر لینا -

دوم بنی نوع انسان کے حقوق کی بجا آوری میں کوتاہی کرنا - ص ۳۰

۳ - سچے مذہب کی خصوصیات ص ۳۲ - ۳۳

۴ - مذہب کے منجانب اللہ ہونے کے دو ثبوت

اوّل وہ مذہب اپنے عقائد اور اپنی تعلیم اور اپنے احکام کی رو سے ایسا جامع اور اکمل اور اتم اور نقص سے دُور ہو کہ اس سے بڑھکر عقل تجویز نہ کر سکے اور کوئی نقص اور کمی اسمیں دکھلائی نہ دے - ص ۴

دوم زندہ برکات و معجزات ص ۵

یہ دو قسم کے دو دلیل ہزارہا نشانوں کے قائم مقام ہیں ص ۶

۵ - سچا مذہب ضرور اس بات کا حاجتمند ہے کہ اسمیں کوئی ایسی معجزانہ خصوصیت ہو کہ جو دوسرے مذاہب میں - - نہ پائی جائے - ص ۹۴

۶ - ورنہ وہ ظلمت وہ بدمذہب وہ دیں چیز کیا
سایہ افگن جس پہ نور حق نہیں خورشید وار

ص ۱۳۲

۷ - سچا مذہب ہزارہا آثار و انوار اپنے اندر رکھتا ہے - ص ۹

٨ - خدا جو رحیم و کریم ہے ۔ اُس نے سچے مذہب پر دائمی نشانوں کی مہر لگا دی ۔ ص ٩٤

٩ - سچا مذہب صرف عقل کا دریوزہ گر نہیں ہوتا کہ یہ اس کے لئے عار ہے ..... بلکہ وہ علاوہ عقلی دلائل کے مذہب کی ذاتی خاصیت بھی پیش کرتا ہے جو آسمانی نشان ہیں ۔ ص ٤٧

١٠ - ایسا مذہب کہ تعلیم اس کی ہر ایک پہلو سے کامل ہے جس میں کوئی فروگذاشت نہیں اور نیز یہ کہ خدا نشانوں اور معجزات کے ذریعہ سے اس کی سچائی کی گواہی دیتا ہے ۔ اس مذہب کو وہی شخص چھوڑتا ہے جو خدا تعالیٰ کی کچھ پروا نہیں رکھتا ص ٨

١١ - سچا مذہب ! سچ بات یہ ہے کہ جو مذہب انسانی نابینائی کو دُور کرنے اور آسمانی برکات کے عطا کرنے کے لئے اس حد تک کامیاب ہو سکے جو اس کے پیرو کی عملی زندگی میں خدا کی ہستی کا اقرار اور نوع انسان کی ہمدردی کا ثبوت نمایاں ہو وہی مذہب سچا ہے اور وہی ہے جو اپنے سچے پابند کو اس منزلِ مقصود تک پہنچا سکتا ہے جس کی اس کی رُوح کو پیاس لگا دی گئی ہے ۔ ص ٢٧

١٢ - مذہب کی اصلی سچائی خدا تعالیٰ کی ہستی کی شناخت ہے ۔ ص ٦٠

١٣ - وہ مذہب ہرگز سچا نہیں ہو سکتا جو خدا تعالیٰ کو ان صفات سے متصف نہ قرار دے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے ۔ ص ٣٢

١٤ - ایسے شخص سے زیادہ کون احمق اور نادان ہے کہ جو خیال کرتا ہے کہ سچے مذہب اور سچے راستباز کے لئے کوئی امتیازی نشان خدا نے قائم نہیں کیا ۔ ص ٦٣

١٥ - جس مذہب نے راستباز کے لئے کوئی مابہ الامتیاز کا خلعت عطا نہیں فرمایا یقیناً سمجھو کہ وہ مذہب ٹھیک نہیں ہے ۔ ص ٦٢

١٦ - وہ مذہب کس کام کا مذہب ہے جو زندہ خدا کا پرستار نہیں ۔ ص ٢٨

١٧ - دین مذہب صرف زبانی قصہ نہیں بلکہ جس طرح سونا اپنی علامتوں سے شناخت کیا جاتا ہے اسی طرح سچے مذہب کا پابند اپنی روشنی سے ظاہر ہو جاتا ہے ۔ ص ٤٢١

١٨ - جس دین کا صرف قصوں پر سارا مدار ہے
وہ دین نہیں ہے ایک فسانہ گذار ہے
ص ١٤

١٩ - وہ لغو دین ہے جس میں فقط قصہ جات ہیں
وہ ان سے رہیں الگ جو سعید الصفات ہیں
ص ١٤

٢٠ - خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو محض ماضی کے قصوں میں بیان کرنے والے مذاہب فسق و فجور پر دلیری پیدا کرتے ہیں ۔ ص ٢٧

۲۱ - مستقبل کا مذہب : زمین کے لوگ خیال کرتے ہونگے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں ..... آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر کار اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کر لیگا ص ۴۲۷

۲۲ - وہ (جماعت احمدیہ) قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہیں گے۔ ص ۳۱۴

۲۳ - خدا تعالیٰ قرآن شریف میں خبر دیتا ہے ..... کہ آخری دنوں میں طرح طرح کے مذاہب پیدا ہو جائینگے اور ایک مذہب دوسرے مذہب پر حملہ کریگا ..... تعصب بہت بڑھ جائے گا ص ۱۰۸

۲۴ - مذہب کے نام پر خشک جھگڑے کرنا اور اندرونی بدکاریوں کی اصلاح نہ کرنا مذہب نہیں ص ۲۸

۲۵ - اصل بدخواہ مذہب اور قوم کے وہی بدکردار لوگ ہوتے ہیں جو حقیقت اور سچی معرفت اور سچی پاکیزگی کی کچھ پروا نہیں کرتے اور صرف نفسانی جوشوں کا نام مذہب رکھتے ہیں۔ ص ۲۹

مراتب ستہ

انسان کی جسمانی اور روحانی پیدائش کے چھ مراتب اور ان کا باہمی موازنہ - سورۃ المومنون کی تفسیر ص ۱۸۵

مرہم عیسیٰ

صلیب سے اترنے کے بعد جس مرہم سے حضرت عیسیٰ کے زخموں کا علاج کیا گیا تھا۔ ص ۲۶۲ حاشیہ

مریم علیہا السلام

۱ - جب مریم صدیقہ میں رُوح پھونکی گئی تھی تو اس کے یہی معنے تھے کہ اس کو حمل ہو گیا تھا جس حمل سے عیسیٰ پیدا ہوا۔ ص ۱۱۰

۲ - سورۃ تحریم میں اس امت کے بعض افراد کو مریم سے مشابہت دی گئی ہے۔ ص ۱۱۱

۳ - سورۃ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس اُمت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رُوح پھونکی گئی اور رُوح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ ص ۳۶۱

۴ - اس امت سے کوئی فرد اوّل مریم کے درجہ پر ہوگا اور پھر اس مریم میں نفخ رُوح کیا جائیگا ص ۱۱۰

۵ - اوائل میں اوّل میرا نام خدا تعالیٰ نے مریم رکھا ہے ص ۱۱۰

۶ - خدا نے ایک رُوحانی مشابہت کے لحاظ سے جو مریم ام عیسیٰ کے ساتھ مجھے حاصل تھی میرا نام ..... مریم رکھ دیا۔ ص ۳۶۲

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیز دیکھیئے عنوانات "الہام مسیح موعود علیہ السلام"۔ "پیشگوئی" وغیرہ

۱ - پیدائش :-

۱۹۰۵ء میں مسیح موعود علیہ السلام کی عمر ستر برس کے قریب (گویا تاریخ پیدائش ۱۸۳۵ء ہے) ص ۲۵۸

۲ - جمعہ کے دن توام پیدائش ہوئی۔ ص ۲۶۰ حاشیہ

۳ - مَیں جوڑا پیدا ہوا تھا - ایک میرے ساتھ لڑکی تھی جو مجھ سے پہلے پیدا ہوئی۔ ص ۳۶۴

۴ - جیسا کہ آدم توام پیدا کیا گیا مَیں بھی توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جو مجھ سے پہلے پیدا ہوئی۔ ص ۸۰

۵ - میں اپنے والد کے لئے خاتم الولد تھا میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور مَیں جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا۔ ص ۱۱۳

۶ - عمر

خدا تیری عمر اور کام میں برکت دیگا۔ ص ۷۷

۷ - اب اسوقت تک جو سن ہجری ۱۳۲۳ سنہ ہے میری عمر ستر برس کے قریب ہے ص ۲۶۵

۸ - زمانہ بعثت

چالیس سال کی عمر میں وحی کی ابتداء ہے

تھا برس چالیس کا مَیں اس مسافر خانہ میں
جبکہ مَیں نے وحیِ ربّانی سے پایا افتخار

ص ۱۳۵

۹ - الہامات کا زمانہ قریباً ۱۸۶۸ء سے شروع ہوتا ہے (استفتاء) ص ۲۵۸

۱۰ - خاندان

جیسا کہ ظاہر طور پر سنا گیا ہے مَیں باپ کے لحاظ سے مغل ہوں مگر بعض دادیاں میری سادات میں سے تھیں لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے باپ کے لحاظ سے فارسی النسل قرار دیتا ہے اور ماں کے لحاظ سے مجھے فاطمی

ٹھہراتا ہے اور وہی حق ہے جو وہ کہتا ہے۔ ص ۳۶۴

۱۱ یہ عاجز نقطاں کے لحاظ سے قریشی ہے۔ ص ۳۰۳

۱۲ - اس سلسلہ (اسماعیلی) کا عیسیٰ بھی خاندان بنی اسماعیل میں سے نہیں ہے کیونکہ مسیح بھی بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا ص ۳۰۳

۱۳ مسیح موعود کے لئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا۔ ص ۲۵۶

۱۴ - کثیر نسل کا وعدہ

دنیا میں تیری نسل پھیلے گی اور قوموں میں تیری شہرت ہو جائیگی اور خاندان کی عمارت کا پہلا پتھر تو ہوگا ص ۷۸

۱۵ - بہت سی نسل کا وعدہ دیا جیسا کہ حضرت ابراہیم کو دیا تھا چنانچہ اس وعدہ کی بناء پر مجھے یہ چار بیٹے دیئے جو اب موجود ہیں۔ ص ۷۹

۱۶ - میری یہ روحانی نسل اور نیز ظاہری نسل بھی تمام دنیا میں پھیلے گی۔ ص ۱۱۲

۱۷ - زمانہ مسیح موعود

نہ صرف یہ ہے کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے ص ۴۲۸

۱۸ - مَیں چودھویں صدی کے سر پر آیا اور بفضلہ تعالیٰ محدثین کی شرط قرار دادہ کے مطابق چہارم حصہ صدی تک میری زندگی پہنچ گئی۔ ص ۲۸۱

۱۹ - احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا ص ۳۵۹

۲۰ - مَیں دنیا کے سلسلہ کے خاتمہ پر آیا ہوں - چنانچہ چھٹے ہزار کے آخر میں میری پیدائش ہے ص ۱۱۳

۲۱ - عیسائی محققین کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ آمد ثانی ان کے مسیح کی چھٹے ہزار کے آخر میں ہوگی -
ص ۲۸۷ حاشیہ

۲۲ - احادیث میں مذکور علامات مسیح موعود پوری ہو چکی ہیں - ص ۲۸۱

۲۳ - یہ بھی بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ اس زمانہ میں لوگ حج سے روکے جائیں گے - ص ۲۸۱

۲۴ - یہ زمانہ جامع کمالات اخیار و کمالات اشرار ہے - ص ۱۱۷

۲۵ - مسیح موعود کے زمانہ میں ہر ایک قوم اپنے مذہب کی حمایت میں اُٹھے گی - ص ۱۲۶

۲۶ - مسیح موعود کے وقت میں تین گروہ ہونگے - افراط - تفریط - اور میانہ روی والے - ص ۱۲۲ حاشیہ

۲۷ - مَیں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا . . . . تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا - ص ۴۲۸

۲۸ - <u>مسیح ابن مریم کا بروزی نزول</u>

ع اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
ص ۱۳۲

۲۹ - حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ عیسیٰ تو آئے گا مگر بروزی طور پر یعنی کوئی اور شخص اس امت کا عیسیٰ کی صفت پر آ جائیگا - ص ۲۹۱

۳۰ - یہود کا مذہب ہے کہ مسیح دو ہیں :-

۱ - وہ مسیح جس کے آنے سے پہلے ایلیاہ آسمان سے نازل ہوگا -

۲ - دوسرا وہ مسیح جو چھٹے ہزار میں آئیگا اور پہلے مسیح سے بہت افضل اور صاحب اقبال ہوگا - ص ۲۸۷ حاشیہ

۳۱ - لکھا گیا تھا کہ آدم علیہ السلام سے ہزار ششم کے اخیر پر وہ مسیح موعود پیدا ہوگا - ص ۳۵۸

۳۲ - عیسائیوں کے بعض فرقے اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی الیاس نبی کی طرح بروزی طور پر ہے - . . . . مسیح کی آمد ثانی سے مراد ایک ایسے آدمی کا آنا ہے جو عیسیٰ مسیح کی خو اور خلق پر ہوگا نہ یہ کہ عیسیٰ خود آئیگا - ص ۳۴۲

۳۳ - اس سوال کا جواب کہ مسیح موعود کا نام قرآن شریف اور اناجیل میں عیسیٰ بن مریم کیوں رکھا گیا اور مثیل عیسیٰ کیوں نہ رکھا گیا - ص ۴۰۵

۳۴ - <u>مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ہوگا</u>

یہ لوگ تو عیسیٰ کو امتی بناتے ہیں اور خدا امتی کو عیسیٰ بناتا ہے - ص ۲۹۹

۳۵ - سورۃ فاتحہ سے امت محمدیہ میں ایک مثیل مسیح کے آنے کا استنباط ص ۳۰۳

۳۶ - صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں آ چکا ہے کہ آنے والا مسیح اسی امت میں سے ہوگا - ص ۱۰۹

۲۷ - مسلم اور صحیح بخاری کی حدیث سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آنے والا مسیح اسی امت میں سے ہوگا ص ۲۸۳

۲۸ - صحیح بخاری میں آنے والے عیسیٰ کے نسبت صاف لکھا ہے کہ امامکم منکم - یعنی اے امتیو! آنے والا عیسیٰ بھی صرف ایک امتی ہے نہ اور کچھ ص ۳۵۳

۲۹ - احادیث نبویہ میں صراحت سے لکھا گیا ہے کہ آنے والا مسیح اسی امت میں سے ہوگا ص ۱۰۸

۳۰ - حدیثوں میں صاف لکھا ہے کہ وہ عیسیٰ اسی امت میں سے ہوگا - ص ۵۲

۳۱ - ایک امتی کا عیسیٰ نام رکھنے کی مصلحت ص ۴۰۷

۳۲ - حضرت عیسیٰ مسیح موعود نہیں بن سکتے کیونکہ وہ امتی نہیں ہیں - ص ۳۶۴ - ۳۶۵

۳۳ - منصب

میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا ص ۶۸ حاشیہ

۳۴ - مجدد : مسیح موعود مجدد ہے ص ۵۶

۳۵ - مہدی

ابن ماجہ کی حدیث لا مہدی الا عیسیٰ یعنی کوئی مہدی نہیں صرف عیسیٰ ہی مہدی ہے جو آنے والا ہے - ص ۳۵۶

۳۶ - حکم

میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حَکَم ہو کر آیا ہوں ص ۳۷۷

۳۷ - مسیح موعود

اسی عیسیٰ نازل ہونے والے کو (جسے حدیثوں میں نبی اللہ کہا گیا ہے) حدیثوں میں امتی بھی تو کہا گیا ہے - ص ۳۵۲

۳۸ - مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار امتی کر کے بھی پکارا ہے ...... اس مرکب نام کے رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ عیسائیوں پر ایک سرزنش کا تازیانہ لگے کہ تم تو عیسیٰ بن مریم کو خدا بناتے ہو مگر ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے ص ۳۵۵

۳۹ - منذر

انا المنذر العریان للہ انذار ص ۳۲۷

۴۰ - نبی - نبوت

کوئی شخص اپنی جگہ نبی ہونے کے لفظ سے دھوکا نہ کھاوے - میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ وہ نبوت نہیں ہے جو ایک مستقل نبوت کہلاتی ہے کہ کوئی مستقل نبی امتی نہیں کہلا سکتا - پس نہ صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اعزازی نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوا تا حضرت عیسیٰ سے تکمیل مشابہت ہو ص ۳۹۰ حاشیہ

۴۱ - کلام الٰہی میں اس کا نام نبی رکھنا ان معنوں سے نہیں ہے جو ایک مستقل نبی کے لئے مستعمل ہوتے ہیں

یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا ۔ ص ۹۹

۱۷ - موسٰی : میرا نام موسٰی رکھا گیا ۔ ص ۱۱۶

۱۸ - داؤد : خدا نے میرا نام داؤد رکھا ۔ ص ۱۱۶

۱۹ - سلیمان : خدا نے میرا نام سلیمان بھی رکھا ۔ ص ۱۱۶

۲۰ - ذوالقرنین :-

i - خدا تعالیٰ نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا ۔

ii - اس امت کے لئے ذوالقرنین میں ہوں ۔

iii - میں نے ہر ایک قوم کی دو صدیوں کو پایا ۔ ص ۱۱۸

۲۱ - قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا ۔ ص ۳۱۴

۲۲ - دو صدیوں سے اشتراک رکھنا یعنی ذوالقرنین ہونا میری نسبت ایسا ثابت ہے کہ کسی قوم کی مقرر کردہ صدی ایسی نہیں ہے جس میں میری پیدائش اس قوم کی دو صدیوں پر مشتمل نہیں ۔ ص ۲۶۰

۲۳ - مسیح موعود کو بحیثیت ذوالقرنین مغربی ممالک کی تباہی کے لئے دعا کرنے کا اختیار ص ۱۲۰

۲۴ - مریم

خدا نے ایک روحانی مشابہت کے لحاظ سے جو مریم ام عیسٰی کے ساتھ مجھے حاصل تھی میرا نام براہین احمدیہ حصص سابقہ میں مریم رکھ دیا ص ۲۶۲

۲۵ - عیسٰی بن مریم

میرا نام آسمان پر عیسٰے وغیرہ ہونا وہ راز تھا جس کو اسی طرح خدا تعالیٰ نے صدہا سال تک مخفی رکھا تھا جیسا کہ اصحاب کہف کو مخفی رکھا تھا ص ۲۱۲

۲۶ - آخری خلیفہ کے بارے میں جس کا نام عیسٰی رکھا گیا ہے انجیل میں یہ خبر نہیں دی گئی کہ آخری زمانہ میں مثیل عیسٰی آئیگا بلکہ یہ لکھا ہے کہ عیسٰی آئے گا ۔ پس ضرور تھا کہ انجیل کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کے آخری خلیفہ کا نام عیسٰی رکھا جاتا ۔ ص ۲۰۵

۲۷ - جس طرح خدا نے میرا نام عیسٰی رکھا ہے اسی طرح خدا نے یحیٰی نبی کا نام الیاس رکھ دیا تھا ص ۲۹۰

۲۸ - باوجود والدہ کا نام مریم نہ ہونے کے عیسٰی بن مریم کہلانے کی وجہ ۔ ص ۳۶۱

۲۹ - مسیح موعود کے ابن مریم کہلانے کی وجہ ۔ ص ۱۱۰

۳۰ - مقدر تھا کہ اسلام کے سلسلۂ خلافت کے آخر پر ایک خلیفہ پیدا ہوگا جس کو مسلمان رد کرینگے اور قبول نہ کریں گے اور اسی وجہ سے وہ عیسٰی کہلائے گا کہ وہ خاتم الخلفاء ہے ۔ ص ۳۰۰

۳۱ - مجھے کہتے ہیں کہ تم کیوں عیسٰی بنے ؟ اس کا یہی جواب ہے کہ آپ لوگوں کے طفیل سے ۔ اگر آپ یہودی نہ بنتے تو میرا نام یہ نہ ہوتا ص ۲۷۸ حاشیہ

۳۲ - فصرت لہم عیسٰی اذا ما تہوّدوا
وھذا کفٰی منّی لقوم تفکّروا
ص ۳۲۲

۳۳ - چون شما را شد یہود اندر کتاب پاک نام
پس خدا عیسٰی مرا کرد ست از بہر یہود
ص ۳۰۴

۳۴۔ حضرت عیسیٰ مسیح اسرائیلی سے مشابہت ص ۳۰۳

۳۵۔ مسیح موعود کی حضرت عیسیٰ سے مماثلت ص ۴۰۷

۳۶۔ ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے ص ۳۶۶

۳۷۔ ؎ وان شاء لحرابعث مقام ابن مریم
ولله فی اقدارہٖ ما یحیّر
ص ۳۱۸

۳۸۔ ؎ ابن مریم ہوں مگر اُترا نہیں میں چرخ سے
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار
ص ۱۴۱

۳۹۔ ؎ مَیں تو آیا اس جہاں میں ابن مریم کی طرح
مَیں نہیں مامور از بہرِ جہاد و کارزار
ص ۱۳۸

۴۰۔ احمد

خدا تعالیٰ نے حصص سابقہ براہین احمدیہ میں میرا نام احمد رکھا اور اس نام سے بار بار مجھ کو پکارا۔ ص ۳۶۰

۴۱۔ خدا نے میرا نام احمد اور محمد بھی رکھا ص ۱۱۶

۴۲۔ عبدالقادر

اے عبدالقادر! مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مَیں نے تیرے لئے اپنی رحمت اور قدرت کا درخت لگایا۔ ص ۸۸

۴۳۔ میری رُوح اور سید عبدالقادر (جیلانیؒ) کی رُوح کو خمیر فطرت سے ایک مناسبت ہے جس پر کشوفِ صریحہ سے مجھ کو اطلاع ملی ہے۔ ص ۲۲۴ حاشیہ

۴۵۔ مقام

۱۔ مَیں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ ص ۸۳

۲۔ درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں ص ۸۱

۳۔ مجھ میں اور مخلوق میں ایک واسطہ ہو گیا جیسا کہ دو قوموں میں ترجمہ ہو۔ ص ۸۱

۴۔ مقام اور کام۔ ص ۸۱

۵۔ میرے پر کامل انسانیت کے سلسلے کا خاتمہ ص ۸۰

۶۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوۃ ہیں ویسا ہی یہ عاجز خاتم ولایت ہے۔ ص ۱۱۶

۷۔ مَیں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ مَیں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ ص ۴۲۷

۸۔ ؎ روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہُوا کامل بجملہ برگ و بار
ص ۱۴۴

۹۔ ؎ پشتیٔ دیوارِ دیں اور مامنِ اسلام ہوں
نارسا ہے دستِ دشمن تا بفرقِ ایں جدار ص ۱۴۵

۴۶۔ فرائض منصبی

۱۔ مَیں اپنے دعویٰ کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مَیں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کے انتخاب سے بھیجا گیا ہوں۔ تا مَیں مغالطوں کو رفع کروں اور پیچیدہ مسائل کو صاف کروں اور اسلام کی روشنی دوسری قوموں کو دکھلاؤں۔ ص ۴۲۶

۲- مسیح موعود کا اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے کے لئے تین قسم کا دورہ ص ۱۲۲

۳- مسیح موعود مغربی ممالک کی اصلاح کے لئے کمر باندھیگا - ص ۱۲۰

۴- (آخری زمانہ میں) آسمان سے ایک صُور پھُونکی جائیگی - یعنی خدا تعالیٰ مسیح موعود کو بھیجکر اشاعتِ دین کے لئے ایک تجلّی فرمائیگا ص ۳۵۹

۴۷- علم و معرفت

۱- کسی عالم فاضل سے باقاعدہ تعلیم یافتہ اور سند یافتہ نہیں تھے - ص ۶۷

۲- مَیں نے علم و معرفت کی رُوح کسی روحانی باپ سے یعنی استاد سے حاصل نہیں کی - ص ۳۰۳

۳- یہ بھی وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس عاجز کو قرآن شریف کے حقائق و معارف سکھلائیگا ص ۴۱۱

۴- i - وہ خدا جس نے مجھے قرآن سکھلایا -

ii - قرآن شریف کی تین تجلّیات میں سے ایک تجلّی مسیح موعود کے ذریعہ ظاہر ہوئی - ص ۶۶

۵- موافق اس وعدہ کے جو براہین احمدیہ کے پہلے حصّوں میں درج تھا قرآن شریف کے معارف و حقائق میرے پر کھولے گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الرحمٰن علّم القرآن - ص ۷

۶- مجھکو ماسوا اس کے (نشانات) علمِ قرآن دیا گیا اور احادیث کے صحیح معنے میرے پر کھولے گئے - ص ۲۹۸

۷- خدا تعالیٰ کی کشفی تجلّیات نے حقیقت اسلام کی اور نیز بہت سے مشکل مقامات قرآن شریف کے میرے پر کھول دیئے ورنہ میری طاقت سے باہر تھا کہ مَیں ان دقائق عالیہ کو خود بخود معلوم کر سکتا ص ۴۱۳

۸- اس دین میں بہت سے اسرار ایسے تھے کہ درمیانی زمانہ میں پوشیدہ ہو گئے تھے مگر مسیح موعود کے وقت میں ان غلطیوں کا کھل جانا ضروری تھا - کیونکہ وہ حَکَم ہو کر آیا - ص ۵۶

۹- i - مَیں بھی تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہونگے -

ii - میری آنکھیں اس وقت تک بند رہیں جب تک خدا نے بار بار کھول کر مجھ کو نہ سمجھایا کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی تو فوت ہو چکا ہے اور وہ واپس نہیں آئیگا - اس زمانہ اور اس امت کے لئے تو ہی عیسیٰ بن مریم ہے -

iii - یہ میری غلط رائے جو براہین احمدیہ حصص سابقہ میں درج ہو گئی یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک نشان تھا اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر گواہ تھا - ص ۱۱۱

۱۰- اسماء الانبیاء کا راز بھی جو (براہین احمدیہ کے) پہلے چار حصّوں میں سربستہ تھا یعنی وہ نبیوں کے اسماء جو میری طرف منسوب کئے گئے تھے انکی حقیقت بھی کماحقّہ منکشف ہو گئی - ص ۴۱۲

۴۸ - دلائل صداقت

۱ - مَیں حق پر ہوں اور نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے موافق میرا دعویٰ ہے۔ ص ۳۰۴

۲ - قرآن کریم اور احادیث میں مذکورہ علامات اور ان کا پورا ہونا۔ ص ۳۵۵

۳ - مولوی ابوسعید محمد حسین نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں جہاں اس بات کا میری نسبت اقرار کیا ہے کہ مَیں اس زمانہ میں دین کی حمایت میں متفرد ہوں اور دین اسلام کی راہ میں فدا ہوں اور خدا کی راہ میں ایک بے بدل شجاع ہوں وہاں اپنی نسبت بھی یہ اقرار کیا ہے کہ مجھ سے زیادہ اس شخص کے اندرونی حالات کا کوئی واقف نہیں۔

ص ۳۳۵ حاشیہ

۴ - مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کریگا اور وہ مجھے ہرگز ضائع نہیں کریگا ...... مَیں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اترونگا۔ ص ۲۹۴

۵ - میرے خدا نے دلوں میں الہام کیا تا وہ میری طرف رجوع کریں پس ہم مرجع خلائق بن گئے ص ۳۲۳

۶ - دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پاکے شہرۂ عالم بنا دیا ص ۱۹

۷ - اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کریگا جو میرے رفیق ہونگے ص ۲۹۵

۸ - اس نے میرے لئے وہ سامان تبلیغ و اشاعتِ حق کے میسّر کر دیئے جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔ ص ۱۱۹

۹ - ا - پچیس برس بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت گذر گئی جب مَیں نے دعویٰ کیا تھا کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ ص ۲۹۳

ii - یہ بات عقل سلیم قبول نہیں کر سکتی کہ ایک مفتری کو ایک ایسی لمبی مہلت دی جائے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ بعثت سے بھی زیادہ ہو۔ کیونکہ اس طرح پر امان اُٹھ جاتا ہے۔ ص ۲۹۳

۱۰ - یہ امر خدائے عادل اور قدوس کی عادت کے برخلاف تھا کہ جو شخص اس کے نزدیک مفتری ہے اور اُس نے یہ گناہ کیا ہے کہ اپنی طرف سے باتیں بنا کر اس کا نام وحی اللہ اور خدا کا الہام رکھا ہے اس کو تیئیس برس تک مہلت دے۔ ص ۱۰

۱۱ - اس لمبی مدت میں (تیئیس برس) بہت سے کافر اور دجّال اور کذّاب کہنے والے جو مجھے دائرہ اسلام سے خارج کرتے تھے اور مباہلہ کے رنگ میں جھوٹے پر بد دعائیں کرتے تھے دنیا سے گذر گئے مگر خدا نے مجھے زندہ رکھا اور میری وہ حمایت کی کہ جھوٹوں کا تو کیا ذکر دنیا میں بہت ہی کم سچے اور راستباز گذرے ہونگے جن کی ایسی حمایت کی گئی ہو۔ ص ۱۰

۱۲ - آخر یہ بات کیا ہے کہ ہے ایک مفتری کرتا ہے ہر مقام میں اُس کو خدا بَری ص ۲۱

۴۹ - نشانات

۱ - جو شخص میری صحبت میں چالیس دن بھی رہتا ہے

وہ کوئی نہ کوئی خدا تعالیٰ کا نشان دیکھ لیتا ہے۔ ص ۲۸۱

۲۔ ابتدائی دور کی سات قسم کی پیشگوئیاں جو نہایت شان کے ساتھ پوری ہوئیں:۔
۱۔ مخالفت کا ظہور
۲۔ مالی امداد
۳۔ ارادت اور اعتقاد سے قادیان میں آمد و رفت
۴۔ دشمنوں سے حفاظت
۵۔ شہرت و نصرت
۶۔ مہمانوں کی کثرت
۷۔ بعض مخلصین کا ہجرت کر کے قادیان میں آباد ہونا۔ ص ۷۳

۳۔ سارے نشان دس لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ حاشیہ ص ۱۴۸

۴۔ اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہونگے ص ۷۲

۵۔ کوئی مہینہ شاذ و نادر جاتا ہو گا کہ کوئی نشان ظاہر نہ ہو۔ ص ۱۷۹

۶۔ مسیح موعود کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہولناک نشانات طاعون اور زلازل (نظم) ص ۱۵۰

۷۔ اس کریم کے فضل کو دیکھ کر یہ انعامات (ہولناک نشانات) اس مشتِ خاک پر ہیں جس کو مخالف کافر اور دجّال کہتے ہیں۔ ص ۱۲۶

۸۔ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنے کا تھا اس پیشگوئی کو شائع نہ کیا۔ ص ۲۷۳

۹۔ مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق پنجاب کا زلزلہ ما فوق العادت تھا۔ نیز حضرت مسیح کی زلزلہ کے متعلق عمومی پیشگوئی سے حضور کی پیشگوئیوں کا موازنہ۔ ص ۱۵۴

۱۰۔ یہ خدا کا ایک نشان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اس وقت تک مجھے زندہ رکھا۔ یہاں تک کہ وہ نشان (براہین احمدیہ میں مذکور) ظہور میں آگئے۔ ص ۸

۵۔ شکر و انکسار

۱۔ زمانہ تالیف براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں حالت گمنامی۔ ص ۶۵

۲۔ دعاوی کی مقبولیت میں ظاہری حالات کی ناسازگاری ص ۶۷

۳۔ میں کس منہ سے خداوند کریم و قدیر کا شکر کروں کہ اس نے میری بے کسی اور نہایت بے قراری کے وقت میں مجھے مبشرانہ پیشگوئیوں کے ساتھ تھام لیا۔ ص ۶۹

۴۔ حضور اپنی کتاب براہین احمدیہ کی کتابت و طباعت امرتسر کے پادری رجب علی کے پریس میں کرواتے تھے پادری صاحب حضور کی غیر معروف حالت دیکھ کر آپ کی پیشگوئیاں پڑھتا اور حیران تھا کہ یہ کس طرح پوری ہونگی۔ ص ۸۰

۵۔ خاکساری کا اظہار اور احسانات خداوندی کا اعتراف۔ ص ۱۲۷

۶۔ اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا ص ۲۰

۵۱۔ مخالفت اور اس کا انجام

۱۔ مسیح موعود کی نسبت تو آثار میں یہ لکھا ہے کہ علماء اس کو قبول نہیں کرینگے۔ ص ۳۵۷

۲۔ افسوس کہ صرف سخت دلی اور شہرت کی خواہش نے اکثر لوگوں کو میرے مخالف کھڑا کیا ہے۔ ص ۲۶۴

۳۔ خداتعالیٰ آئندہ زمانہ کے لوگوں کی بے جا تہمتوں کی نسبت ایک خاص پیشگوئی کرکے مجھے یوسف قرار دیتا ہے۔ ص ۹۶

۴۔ میری کسی پیشگوئی پر کوئی ایسا اعتراض نہیں ہو سکتا جو پہلے نبیوں کی پیشگوئیوں پر جاہل اور بے ایمان لوگ کر نہیں چکے۔ ص ۲۹۶

۵۔ اس نے بطور پیشگوئی مجھے بھی مخاطب کرکے یہی فرمایا۔ یاعیسیٰ انی متوفیک۔ اس میں یہی اشارہ تھا کہ میں قتل اور صلیب سے بچاؤنگا اور ظاہر ہے کہ میرے قتل اور صلیب کے لئے بہت کوششیں ہوئیں۔ ص ۳۶۲

۶۔ مجھے اسی عزیز کی قسم ہے جس کو میں نے شناخت کرلیا ہے کہ میں ان لوگوں کی دھمکیوں کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتا۔ ص ۲۹۷

۷۔ لیکھرام کے قتل ہونے کے وقت بھی میرے پھنسانے کے لئے کوشش کی گئی تھی۔ ص ۸۴

۸۔ ہر ایک جو مجھ پر حملہ کرتا ہے وہ جلتی ہوئی آگ میں اپنا ہاتھ ڈالتا ہے کیونکہ وہ میرے پر حملہ نہیں بلکہ اس پر حملہ ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ ص ۱۰۱

۹۔ جو شخص تیری طرف تیر چلائیگا میں اسی تیر سے اس کا کام تمام کر دونگا۔ ص ۱۰۲

۱۰۔ مولوی محمد حسین مسیح موعود کی ذلت و ہلاکت کے قصد میں کامیاب نہیں ہوگا ص ۳۲۴

۱۱۔ میں زمین کی سلطنت کے لئے نہیں آیا۔ مگر میرے لئے آسمان پر سلطنت ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی۔ ص ۱۰۳

۱۱۔ مجھے خدا نے اطلاع دی ہے کہ آخر بڑے بڑے مفسد اور سرکش مجھے شناخت کریں گے۔ ص ۱۰۳

۱۲۔ نہ وہ (مسلمان) مجھے شناخت کر سکتے ہیں جب تک کہ سچا تقویٰ انکو نصیب نہ ہو۔ ص ۳۱۵

۱۳۔ (سوائے میری جماعت کے) ہر ایک فرقہ سے اس کی آسمانی برکتیں چھین لی جائینگی۔ ص ۱۰۳

۵۲۔ متفرق

۱۔ سائل کے خدا تعالیٰ کا واسطہ دینے کا احترام ص ۱۸۳

۲۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں (مکروہ مبایعین) کا علم بھی دیا جاتا ہے مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں۔ ص ۱۱۴

صحیح مسلم و بخاری

مسلمان

حیثیت مجموعی سے معجزہ بنتا ہے۔ جیسا کہ کلام اپنی حیثیت مجموعی سے معجزہ بنتا ہے۔ ص ۱۸۵

۶ - عفت الدیار محلها و مقامها جب لبیدؓ کے منہ سے نکلا تو یہ معجزہ نہ تھا لیکن جب وحی کے طور پر ظاہر ہوا تو اب معجزہ ہو گیا۔ ص ۱۶۳

۷ - معجزہ کی اصل حقیقت اور ضرورت ص ۵۹ تا ص ۶۵

۸ - جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کوئی معجزہ ان کاملین سے ظاہر ہو تو ان کے دلوں میں ایک جوش پیدا کر دیتا ہے اور ایک امر کے لئے سخت کرب اور قلق ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ ص ۲۲۲

۹ - ضرورت :- اگر معجزات نہ ہوں تو پھر خدا تعالیٰ کے وجود پر قطعی اور یقینی علامت باقی نہیں رہتی۔ ص ۵۶

۱۰ - کامل معرفت نہیں ملتی جب تک کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے زندہ برکات اور معجزات نہ دیئے جائیں۔ ص ۷

۱۱ - ان لوگوں کا ایمان کچھ بھی چیز نہیں جو خدا کے تازہ برکات اور تازہ معجزات کے دیکھنے سے محروم ہیں۔ ص ۸

۱۲ - اس بے نشان کی چہرہ نمائی نشان سے ہے
سچ ہے کہ سب ثبوت خدائی نشاں سے ہے ص ۱۵

۱۳ - زندہ معجزات و برکات مذہب کے منجانب اللہ ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہیں۔ ص ۵

۱۴ - دراصل یہی ایک بڑا ذریعہ سچے مذہب کی شناخت کا ہے کہ اس میں برکات اور معجزات پائے جائیں ص ۶

۱۵ - زندہ برکات و معجزات سے سوائے اسلام کے دوسرے مذاہب بکلی محروم ہیں۔ ص ۵

۱۶ - غرض

معجزہ کی اصل غرض صرف اس قدر ہے کہ عقلمندوں اور منصفوں کے نزدیک سچے اور جھوٹے میں ایک ما بہ الامتیاز قائم ہو جائے اور اسی حد تک معجزہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو ما بہ الامتیاز قائم کرنے کے لئے کافی ہو۔ ص ۴۴

۱۷ - معجزہ کا اصل مقصد حق اور باطل یا صادق اور کاذب میں ایک امتیاز دکھلانا ہے۔ ص ۶۰

۱۸ - اگر معجزات کا حلقہ ایسا وسیع کر دیا جائے کہ جو کچھ قیامت کے وقت پر موقوف رکھا گیا ہے وہ سب دنیا میں ہی بذریعہ معجزہ ظاہر ہو جائے تو پھر قیامت اور دنیا میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ ص ۴۴

۱۹ - نشان اور معجزہ ہر ایک طبیعت کیلئے ایک بدیہی امر نہیں جو دیکھتے ہی ضروری التسلیم ہو۔ ص ۴۵

۲۰ - معجزات کی مثال ایسی ہے جیسے چاندنی رات کی روشنی جس کے کسی حصہ میں کچھ بادل بھی ہو۔ ص ۴۳

۲۱ - سورۃ المومنون میں انسان کے مراتب پیدائش روحانی و جسمانی کا بیان ایک علمی معجزہ ہے۔ ص ۲۴۴

معراج

۳۔ ولقد رای عیسیٰ نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج فی الاموات ثم انتم تکفرون۔
ص ۳۲۱ حاشیہ

۴۔ معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کی صرف رُوحیں نہیں دیکھیں بلکہ سب کے جسم دیکھے اور حضرت عیسیٰ کا جسم اُن سے الگ طور کا نہ تھا۔ ص ۳۸۷ حاشیہ

معرفتِ الٰہی

۱۔ (انسان کی فطرت میں) معرفت کی پیاس لگا دی گئی ہے۔ ص ۲۱۷

۲۔ محبت بقدرِ معرفت ہوتی ہے۔ ص ۱۰۵ حاشیہ

۳۔ تمام محبت اور خوف معرفت پر موقوف ہے۔ ص ۳۰۸

۴۔ بن دیکھے کس طرح کسی مہ رُخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی ص ۱۱

۵۔ انسان فقط اسی چیز کی قدر کرتا ہے اور اسی کا رعب اپنے دل میں جماتا ہے جس کی عظمت اور طاقت بذریعہ معرفت تامہ کے وہ معلوم کر لیتا ہے۔ ص ۳۴

۶۔ انسان کا کمالِ معرفت اسی میں ہے کہ انسان اپنے رب جلیل کے آگے ہر ایک وقت اپنے تئیں قصوروار ٹھہرائے۔ یہ نبیوں کی سنّت ہے۔ ص ۲۶۹ حاشیہ

۷۔ طریقِ حصول: خدا کی معرفت خدا کے ذریعہ سے ہی میسّر آسکتی ہے۔ ص ۷

۸۔ کامل معرفت نہیں ملتی جب تک کہ انسان کو خدا تعالےٰ کی طرف سے زندہ برکات اور معجزات نہ دیئے جائیں۔ ص ۷

۹۔ معرفت الٰہیہ کاملہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ ص ۳۰۷

۱۰۔ حقیقی خدادانی تمام اسی میں منحصر ہے کہ اس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہم کلام ہوتا ہے۔ ص ۳۱

۱۱۔ گناہ کا واحد علاج۔ کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے بجز اس کامل معرفت کے جو کامل محبت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے۔ ص ۷

۱۲۔ ایمان کا قوی ہونا یا اعمالِ صالحہ بجا لانا اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق قدم اٹھانا یہ تمام باتیں معرفت کاملہ کا نتیجہ ہیں۔ ص ۳۰۱

۱۳۔ کامل طور پر پاک ہونے کے لئے صرف معرفت ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ پُر درد دعاؤں کا سلسلہ جاری رہنا بھی ضروری ہے۔ ص ۳۳

۱۴۔ موجودہ مسلمانوں کو شہودی طور پر ایک ذرّہ معرفت حاصل نہیں۔ ص ۹۸

۱۵۔ آریوں کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں۔ ص ۳۸

۸ - مومن کا نورِ ہی رُوحانی حسن و جمال ہے جو مومن کو وجود رُوحانی کے مرتبہ ششم پر عطا کیا جاتا ہے
صـ ۲۲۴

۹ - مومن کا موت کے بعد رفع روحانی ضروری ہے۔
صـ ۵۵

۱۰ - مومن کامل کی خصوصیات

i - یہ قوم سخت نازک دل رکھتی ہے اور ان کی فراست چہرہ کو دیکھکر پہچان سکتی ہے کہ یہ شخص کس درجہ کا اخلاص رکھتا ہے۔

ii - یہ قوم باوجود نرم دل ہونے کے نہایت بے نیاز ہوتی ہے۔ متکبر اور خود غرض اور منافق طبع انسان کی کچھ پروا نہیں کرتے۔

iii - اس قوم سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو اسقدر غلامانہ اطاعت ان کی اختیار کرتے ہیں گویا مر ہی جاتے ہیں۔ صـ ۲۲۸

۱۱ - خداوند کریم بے نیاز ہے اس نے اپنے برگزیدوں میں بھی بے نیازی کی صفت رکھدی ہے۔ سو وہ خدا کی طرح سخت بے نیاز ہوتے ہیں اور جب تک کوئی پوری خاکساری اور اخلاص کے ساتھ ان کے رحم کے لئے ایک تحریک پیدا نہ کرے وہ قوت ان میں جوش نہیں مارتی۔ صـ ۲۲۱

۱۲ - محبوبان الٰہی جب پورے سوز و گداز کے ساتھ کسی عقدہ کشائی کے لئے توجہ کرتے ہیں ..... تو رحمت الٰہی ان کی مراد پوری کرنے کے لئے خلق جدید کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ صـ ۲۲۳

۱۳ - مومن اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ موٹے طور پر اپنے تئیں امین اور صادق العہد قرار دیدیں بلکہ ڈرتے رہتے ہیں کہ در پردہ ان سے کوئی خیانت ظہور پذیر نہ ہو۔ صـ ۲۰۸

۱۴ - مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارے میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔ صـ ۲۴۰

۱۵ - مومن وہ ہیں جو اپنے نفس کو بخل سے پاک کرنے کے لئے اپنا عزیز مال خدا کی راہ میں دیتے ہیں اور اس فعل کو وہ آپ اپنی مرضی سے اختیار کرتے ہیں۔ صـ ۲۰۵

۱۶ - مومن اپنے معاملات میں خواہ وہ خدا کے ساتھ ہوں۔ خواہ مخلوق کے ساتھ بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے۔ صـ ۲۰۸

۱۷ - مومن وہی ہیں جو لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرتے ہیں اور لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالےٰ کے تعلق کا موجب ہے۔ صـ ۱۹۹

۱۸ - ربانی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور ایمان ان کا اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے کہ اس قدر کنارہ کشی ان پر سہل ہو جاتی ہے۔ صـ ۱۹۸

۲۰ - نبی کے لئے کسی پیشگوئی کے کسی خاص پہلو کا قطعی علم ہونا کہ ضرور اس پہلو پر ظاہر ہوگی ضروری نہیں ص ۲۴۸

۲۱ - انبیاء اور اجتہادی غلطی

اس وقت تک کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام مبعوث ہوئے کسی نبی یا ولی کو یہ سربستہ سمجھ نہ آیا کہ الیاس کے دوبارہ آنے سے مراد یحیٰی نبی ہے نہ کہ الیاس۔ ص ۲۹۱

۲۲ - دنیا میں کوئی نبی اور رسول نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی میں اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ ص ۱۶۸

۲۳ - کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں کبھی غلطی نہ کھائی ہو۔ ص ۲۴۷

۲۴ - پیغمبر بشری ہوتا ہے اور اس کے لئے یہ نقص کی بات نہیں کہ کسی اپنے اجتہاد میں غلطی کھائے۔ ہاں وہ غلطی پر قائم نہیں رکھا جاتا۔ ص ۲۵۰

۲۵ - انبیاء علیہم السلام سے بے شک غلطی ہو سکتی ہے مگر وہ ہمیشہ اس غلطی پر قائم نہیں رکھے جا سکتے ص ۲۸۰

۲۶ - نبی برحق کی حقانیت کے لئے ایمان لانے والوں کی کثرت شرط نہیں ہے۔ ہاں دلائل قاطعہ سے تمام حجت شرط ہے۔ ص ۳۵۸

۲۷ - ہر نبی کی یہ مراد تھی کہ تمام کفار اُن کے زمانہ کے مسلمان ہو جائیں۔ مگر یہ مراد اُن کی پوری نہ ہوئی۔ ص ۲۲۶

۲۸ - پوری ترقی دین کی کسی نبی کی عین حیات میں نہیں ہوئی بلکہ انبیاء کا یہ کام تھا کہ انہوں نے ترقی کا کسی قدر نمونہ دکھلایا اور پھر بعد میں ان کی ترقیاں ظہور میں آئیں۔ ص ۳۶۵

۲۹ - انبیاء پر الزامات

ائمہ اور اہل تصوف لکھتے ہیں کہ جن لغزشوں کا انبیاء علیہم السلام کی نسبت خدا تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے ..... اگر تحقیر کی راہ سے ان کا ذکر کیا جائے تو یہ موجب کفر اور سلب ایمان ہے .... دنیا جس بات کو ذنب سمجھتی ہے وہ اس سے محفوظ ہیں۔ ص ۹۱

۳۰ - تمام مصلحین و انبیاء میں سب سے زیادہ موسٰیؑ عیسٰیؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات ہوئے۔ ص ۸۹

۳۱ - شریر لوگوں کی طرف سے بہت بے جا حملے خدا تعالیٰ کے نبیوں پر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ فاسق و فاجر ٹھہرائے جاتے ہیں۔ ص ۹۷

۳۲ - خدا کے رسولوں اور نبیوں اور ماموروں پر جو یہ اندھی دنیا طرح طرح کے الزام لگاتی ہے اگر ان کو دفع نہ کیا جائے تو اس سے دعوت اور انذار کا کام سست ہو جاتا ہے۔ ص ۱۰۲

نجات

کامل توحید مدار نجات ہے یعنی محبت کے کامل جوش سے اپنی ہستی کو محو کر کے خدا کی وحدت کو اپنے اوپر وارد کر لینا۔ ص ۹۴ ، ص ۲۲۳

انذار

مولوی نذیر حسین دہلوی

نزول

نشان

نصرت الحق

نصرتِ دیں

نطفہ

نظم

۵ - فارسی نظم جس کا پہلا شعر ہے ؎

مردم نااہل گویند کہ چوں عیسیٰ شدی
بشنو از من ایں جوابِ شاں کہ اے قوم حسود

ص ۳۰۴

۶ ؎ بجز فضلِ خداوندی چہ درمانے ضلالت را
نہ بخشد سود اعجازے تہیدستانِ قسمت را

ص ۷۶ - ۷۷

۷ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور عربی نظم جو مولوی محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کر کے لکھی گئی۔

تری نصرَ ربّی کیف یأتی ویظهر
ویسعیٰ الینا کل من هو یبصر

ص ۳۱۵ تا ص ۳۳۵

نفخ

۱ - (سورۃ تحریم میں) صریح اشارہ کیا گیا ہے کہ اس امت میں سے کوئی فردِ اوّل مریم کے درجہ پر ہوگا اور پھر اس مریم میں نفخِ رُوح کیا جائیگا۔
ص ۱۱۰

۲ - i - جب مریم صدیقہ میں رُوح پھونکی گئی تھی تو اس کے یہی معنے تھے کہ اس کو حمل ہو گیا تھا جس حمل سے عیسیٰ پیدا ہوا
ص ۱۱۰

ii - بعد نفخِ ربّانی مریمی حالت عیسیٰ بننے کے لئے مستعد ہوئی جس کو استعارہ کے رنگ میں حمل قرار دیا گیا۔ پھر آخر اسی مریمی حالت سے عیسیٰ پیدا ہو گیا۔
ص ۱۱۱

۳ - نفخ فی الصور کی تفسیر:۔

استعدادوں کو جنبش دینے کے لئے کچھ آسمانی کارروائی ظہور میں آئیگی اور ہولناک نشان ظاہر ہونگے تب سعید لوگ جاگ اٹھیں گے۔
ص ۱۰۹

نفرت

نفرت کرنے سے نفرت رفع نہیں ہوتی بلکہ اور بھی بڑھتی ہے۔ محبت نفرت کو ٹھنڈا کر کے رفع کر دیتی ہے۔
ص ۴۲۴

نفس

۱ - انسان کی فطرت میں یہ صفت ہے کہ وہ اپنے نفس پر خدا کے لئے ظلم اور سختی کر سکتا ہے حتیٰ کہ اپنے نفس کو فراموش کر دیتا ہے۔
ص ۲۳۹

۲ - (نفس کو ترک کرنا) مومن کے لئے آخری امتحان اور آخری جنگ ہے۔
ص ۲۳۸

۳ - جب تک نفس کا وجود باقی ہے گناہ کرنے کے لئے جذبات بھی باقی ہیں۔
ص ۲۳۹

۴ - نفس کو خدا کی راہ میں ترک کرنا منتہائے سلوک ہے
ص ۲۳۲ - ۲۳۳

۵ ؎ نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار
ص ۱۲۵

۶ - (شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے کی قوت ایمانی) نفس امّارہ جیسے پرانے اژدہا کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالتی ہے۔
ص ۲۰۶

۷ - ایمان بیج ہے۔ نیک کام پیوند ہے۔ مجاہدات ہل ہیں جو جسمانی اور ظاہری طور پر کئے جاتے ہیں۔

نفس مرتاض بیل ہے جو نفس لوامہ ہے۔ شریعت اس کے چلانے کے لئے ڈنڈا ہے اور وہ اناج جو اس سے پیدا ہوتا ہے وہ دائمی زندگی ہے۔ ص ۴۲۵

نکتہ چینی و عیب تراشی

۱۔ خدا تعالیٰ کی عادت اسی طرح پر واقع ہے کہ (ماموروں پر) اعتراض کرنے والوں کو اعتراض کرنے کے لئے بہت سی گنجائش دیتا ہے۔ ص ۹۷

۲۔ اہلِ اصطفاء خدا تعالیٰ کے بہت پیارے ہوتے ہیں ..... ان کی عیب جوئی اور نکتہ چینی میں خیر نہیں ہے۔ ص ۹۱

نماز

۱۔ واہبِ مطلق نے انسان کی روحانی ترقیات کیلئے یہ بھی ایک مرتبہ رکھا ہوا ہے جو محبتِ ذاتی اور عشق کے غلبہ اور استیلاء کا آخری مرتبہ ہے اور درحقیقت اس مرتبہ پر انسان کے لئے محبت سے بھری ہوئی یادِ الٰہی جس کا شرعی اصطلاح میں نماز نام ہے غذا کے قائم مقام ہو جاتی ہے ص ۲۱۴

۲۔ پرستش اور حضرتِ عزت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑا ہونا بجز محبتِ ذاتیہ کے ممکن نہیں۔ ص ۲۱۸

۳۔ خدا نے اپنے قانونِ قدرت میں مصائب کو پانچ قسم پر منقسم کیا ہے یعنی آثار مصیبت کے جو خوف دلاتے ہیں اور پھر مصیبت کے اندر قدم رکھنا اور پھر ایسی حالت جب نومیدی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر زمانہ تاریک مصیبت کا۔ اور صبح رحمتِ الٰہی کی یہ پانچ وقت ہیں جن کا نمونہ پانچ نمازیں ہیں۔ ص ۴۲۲

۴۔ اوّل مرتبہ مومن کے روحانی وجود کا وہ خشوع اور رقت اور سوز و گداز ہے جو نماز اور یادِ الٰہی میں مومن کو میسر آتی ہے۔ ص ۱۸۸

۵۔ کسی شخص میں نماز اور یادِ الٰہی کی حالت میں خشوع اور سوز و گداز اور گریہ و زاری کا پیدا ہونا لازمی طور پر اس بات کو مستلزم نہیں کہ اس شخص کو خدا سے تعلق بھی ہے۔ ص ۱۹۳

۶۔ نماز میں ذوق اور سرور حاصل ہونا اور چیز ہے اور طہارتِ نفس اور چیز۔ ص ۲۰۱

نوح

۱۔ خدا نے نوح کے زمانہ میں ظالموں کو قریباً ایک ہزار سال مہلت دی تھی۔ ص ۱۱۳

۲۔ خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کا نام نوح بھی رکھا ہے ص ۱۱۳

نور

۱۔ i۔ مومن میں حسن جسے تشخص کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے۔

ii۔ مومن کا نور جس کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے وہ وہی روحانی حسن و جمال ہے جو مومن کو وجود روحانی کے مرتبہ ششم پر کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے ص ۲۲۴

یوز آسف

یوسف علیہ السلام

یونس علیہ السلام

یہود

۳ - یہود اور عیسیٰ علیہ السلام

یہود نے الیاس کے آنے کی حقیقت نہ سمجھکر حضرت عیسیٰ کی نبوت اور سچائی سے انکار کیا تھا۔ ص۴۰۷

۴ - یہودیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام سے کئی معجزات دیکھے مگر ان سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ ص۴۲

۵ - (مسیح کا انکار کرنے میں) یہودی تو ایک درجہ تک معذور بھی تھے کیونکہ یہودیوں کے زمانہ میں ابھی کسی انسان کے دوبارہ آنے میں خدا تعالیٰ کی کتابوں میں فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ مگر اب تو فیصلہ ہو چکا ہے۔ ص۲۹۰

۶ - جس قدر یہودیوں نے شرارتوں اور گستاخیوں میں دلیری کی اس کی یہی وجہ تھی کہ ظاہر الفاظ کتاب اللہ کے لحاظ سے جو مسیح موعود کی علامت تھی وہ علامت حضرت مسیح میں پائی نہ گئی۔ ص۲۸۹

۷ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہود کا تمام جھگڑا رفع روحانی کا تھا۔ ص۵۳

۸ - یہود کا یہ اعتقاد ہے کہ کافر کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع نہیں ہوتا مگر مومن مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے ص۳۴۶

۹ - ان کی شریعت کا یہ مسئلہ تھا کہ جو لوگ صلیب پر مرتے ہیں وہ لعنتی کافر اور بے ایمان ہوتے ہیں ان کا رفع روحانی خدا تعالیٰ کی طرف نہیں ہوتا۔ ص۵۷

۱۰ - یہودیوں کے عقیدہ کے موافق کسی نبی کا رفع روحانی طبعی موت پر موقوف ہے اور قتل اور صلیب رفع روحانی کا مانع ہے۔

ص۳۸۲ حاشیہ

۱۱ - یہود کے نزدیک مسیح دو ہیں:—

i - ایک وہ مسیح جس کے آنے سے پہلے ایلیاہ آسمان سے نازل ہوگا۔

ii - دوسرا وہ مسیح جو چھٹے ہزار کے اخیر میں آئیگا۔ ان کے نزدیک یہ دوسرا مسیح پہلے مسیح سے بہت افضل اور صاحب اقبال ہے۔ ص۲۸۷ حاشیہ

۱۲ - توریت کی رُو سے یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ اگر نبوت کا دعویٰ کر کے وہ مقتول ہو جائے تو وہ مفتری ہوتا ہے اور اگر صلیب دیا جائے تو وہ لعنتی ہوتا ہے اور اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع نہیں ہوتا۔ ص۳۴۵

۱۳ - یہود کا اصل اعتراض یہ تھا کہ عیسیٰ کا صلیب پر مارے جانے کی وجہ سے رفع روحانی نہیں ہوگا۔ رفع جسمانی کا عقیدہ ان کے اعتراض کا جواب نہیں۔ ص۳۳۹ حاشیہ

۱۴ - حضرت عیسیٰ کو ہلاک کرنے کے بارے میں یہود کے دو قدیمی مذہب ہیں۔ ایک فرقہ کہتا ہے کہ ہم نے صلیب دیکر مار دیا گیا۔ اور دوسرے فرقہ کی رو سے پہلے سنگسار کرکے مارا گیا۔ پھر

کاٹھ پر لٹکایا گیا۔ اس کا ذکر عبرانی کی انیس سو سالہ کتاب "تولیدوت یشوع" میں ہے۔ اور اعمال باب ۵ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ ص ۳۳۷ و ص ۳۳۸

۱۵۔ توریت میں مثیل موسیٰ کی پیشگوئی کے مبہم ہونے کی وجہ سے لاکھوں یہودی جہنم میں جا پڑے ص ۲۴۸

۱۶۔ یہود کے نزدیک مثیل موسیٰ یشوعا نبی تھا جو موسیٰ کے فوت ہونے کے بعد اس کا جانشین ہوا۔ ص ۲۴۹

۱۷۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کی نسبت یہی رائے قائم کی کہ یہ شخص مکار ہے اور نبوت کے بہانہ سے ہم لوگوں پر حکومت کرنا چاہتا ہے۔ ص ۳۶۸

۱۸۔ (قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ) یہودی مذہب قیامت تک رہیگا۔ ہاں ذلت اور مسکنت ان کے شامل حال ہوگی اور وہ دوسری طاقتوں کی پناہ میں زندگی بسر کرینگے۔ ص ۴۰۹

۱۹۔ (قرآن کریم کی پیشگوئی) کہ ہم نے قیامت تک یہود اور نصاریٰ میں دشمنی اور عداوت ڈال دی ہے ص ۴۰۹

۲۰۔ جب یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا اور تعصب اور کینہ سے باز نہ آئے تو خدا نے اُن کے دلوں پر مہریں لگا دیں۔ ص ۳۱۵

۲۱۔ انعمت علیہم سے انبیاء یہود مراد ہیں اور مغضوب علیہم سے مراد وہ یہود ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کو قبول نہیں کیا تھا۔ ص ۳۰۳

تمت